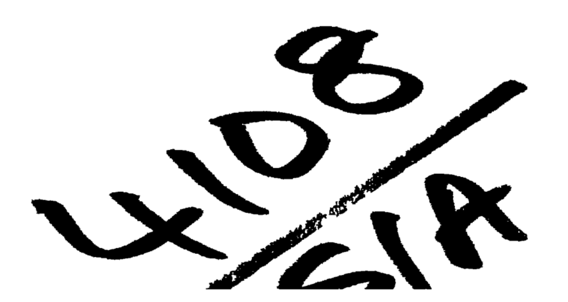
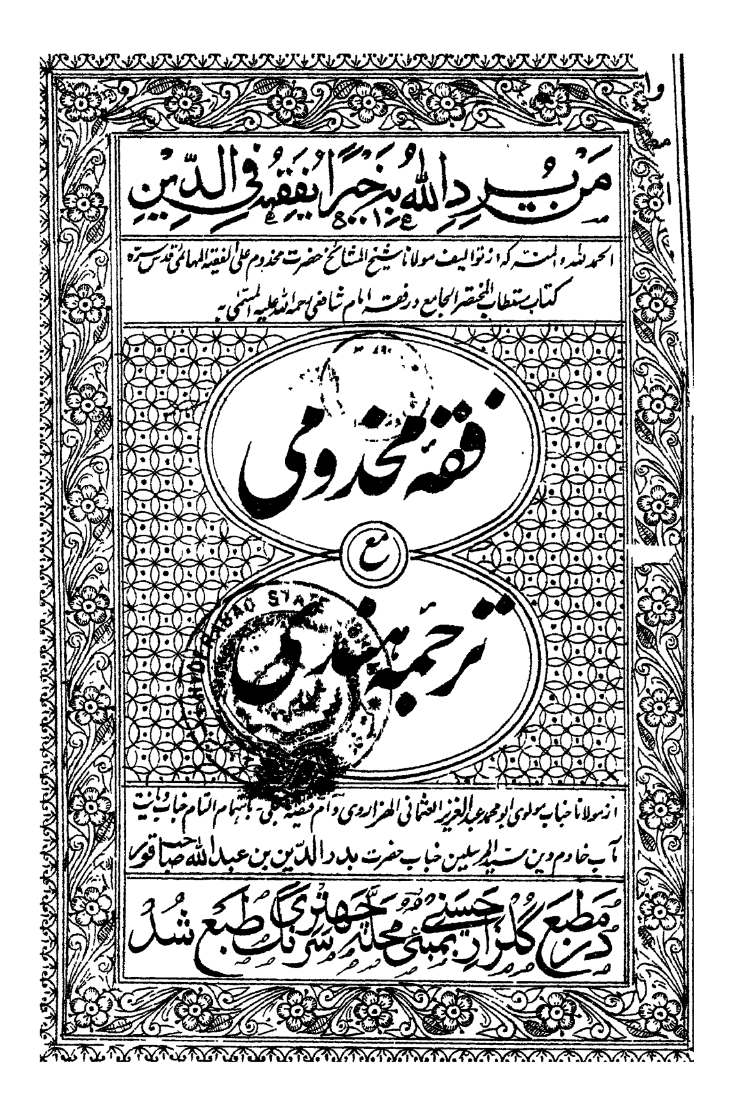




مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

الحمد لله والمنة که از توالیف مولانا شیخ المشایخ حضرت مخدوم علی الفقیه المهائمی قدس سره

کتاب مستطاب المختصر الجامع در فقه امام شافعی رحمة الله علیه المسمی به

فقه مخدومی

مع

ترجمه [illegible]

از مولانا جناب مولوی ابو محمد عبد العزیز العثمانی الهزاروی دام فیضه ... باهتمام التام جناب دیانت مآب خادم دین سید المرسلین جناب حضرت بدر الدین بن عبد الله صاحب قوریا

در مطبع گلزار حسنی بمبئی محله چهتری گا سرنگ طبع شد



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين

سب تعریف واسطے اللہ کے کہ سب جہان کا رب ہے۔ اور نیک عاقبت واسطے پرہیزگارون کے ہے۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی آل و اصحاب سب پر

هذا كتاب الطهارة

یہ کتاب ہی طہارت کے بیان مین

قال الله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا يشترط لرفع الحدث والخبث ماء مطلق المياه التي يصح التطهير بها سبعة مياه ماء السماء وماء البحر وماء النهر وماء البرد وماء العين وماء البير وماء الثلج

فرمایا اللہ تعالے نے کہ اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا۔ حدث اور پلیدی کے دور کرنیکے واسطے مطلق پانی شرط ہی مطلق پانی وہ ہی کہ بلا قید پانیکا نام اوسپر بولا جاے پس عرق گلاب اور مثل اسکی اگرچہ دیکھنے مین پانی نظر آتا ہی لیکن بسبب قید کے گلاب کی طرف منسوب ہے۔ اور یہ مطلقیت سے خارج ہی حدث ایک اعتباری امر ہی جو اعضا کو لگ کر قائم ہو کر نماز کی صحت کو مانع ہوتا ہی جیسا کہ نامحرم عورتکو ہاتھ لگانا۔ یا عورت سے وطی کرنا۔ اور مثل انکے جن پانیونکے ساتھ طہارت درست ہوتی ہی وہ سات ہین۔ آسمان کا پانی سمندر کا پانی نہر کا پانی برف کا پانی چشمہ کا پانی کنوئین کا پانی اور اولونکا پانی

والمآء علےٰ اربعۃ اقسام طاھر مطھّر غیر مکروہ وھو المآء المطلق الّذی یقع علیہ اسم المآء بلا اضافۃ وطاھر مطھّر مکروہ وھو المآء المتشمس فی اناءٍ منطبع بوقتٍ حارٍ وبلدٍ حارٍ قال علیہ السّلام یا حمیراءُ لا تفعلی فانہ یورث البرص والجذام وطاھر غیر مطھّر وھو المآء المستعمل فی فرض الطھارۃ وھو غیر طھور فان بلغ المآء المستعمل قلّتین عاد طھورًا ولا ینجس کثیر المآء بملاقات النّجاسۃ فان تغیّر بھا صار نجسًا وقلیلہ ینجس بملاقات النّجاسۃ فان بلغ قلّتین من محض المآء ولا تغیر عاد طھورًا والّا لم یطھر والمتغیر بما خالطہ من الطّاھرات طاھر غیر طھور ولا یضر التغیر الّذی لا یمنع

اور اقسام پانی کے چار ہین۔ اوّل آنپانی وہ ہے کہ خود بھی پاک ہے اور پاک کرنیوالا بھی بے بغیر کراہت کے۔

اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ جسپر بولا جاتا ہے پانی کا نام بغیر اضافت کے۔

دوسرا پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا بھی لیکن مکروہ ہے اور یہ وہ پانی ہے کہ دہاتی برتن مین دہوپ سے گرم ہوا ہو گرمی کے وقت مین اور گرم شہر مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اسکا استعمال نکر کہ یہ برص اور جذام پیدا کرتا ہے۔

تیسرا پانی پاک ہے لیکن پاک کرنیوالا نہین۔ اور وہ وہ پانی ہے کہ کسی فرض طہارت مین استعمال ہوچکا ہو۔ یہ پانی پاک کرنیوالا نہین۔ پس مستعمل پانی اگر قلتین کو پہنچ جاے اور اوسمین تغیر نہو تو پاک کرنیوالا ہوجاتا ہے۔

اور بہت پانی نجاست کے ملنے سے نجس نہین ہوتا۔ مگر اوس وقت کہ نجاست سے متغیر ہوجاے تو نجس ہوجاویگا۔ اور تہوڑا پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہوجاتا ہے پس اگر یہ پانی خالص پانی کے ملنے سے قلتین کو پہنچے اور اوسمین کچہ تغیر بھی نہو تو یہ پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہوگا۔ ورنہ ویسا ہی رہیگا۔ اور جس پانی کو پاک چیزین ملکر متغیر کرین تو وہ خود پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہین ہے

[illegible]

وقوع الاسم عليه ولا يضر التغير
بطول المكث ولا يضر التغير
بالطين والطحلب وما في مقر الماء وممره
وبالمجاور كالعود والدهن وبالتراب و
الملح المائي وان طرحا فيه وماء نجس
وهو الماء التي حلت فيه النجاسة وهو دون
القلتين تغير او لم يتغير او كان قلتين
فتغير بها بلون او طعم او ريح فطهره
بزوال نفسه او بماء آخر وقدر
ماء الكثير قلتان وهو خمسمائة رطل
بالبغدادي تقريبا اي فلا يضر نقصان
رطلين ويضر الكثير على المذهب
واعلم ان القلتين في الراكد مقدار
ذراع وربع في الطول وذراع وربع
في العرض وذراع وربع في العمق

باب النجاسة

کہ پانی سے پانی کا نام دور نکرے - اور وہ تغیر بھی مضر نہیں جو پانی
کے دیر تک ٹھرنے سے پیدا ہوا ہو - اور وہ تغیر بھی مضر
نہیں جو مٹی اور کائی اور اوس چیز کے ملنے سے جو اسکے
ٹھرنیکی اور پانی کی گذرگاہ میں ہوا ہو - اور نہ ساتھ مجاور کے
جیسا کہ لکڑی تیل اور نہ ساتھ مٹی کے اور دریائی نمک کے
اگرچہ یہ دونوں چیزیں پانی میں قصداً ڈالی بھی جاویں
اور پانچواں پانی نجس ہے اور یہ وہ پانی ہے کہ ملجاوے اوسمیں نجاست
اوس حال میں کہ یہ پانی قلتین سے کم ہو - خواہ متغیر ہووے یا نہووے
فقط نجاست کے ملنے سے پلید ہو جاتا ہے - یا یہ پانی قلتین تھا پس
تھوڑی نجاست نے ملکر رنگ یا ذائقہ یا ریح کو تغیر کر دیا تو یہ پلید ہے
اب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہے کہ خودبخود یہ پانی اس تغیر کو
دور کرے - یا دوسرے پانی سے یہ تغیر دور ہووے - اور بہت پانیکا اندازہ
قلتین ہے اور قلتین تخمیناً پانچسو رطل بغدادی ہیں - ان سے
ایک دو رطل کم ہووین تو مضر نہیں اور دو سے زیادہ اگر کم ہووین
تو بنا بر مذہب مضر ہے - اور جان تو کہ ٹھرے ہوے پانی میں قلتین کا
اندازہ یہ ہے کہ ہووے طول میں سوا ہاتھ اور اسیطرح عرض میں اور عمق میں

باب ہے نجاست کے بیان میں - ہر نشہ کرنے والی -

مِی المسکر المائع والکلب والخنزیر
وما تولد منهما او من احدهما من
حیوان طاهر والبول والغائط والروث
والمذی والودی ومنی غیر الادمی
والدم والصدید والقیح والقیٔ
والخمر والنبیذ والمیتۃ الا السمك
والجراد والادمی وما لا یوکل لحمہ
اذا ذبح وشعر المیتۃ وعظمها نجس
الا شعر الادمی والمراد بالمیتۃ زائلۃ
الحیوۃ بلا ذبح شرعی وشعر ما لا یوکل
لحمہ اذا انفصل عنہ فی حال حیوتہ غیر الادمی
ولبن ما لا یوکل لحمہ سوی الادمی وما
ینجس بذلك وما یعفی عن شیٔ من
النجاسۃ الا الیسیر من الدم ویعرف
الکثیر والقلیل بالعادۃ ویستثنی
منها میتۃ لا نفس لها سائلۃ کالخنفسا
والذباب والنمل والنحل والقمل والبرغوث

بہنے والی چیز اور کتا اور سور نجس ہے۔
اور جو کہ ان دونوں سے پیدا ہو۔ یا پاک حیوان انکا بچہ پیدا ہو
اور پیشاب اور پاخانہ اور لید اور مذی اور ودی
اور آدمی کے سوا۔ اور دوسری منی اور خون اور پیپ اور
زرد آب اور قے اور شراب اور نبیذ اور مردہ جانور
سوائے مچھلی اور ٹڈی اور آدمی کے۔ اور وہ جانور کہ
ذبح کئے پر گوشت اوسکا نہ کھایا جاوے۔ اور مردار کے بال
اور ہڈی نجس ہین۔ مگر آدمی کے بال پاک ہین اور مراد
مردار سے وہ ہو کہ نکلجاوے جان اوسکی بغیر ذبح شرعی کے
اور جس جانور کا گوشت کہایا نہین جاتا (یعنی حرام جانور)
اوسکی زندگی مین بال اوسکے جدا ہو جائین تو وہ بھی نجس ہین
مگر آدمی کے بال پاک ہین اور جسکا گوشت کہانا درست نہین
اوسکا دودہ بھی پلید ہے سوا آدمی کے۔
پس جو چیز کہ انسے پلید ہوئی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور کچھ بھی نجاست
معاف نہین ہوتی۔ مگر تھوڑا خون اور کمی بیشی عادت سے
معلوم ہوتی ہے اور مستثنی ہے انسے وہ مردہ جانور کہ جسکا خون
بہنے والا نہو۔ جیسے گوبرولا۔ اور مکھی۔

اذا ماتت فی الاناء وفیه الماء او مائع آخر
لم تنجسه ما لم تطرح فیه الا ان طرحت
فیه او غیرته فانه ینجس الماء والمائع وعفی
عما لا یدرکه الطرف لقلته ورطوبة
فرج الحیوان الطاهر طاهر والعلقة والمضغة
ورطوبة فرج المرأة لیست من النجاسات
وماء القروح والنفطات فان کان له
رائحة کریهة فهو نجس والجزء المنفصل
من الحی کمیتته لا شعر الماکول وریشه
وبیضه وانفحته والمسک وفارة المسک

فصل ویطهر من النجاسات الخمر اذا
تخللت ولیس فیها عین ولم تلاقیها نجاسة
اجنبیة وان نقلت من الظل الی الشمس
او بالعکس والجلد الذی نجس بالموت
یطهر ظاهره وباطنه بالدباغ وهو
نزع الفضلات بادویة حریفة ولو نجسة
لکن الجلد بعد الدباغ کثوب النجس لا بد

اور چونٹی۔ اور شہد کمھی۔ اور جون۔ اور پسو۔ جب
باسن مین مرجائین اور اوس باسن مین پانی یا بہنے
والی چیز (مثل سرکہ و دودہ وغیرہ کے) ہو تو اوسکو
نجس نہین کرتی۔ جتبک کہ باسن مین یہ جانور ڈالی نجائین
اور اگر ڈالے گئے۔ یا انہون نے خود بخود گرکر پانی یا
بہنے والی چیز کو متغیر کیا تو پانی اور بہنے والی چیز
نجس ہوجائیگی۔ اور معاف ہے وہ تہوڑی پلیدی جو کہ
نظر مین نہ آسکے۔ اور پاک حیوان کی فرج کی رطوبت بہی پاک ہے
اور علقہ۔ اور مضغہ۔ اور عورت کے فرج کی رطوبت نجاسات سے
نہین۔ اور زخمونکا پانی اور آبلونکا پانی اگر بدبو رکہتا ہو تو
نجس ہے۔ اور زندہ جانور کا جدا کیا ہوا جزو مثل اوسکے مردہ کے
نجز بال حیوان ماکول اور پر اور انڈے۔ اور چیستہ اور مشک
اور نافہ مشک کے۔ **فصل** نجاسات سے شراب پاک ہوجاتی ہے
جبکہ خود بخود سرکہ نجاہے۔ اور اوسمین کوئی چیز جرم والی نہ پڑی ہو
اور نیز اوسکے ساتھ کوئی الگ نجاست نہ ملی ہو اور شراب اگرچہ
سایہ سے دہوپ کیطرف نقل کیجاے یا اسکے برعکس بہی ہو تو پاک ہوجاتی ہے
اور جو چمڑا موت کے سبب پلید ہوا ہے وہ باغت کیساتہ اندر باہر سے

من غسله لا بالتراب والتشميش ولا يجب
استعمال الماء فی اثناء الدباغ ولا يطهر
بعد الدباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما
وما ينجس بملاقاة شیء من كلب او خنزير
او فروعهما يشترط غسله سبع مرات
احديهن بمزاج التراب الطاهر بالماء
ويجزی فی بول الصبی الذی لم يطعم سوی
اللبن الرش مع التعميم ويغسل من بول
الجارية وما ينجس بغيرهما وان لم يكن له
عين كفی اجراء الماء عليه وان كان له
عين وجب ازالتها مع صفاتها ولا يضر
بقاء اللون او الريح اذا عسر ازالته
لا ان بقی الطعم وحده او اللون والريح
ولو وقعت فارة فی بير وماؤها كثير
وتمعط شعرها نزح جميعها ويشترط
ورود الماء القليل علی المغسول لا عصره
والغسالة تنفصل بلا تغير وزيادة وزن

فقط مٹی اوپر ڈالنے اور دہوپ مین رکھنے سے چمڑا پاک نہین ہوتا
اور دباغت کے اثنا مین پانیکا استعمال کچہ واجب نہین
(یعنی پانی کے بغیر ہی دواؤن کے ساتہ پاک ہو جاتا ہے)
اور خنزیر اور کتے اور انکے فروع کا چمڑا دباغت کے بعد
بہی پاک نہین ہو سکتا۔ اور جو چیز کتے یا خنزیر یا اونکے
فروع کے کسی شی کے ملنے سے ناپاک ہوا اوسکو سات دفعہ دہونا
شرط ہے جنمین ایکبار مٹی پاک پانی کے ساتہ ملاکر دہووے
اور شیرخوار لڑکیکے پیشاب مین جو کہ بغیر دودہ کے کچہ غذا
نہین کہاتا فقط پانی چہڑکنا کافی ہے۔ اسطرح کہ عام ہو جاے
پانی۔ اور لڑکیکے پیشاب سے دہونا واجب ہے۔ اور جو چیز دون
ان دو چیزون کے پلید ہو۔ اگر وہ پلیدی جسم والی نہین تو فقط
پانی کا اوسپر بہانا بس کرتا ہے۔ اور اگر اوسکا جسم ہو تو مع اوسکے
صفات کے اوسکو زائل کرنا واجب ہے[۴]۔ اور اگر کوئین مین چوہا گر پڑے
اور پانی اوسکا بہت ہو اور بال چوہیکے پراگندہ ہو جاوین تو اوس
کوئین کا تمام پانی نکالا جاے۔ اور جو چیز دہوئی جاتی ہے اوسپر تہوڑے
پانیکا ورود شرط ہے۔ نچوڑنا اوسکا کوئی شرط نہین اور اوس غسالہ کا حکم
جو کہ بغیر تغیر و زیادتی وزن کے جدا ہو رہے مانند حکم مغسول کے ہے

حكمها حكم مغسولها ولو وقعت هرة
او فارة او طائر في ماء قليل او مائع آخر
وانفسخت وخرجت حية لم تنجس بالمنفذ
ولو تنجس مائع ولو دهنا تعذر تطهيره

فصل يحل استعمال كل اناء طاهر
ويحرم من الذهب والفضة استعمالا
واتخاذا الا المموه. لا المتخذ من الياقوت
ونحوه والمضبب بذهب او فضة وضبته
كبيرة فوق قدر الحاجة حرام وموضع
الاستعمال وغيره سواء ويحرم على الرجال
التحلي بالذهب لا اتخاذ انف
وشد سن ويحل له بالفضة
اتخاذ الخاتم مثقالا ولها لبس انواع الحلي
من الذهب والفضة وما نسج بهما الا فيه
اسراف كالخلخال وزنه مائتا مثقال و
للرجال تحلية المصحف بالفضة والمرأة
بهما ويحرم على المرأة تحلية آلات الحرب ويحرم

اور اگر بلی یا چوہا یا پرندہ تھوڑے پانی مین یا کسی بہنے والی
چیز مین گر پڑین اور اوسمین ڈوب کر جیتے نکل آئین تو اپنے
منفذ سے نجس نکرینگے۔ اور اگر بہنے والی چیز اگرچہ تیل ہی ہو
نجس ہو جاے۔ تو اوسکا پاک کرنا ممکن نہین۔

فصل ہر ایک پاک برتن کا برتنا حلال ہے۔ لیکن اگر سونے چاندیکا ہو
تو اوسکا برتنا اور بنا کر رکھنا دونون حرام ہے مگر ملمع کیا ہوا
اور اسیطرح یاقوت یا اوسکی مثل کا بنا ہوا برتن درست ہے
اور سونے چاندیکا پیوند لگا ہوا اوس حالت مین کہ وہ بڑا پیوند
حاجت سے زیادہ ہو حرام ہے۔ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو
تو جائز ہے۔ اور چھوٹا پیوند بہر حال درست ہے اور اوسمین برتنے کی
جگہ اور غیر برتنے کی جگہ برابر ہے۔ اور ناک بنا لینی یا دانت
باندہنے کو تار بنا کر استعمال کرنا حرام نہین۔
اور مرد کو چاندیکی انگشتری بقدر ایکمثقال کے بنا لینی جائز ہے
اور عورتکو چاندی سونیکو سب قسم کو زیور اور جوکہ انکی تار و نسے
کپڑا بنا ہوا ہو جائز ہے۔ لیکن اوسمین اسراف کرنا جیسے دو سو
مثقال کے وزن کا خلخال پہنیا حلال نہین اور مردونکو مصحف
شریف کا چاندیکے ساتھ اور عورتونکو سونے اور چاندی دونونکے ساتھ

على الرجل لبس الحرير ويحل للرجل لبسه للضرورة كالحر والبرد المهلكين و يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن النجس ويجوز للحاجة كجرب وحكة ودفع القمل ولو بسط فوق الديباج ثوب قطن وجلس عليه لم يحرم ويحل المطرف والمطرز على قدر العادة۔

اور مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن بباعث ضرورت کے جیسے سخت گرمی یا شدت سردی مین کہ ہلاکت کرنیوالی ہون جائز ہے۔ اور حاجت کیوقت نجس تیل کا چراغ مین جلانا جائز ہے اور واسطے کسی حاجت کے مانند خارش کھجلی جوون کے دور کرنیکو لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ اور اگر بار چہ دیبا پر روئی کا کپڑا بچھا کر بیٹھے تو حرام نہین۔ اور سونے چاندی کے بیل بوٹے والا کناری دار کپڑا عادت کے موافق جائز ہے۔

فصل وشروط الوضوء واحد

وهو ان يكون الماء طاهر مطهرًا واذا اشتبه عليه ماء طاهر بنجس ولو على الاعمى وهو قادر على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارته لا في ميتة ومذكاة واخت رضاع واجنبية وفي ماء وبول بريقهما او احدهما في الاخر ثم تيمم۔ واذا استعمل بما ظن طهارته اراق الاخر ندبًا وفي ماء وماء ورد يتوضؤ بكل واحد

فصل وضو کی شرطون کے بیان مین۔

شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پانی پاک پاک کرنیوالا ہو۔ اور جب پانی پاک اور نجس مین کسیکو شبہ واقع ہو۔ خواہ وہ شخص اندھا ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اجتہاد کر کے جس پانی پر طہارت کا غالب گمان رکھتا ہو اوس سے وضو کر لیوے۔ لیکن اگر میتہ اور مذبوحہ مین یا ہمشیرہ رضاعی اور اجنبیہ مین شبہ ہو تو اجتہاد نکرے۔ اور اگر پانی اور پیشاب مین شبہ واقع ہو تو دونوکو بہادے یا ایک کو دوسرے مین ڈالدیوے۔ اور پھر تیمم کرے۔ اور جس حالت مین کہ ایک کو طہارت کے گمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور استحباب بہا دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب مین شبہ ہو تو ہر ایک سے ایک بار وضو کر لیوے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد اوسکا بدل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے بلکہ تیمم کر لے۔

منهما مرّة فان لم يفعل وتغير اجتهاده
لم يفعل بالثاني بل يتيمم ولا اعادة
عليه ولو اخبر بنجاسة الماء مقبول الرواية
وبين السبب او كان فقيها موافقا اعتمد

قوله **فصل** وفروض الوضوء ستة
احدها النيّة عند غسل الوجه و
اقترانها فلو تأخرت عنه لم يجز
وكذا لو تقدمت عليه لم يكن عنه
فينوي رفع الحدث او بعض احداثه
او غيرها غلطًا او استباحة مفتقر الى الطهارة
وأداء فرض الوضوء لا ما يستحب له كمس المصحف
او لطواف الكعبة والمكث في المسجد وقراءة القرآن
ودائم الحدث كالمستحاضة ينوي
الاستباحة او اداء فرض الوضوء دون
رفع الحدث ولا يضر قصد التبرد مع
النيّة المعتبرة ويجب اقترانها باول غسل
الوجه ولا يضر تفريقها على الاعضاء

اور باوجود اسکے اسپر اعادہ کرنا نہین۔ اور اگر کوئی شخص
جسکی روایت مقبول ہو پانی کے نجس ہونیکی خبر دیوے اور
(پلید ہونیکا) سبب بھی بیان کردیوے۔ یا وہ شخص فقیہ ہمذہب ہو تو
ایسے شخص کے کہنے پر اعتبار کیا جاوے۔

فصل وضو کے فرضون مین۔ اور وضو کے چھ فرض ہین
پہلا فرض نیت کرنا منہ دہونیکے وقت۔ تو اگر منہ دہونیکے پیچھے نیت کریگا تو
جائز نہین۔ اسیطرح جب اوس جزو کے دہونیسے قبل نیت کریگا جو منہ کی حد
مین داخل نہین۔ تو نیت جائز نہوگی۔ اور نیت رفع مطلق حدث
یا بعض حدثونکو دور کرنیکی کرے۔ خواہ اوس حدث کے رفع کرنیکی غلطی سے
نیت کرے جو کہ اسپر نہین۔ یا اوس چیز کے مباح ہونیکی جو کہ طہارت کی
طرف محتاج ہو (جیسے قرآن کا مس) یا فرض وضو کے ادا کرنیکی نیت کرے
لیکن جس چیز کیلیے وضو کرنا سنت ہے اوسکی نیت نکرے جیسے قرأت قرآن
اور مسجد مین ٹہرنا۔ اور دائم الحدث اور مستحاضہ فقط استباحت کی
یا ادائے فرض وضو کی نیت کرین رفع حدث کی نکرین اور نیت معتبرہ کے
ساتہ اگر ٹھنڈک حاصل کرنیکا ارادہ کرے تو مضائقہ نہین۔ اور واجب ہے
منہ کے پہلے جزو کے دہونیکے ساتہ متصل کرنا نیت کا۔ اور نیت کا ہر عضو پر
متفرق جدا جدا کرنا بھی کچھ مضر نہین۔

والثانی غسل الوجہ وهو ما بين منابت شعر الرأس غالبًا ومنتهى الذقن واللحيتين طولًا وما بين الاذنين فی العرض ويجب غسل باطن الخفيف من اللحية وظاهر الكثيف والخارج منها فيدخل فيه موضع الغمم دون موضع التحذيف والصلع والنزعتين وهما البياضان المكتنفان للناصية وقيل موضع التحذيف من الوجه ويجب غسل شعور الخفيفة على الوجه غالبًا كالاهداب والحاجبين والعذارين والشاربين والعنفقة وشعر الخد ظاهرًا وباطنًا **الثالث** غسل اليدين مع المرفقين وما عليهما وما يحاذيهما من يد زائدة فاذا اشتبهت فكلتيهما والمقطوع من الساعد يغسل الباقی ومن المرفق رأس العضد ومن فوقه يستحب باقيه **الرابع**

دوسرا فرض منہ دہونا ہے اور حد اوسکی غالبًا درمیان سر کے بالونکے پیدا ہونیکی جگہ سے انتہا ٹھوڑی اور لحیتین تک طولًا ہے اور عرض مین ایک کان سے دوسرے کان تک ہے اور ہلکی داڑہی کو اندر سے اور گھنی داڑہی کو باہر سے اور باہر نکلی ہوئی کو حد داڑہی کی باہر دہونا واجب ہے۔ اور اوسمین موضع غمم داخل ہے۔ اور موضع تحذیف اور صلع اور نزعتین داخل نہین۔ نزعتین دو سفیدیان ہین جو کہ پیشانیکو دو طرف سے گھیرتی ہین اور بقول بعض موضع تحذیف منہ کی حد سے ہے۔ اور اون باریک بالونکا جو کہ غالبًا منہ پر ہوتی ہین جیسے پلکین۔ ابرو۔ موچہین دونو رخسارون کے بال۔ بچی داڑہی انکا اندر سے اور باہر سے دہونا واجب ہے۔

اور تیسرا فرض دونون ہاتونکو کہنیون سمیت اور جو کچہ کہ اوپر ہو اور جو کچہ کہ اونکے مقابل ہو دہونا۔ مقابل کی مثال جیسے زائد ہاتہ پس اگر اصلی اور زائد ہاتہ مین اشتباہ ہو تو دونون کو دہونا ضرور ہے۔ اور ساعد کٹی ہوئی مین باقی کا دہونا اور کہنی سے کٹی ہوئی مین بازو کے سر کا دہونا واجب ہے۔ اور کہنی سے اوپر کٹے ہوئے مین باقی بازو کا دہونا مستحب ہے۔ **چوتھا**

مسح شیٔ من بشرۃ الراس ویکفی الغسل والبل بلا ندب وکراھۃ الخامس غسل الرجلین مع الکعبین و شقوقھما السادس الترتیب کما ذکرنا

فصل وسنن الوضوء تسعۃ عشر السواک [1] عرضا بخنصر والتسمیۃ [2] فی ابتداء الوضوء وغسل [3] الکفین الی الکوعین والمضمضۃ [4] والمبالغۃ فیہ الا للصائم والاستنشاق [5] والمبالغۃ فیہ الا للصائم وتثلیث [6] الغسل والمسح وعند الشک یاخذ بالیقین وتخلیل [7] اللحیۃ الکثۃ والابتداء [8] بالیمنی وتطویل [9] الغرۃ والتحجیل ومسح [10] جمیع الراس من مقدمہ فان عسر رفع العمامۃ کمل علی العمامۃ ومسح [11] الاذنین ظاھرھما وباطنھما بماء جدید ثلثا ثلثا ومسح [12] العنق ببلل الراس والاذنین وتخلیل [13] اصابع الرجلین بخنصر الید الیسری من اسفل خنصر الیمنی الی خنصر الیسری

فرض وضو۔ مسح کرنا ہے۔ سر کے کچھ جزو کا۔ اور فقط دھو ڈالنا۔ اور تر ہاتھ پھیرنا بغیر ندب کراہت کے جائز ہے۔

پانچوان فرض وضو۔ ٹخنون سمیت بمعہ شگافون کے پاؤن کا دھونا ہے۔

چھٹا فرض وضو۔ ترتیب ہے یعنے ایک کے ساتھ ہی دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے۔

فصل وضو کی سنتون کے بیان مین

وضو کی انیس ۱۹ سنتین ہین۔ مسواک [1] کرنا منہ کے عرض مین کسی سخت چیز سے۔ اور بسم [2] اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا شروع وضو مین اور دونون [3] ہتھیلیون کا پہنچون تک دھونا۔ اور کلی [4] کرنا اور اوسمین مبالغہ بھی کرنا سوا صائم کے۔ اور ناک [5] مین پانی لینا اور اوسمین بھی مبالغہ کرنا بجز روزہ دار کے اور تین [6] تین بار ہر عضو کو دھونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو یقین پر عمل کرے۔ اور گھنی [7] داڑھی کا خلال کرنا۔ اور سیدھی [8] طرف سے شروع کرنا۔ اور دراز [9] کرنا غرہ اور تحجیل کا یعنی منہ اور ہاتھون اور پاؤن کو انکی حد سے زیادہ دھووے۔ اور سر [10] کا تمام مسح کرنا اگلی طرف سے شروع کرکے کرنا۔ پھر اگر پگڑی کا نکالنا دشوار ہو تو پگڑی ہی پر مسح کی تکمیل کرے۔ اور دونون [11] کانون کا انکے باہر اور اندر سے تین تین بار مسح کرنا اور گردن [12] کا مسح کرنا ساتھ اوس تراوٹ کے جو سر اور کانون کے مسح کرنے سے باقی رہی۔ اور خلال [13] کرنا پاؤن کی انگلیون کا

والتکرار ثلثا ثلثا والموالات فی غسل الاعضاء وان لا یستعین فی وضوئہ احدًا وان لا ینفض یدیہ بعد الوضوء وان لا ینشف اعضائہ بعد الوضوء وان لا یتکلم فی اثنائہ وان یقول بعد الفراغ

اور تین تین بار مکرر کرنا۔ اور اعضا کو پے درپے دہونا۔ اور وضو کرنے مین کسیکی مدد نہ لینا اور بعد وضو کے اعضا کو نہ جھٹکنا اور اثنا وضو مین بات نکرنا۔ اور وضو سے فارغ ہوکر یہ دعا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے لیکر وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تک پڑہے

جسکا ترجمہ یہ ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥

یا اللہ پاکی بیان کرتے ہین ہم تیری تیری تعریف کیساتھ برکت والا ہے نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین مین گواہی دیتا ہون کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین تو اکیلا ہی ہے تیرا شریک کوئی نہین اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے اور مین تجہسے مغفرت چاہتا ہون اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون یا اللہ مجکو تو اپنے متطہرین اپنے صالحین بندون سے بنا اور مجکو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجکو اون لوگون سے بنائے جنپر کسیطرح کا خوف اور خطرہ نہین۔

ودعاء الاعضاء لا اصل لہ

اور دعاء اعضا کی کوئی اصل نہین۔

فصل يقدم الداخل الى الخلاء يسارہ والخارج يمينه وبعكسہ المسجد ويُنحي ذكر الله تعالى واسم رسوله ويعتمد في جلوسه على يسارہ ولا يتكلم على البول والغائط ولا يستقبل القبلة ولا يستدبرها وفي الصحراء حرام ولا يستقبل الشمس والقمر ويبعد أعين الناس ويستتر ويسكت ولا يبول في ماءٍ راكدٍ وجحرٍ ومهب ريحٍ ومتحدث الناس والطريق وتحت الشجرة المثمرة ولا يستنجي بالماء موضع الفراغ۔

فصل وفي الوضوء اربعة آداب ان يستقبل القبلة وان يجلس على موضع عالٍ وان يجعل الاناء ان كان واسعًا عن يمينه وعلى يسارہ ان صب منه وان يقول بعد الوضوء شهادة۔

فصل والاستنجاء واجب من البول والغائط ويستبرئ من البول كما قال عليه السلام

فصل پاخانہ جانیوالا۔ پاخانہ مین داخل ہوتے وقت بائین اور نکلتے وقت سیدھا پاؤن آگے کرے۔ اور مسجد مین داخل اور خارج ہوتے وقت اوسکے برعکس کرے۔ اور جس چیز پر خدا تعالی کا ذکر یا رسول اللہ صلعم کا نام مبارک لکھا ہوا ہو اوسکو الگ کرے۔ اور بیٹھنے مین بائین پاؤن پر زور دیکر بیٹھے۔ اور پیشاب اور پاخانہ پھرتے وقت بات نہ کرے اور قبلہ شریف کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ۔ اور اگر جنگل مین ہو تو یہ دونون امر حرام ہین۔ اور سورج اور چاند کی طرف بھی منہ نکرے۔ اور لوگونکی نظرون سے دور جائے۔ اور پردہ کرے۔ اور خاموش بیٹھے۔ اور بند یعنی ٹھرے ہوئے پانی مین۔ اور سوراخون مین اور ہوا کے رُخ پر اور لوگونکی بات کرنیکی جگہ پر۔ اور سڑک پر۔ اور پھلدار درخت کے نیچے پیشاب نہ کرے۔ اور جسجگہ پاخانہ اور پیشاب کیا ہے اوسجگہ پانی سے استنجا نہ کرے۔

فصل وضو کے آداب مین اور وضو مین چار آداب ہین۔ یہ کہ قبلہ کیطرف منہ کرے۔ اور یہ کہ بلند جگہ پر بیٹھے۔ اور برتن چوڑا ہو تو اوسکو اپنے سیدھی طرف رکھے۔ اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اوسکے اعضا پر پانی ڈالتا ہو تو اوسکو اپنی بائین طرف رکھے۔ اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑہے۔

فصل استنجا کے بیان مین۔ پیشاب اور پاخانہ سے استنجا کرنا واجب ہے۔ اور پیشاب سے خوب صفائی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پیشاب سے اچھی طرح صفائی کرو۔

استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه

ويجب الاستنجاء بالماء او الحجر من البول

والغائط ويستحب ان يتبع الحجارة بالماء

والجمع افضل وما في معنى الحجر كل جامدٍ

طاهرٍ قالعٍ غير محترمٍ ويجوز بالجلد المدبوغ

ويجزيه ان يقتصر على الماء او حجر له ثلثة

اطرافٍ ويسن الايتار وان يمر كل حجرٍ على

جميع المواضع وان يستنجي بيساره فلا يستنجي

بالحجر النجس والزجاج الاملس والمطعومات

فان لم ينق بثلث مسحاتٍ وجب الزيادة

ويجب الاستنجاء لدودٍ ونحوه وان لم

يلوث ويقول عند دخوله بسم الله اللهم

انى اعوذ بك من الرجس النجس الخبث المخبث

من الشيطان الرجيم وعند خروجه غفرانك

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى

وَعَافَانِىْ ـ

فصل وَالذي ينقض الوضوء خمسة اشياء

اسلئے کہ قبر کا اکثر عذاب بسبب پیشاب کے ہوگا ۔ اور استنجا

کرنا واجب ہے ۔ پیشاب اور پاخانہ سے ساتھ پانی یا پتھر کے ۔

اور پتھر کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ۔ اور ان دونوںکا

جمع کرنا بہت بہتر ہے ۔ اور پتھر سے مراد ہر ایک بھی ہوئی چیز

جو پاک ہو اور نجاست کو دور کرنیے والی ہو ۔ لیکن محترم نہو

اور دباغت کیے ہوئے چمڑے کے ساتھ بھی استنجا جائز ہے ۔

اور فقط پانی کے ساتھ استنجا کرلینا ہی کافی ہے ۔ یا فقط

ایک پتھر سے جسکے تین گوشے ہوں جائز ہے ۔ اور پتھروں

(یا ڈھیلوں میں) طاق عدد کا لحاظ رکھنا سنت ہے ۔ اور

یہ بھی سنت ہے کہ ہر ایک پتھر کو تمام موضع نجاست پر پھیرے

اور یہ بھی سنت ہے کہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے ۔ اور نہ

استنجا کرے ساتھ نجس پتھر یا چکنے شیشے کے اور نہ ساتھ

کھانیکی چیزوں کے ۔ اور اگر تین بار مسح کرنے سے پاک نہو

تو زیادہ کرنا واجب ہے ۔ اور واجب ہے استنجا بسبب نکلنے

کرم یا اسکی شکل کے اگرچہ اوسکے نکلنے سے جگہ آلودہ بھی نہو

اور کہے پاخانہ میں داخل ہوتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور

نکلتے وقت غفرانک اللہم الی آخرہ

فصل وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

اور وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں ۔

احدها الخارج من احد السبيلين قبلا او دبرا ولو ناد را الا المنى والثانى النوم لا نوم القاعد مفضيا بمحل الحدث الى الارض فلو انسد المعتاد وانفتح تحت المعدة فالخارج منه ناقض دون ما فوقها مطلقا او تحتها والمعتاد منفتح والثالث زوال العقل بجنون او اغماء او بسكر او مرض الرابع لمس المرأة الاجنبية تحل نكاحها التى سنها فوق سبع سنين وكذلك الرجل لا محرمية بينهما ولو من ميت دون صغير وسن وشعر وظفر وعضو منفصل الخامس مس فرج الادمى بباطن الكف قبلا كان او دبرا حتى من ميت وصغير وفرج منفصل ومحل الجب والذكر الاشل بالراحة او بطون الاصابع ولو بيد شلاء لا بما بين الاصابع ورؤسها۔

فصل

يحرم على المحدث اربعة اشياء

ایک وہ چیز ہے کہ اگلے یا پچھلے رستے سے نکلے اگرچہ نوادرات سے ہو بجز منی کے۔ اور دوسرا سونا لیکن اس طرح بیٹھ کر سووے کہ حدث کی جگہ زمین سے لگی ہو تو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای معتاد بند ہو جاوے اور دوسرا مجرای معدے کے نیچے کھلے تو اوس میں سے جو چیز نکلے وہ ناقض وضو ہے۔ مگر جب وہ مجرای معدہ کے اوپر ہو تو مطلقاً ناقض نہیں۔ اور اگر وہ مجرای جدید معدہ کے نیچے ہو اور مجرای معتاد بھی کشادہ ہو تو بھی ناقض نہیں۔

تیسرا عقل کا زائل ہونا بسبب جنون یا بیہوشی یا نشہ یا مرض کے چوتھا۔ مس کرنا اوس اجنبی عورت کو جس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو اور عمر اوس کی سات برس سے زیادہ ہو۔ اسی طرح چھونا عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہووین۔ اگرچہ وہ میت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا دانت یا بال یا ناخن یا عضو منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ پانچوان مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن ہتیلی کے قبل ہو یا دبر میت ہو یا بچہ۔ اور فرج متصل ہو یا جدا۔ اور کٹے ہوئے ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور شل آلت کو مس کرنا بھی ناقض وضو ہے۔ خواہ ہتیلی سے مس کرے یا انگلیوں کے شکم سے اگرچہ ہاتھ شل سے مس کرے لیکن بائیں انگلیوں کے اور انکے سرون کے درمیان جو جگہ ہے اوس سے مس کرے تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدث والے پہ چار چیزیں حرام ہیں۔

الصّلوة والطواف وعلی البالغ حمل
المصحف ومسه ورقا وجلدا وخريطه
وصندوقا فيهما المصحف وقلب ورقه
بخشب وكذا ما كتب منه للدراسة دون
تفسير ومتعه وفقه ودراهم

فصل ويحرم على الجنب ستة اشياء
الصّلوة والطّواف وقرأة القران ومسّ
المصحف وحمله والمكث فی المسجد

فصل ويحرم على الحائض والنفساء تسعة
اشياء الصّلوة والطّواف والصّوم وقرأة
القرأن ومسّ المصحف وحمله ودخول المسجد
والوطی والاستمتاع ما بين السرة والركبة
واذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصوم وحده
وتبقى سائر المحرمات الى ان تغتسل ويجب عليها
قضاء الصوم دون قضاء الصلوة

فصل والذی يوجب الغسل ستة اشياء
ثلثة منها يشترك فيها الرجال والنساء وهی

نماز پڑہنے۔ طواف کرنا۔ اور بالغ ہو تو قرآن شریف کا اوٹہانا
اور اوسکو مس کرنا۔ خواہ اوسکے ورق کو۔ یا صندوق کو
جسمین قرآن شریف ہو۔ یا جلد یا جزو دان اوسکو اور
لکڑی سے اوسکے ورق اولٹنا۔ اور پڑہنے کے واسطے
جو کچہ لکھا گیا ہو اوسکو بھی مس کرنا حرام ہے۔
لیکن تفسیر اور فقہ اور اون درہمون کو جنپر آیات
قرآنی لکھی ہون مس کرنا حرام نہین۔

فصل اور جنابت والے پر چھہ چیزین حرام ہین۔ نماز
پڑہنی۔ طواف کرنا۔ قرآن پڑہنا قرآن شریف کو مس کرنا
اور قرآن کو اوٹہانا۔ اور مسجد مین دیر تک ٹہرنا۔

فصل حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزین حرام ہین
نماز پڑہنی طواف کرنا۔ روزہ رکہنا قرآن شریف کو پڑہنا
اور قرآن کو مس کرنا۔ اور اوٹہانا اور مسجد مین داخل ہونا
اور مجامعت کرنی۔ اور ناف سے گھٹنون کے درمیان استمتاع
یعنی ملاعبت کرنی۔ اور جب خون بند ہوجاے تو فقط روزہ کی
تحریم اوٹہ جاتی ہے۔ اور باقی محرمات غسل کے تک باقی رہتی ہین
اور عورت پر روزہ کی قضا واجب ہے نہ نماز کی۔

فصل اور غسل کو واجب کرنے والی چھہ چیزین ہین۔
تین مین مرد اور عورت سب شریک ہین۔ ایک اون تینون
مین سے تو مرد اور عورت کے۔

التقاء الختانين وانزال المنى من طريق المعتاد وغيره والموت وثلثة منها يختص للنسآء وهى النفاس والولادة والحيض والجنابة تحصل بتغييب الحشفة اوقدرها فى اى فرج سواء كان ادميا اوبهيمة ولو من ميت وخواص المنى ثلثة احدها التلذذ بخروجه ويعرف بالتدفق بدفعات وبرائحة كرائحة الطلع والعجين رطبا وبياض البيض لجافة وان وجد علامة المنى وجب الغسل فان لم يوجد شئ من هذه الصفات فلاغسل والمرأة كالرجل فى الصفات المذكورة ويأخذ محتمل الحدثين بما شاء ويحرم بالجنابة ما يحرم بالحدث الاقرأة القران والمكث فى المسجد ولا يحرم على الجنب العبور فى المسجد ويعرف منى الرجل بالثخانة والبياض ومنى المرأة بالرقة والاصفرار ولو اغتسلت من الجماع ثم خرج منها المنى نعيد ان قضت شهوتها بذلك الجماع۔

ختنین کا ملنا ہے۔ دوّم منی کا نکلنا ہے معتاد طریق سے یا غیر معتاد سے۔ سیوم موت ہے۔ اور تین دو چیزین ہین کہ فقط عورتون ہی کے ساتھ خاص ہین۔ ایک اونمین سے نفاس ہے۔ دوسرے ولادت یعنی بچہ جننا۔ سوم حیض

اور جنابت حاصل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے حشفہ کے یا بقدر حشفہ کے کسی فرج مین اگرچہ وہ فرج آدمی کی ہو یا چارپایہ کی خواہ مردہ کی ہو۔

اور منی کے تین خاصے ہین۔ ایک یہ کہ اوسکے نکلنے سے لذت حاصل ہو۔ دوّم یہ کہ دفعات کو دکر نکلے۔ سیوم یہ کہ بو ہو اوسکے مثل بو کہجور کے یا مانند خمیر گیہون کی تری مین اور خشکی مین سفید ہو مانند سفیدی انڈے کے

اور جب علامت منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔

اور اگر ان صفتون مین سے کوئی صفت موجود نہو تو غسل واجب نہین۔ اور عورت صفات مذکورہ مین مرد کے مانند ہے۔ اور جسکو دونون حدثون مین احتمال ہو تو وہ جسکو چاہے اختیار کرے۔

اور جنابت والے پر وہ چیزین حرام ہین جو کہ حدث والے پر حرام ہین بجز قرآن پڑہنے اور مسجد مین دیر تک ٹھہرنیکے۔ اور جنابت والے پر فقط مسجد مین سے گذر جانا حرام نہین (ہان دیر تک مسجد مین ٹہرنا اوسکو حرام ہے)۔

اور منی مرد کے ساتھ گاڑھے پنے اور سفیدی کے اور عورت کے ساتھ رقت اور زردی کے پہچانی جاتی ہے۔

اور جب عورت جماع سے غسل کر چکی پھر اوسکی فرج سے منی نکلے تو پھر اوس غسل کا اعادہ کرے۔ اگر شہوت اوسکی اوس جماع سے پوری ہو چکی تھی۔

فصل وفروض الغسل ثلثة النية عند غسل الرأس وهي رفع الجنابة او استباحة مفتقر الى الطهارة او اداء فرض الغسل ونحوه مقرونة باول غسل مفروضة وازالة النجاسة ان كانت على بدنه كما في الوضوء وتعميم الشعر والبشرة بالغسل حتى منابت كثيفة ولا يجب المضمضة والاستنشاق واكمله ان يزيل الاذى اولا ويتوضأ كملا ثم يفيض الماء على رأسه ويخلل اصول شعره ثم على شقه الايمن ثم الايسر ويتعهد المعاطف ويثلث ويدلك والمرأة تتبع اثر الدم شيئا من المسك ونحوه عند عدمه ولا يسن تجديد الغسل بخلاف الوضوء ويسن ان لا ينقص ماء الوضوء عن مد وماء الغسل عن صاع ولا حد لاقلهما وعلى من بدنه نجاسة وجب ازالتها اولا ثم يغتسل كالوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة اجزاه عنهما ولاحدهما لا يجزى عن الآخر ان نوى

فصل اور فرض غسل کے تین ہین نیت کرنی وقت دھونے سر کے ۔ پس نیت کرے رفع جنابت کی یا اوس چیز کے مباح ہونیکی جو محتاج ہو غسل کیطرف یا ادائے فرض غسل کی یا مثل اوسکے ور انکا لیکہ یہ نیت غسل مفروض کے شروع کے ساتھ متصل ہو ۔ اور دور کرنا نجاست کا اگر اوسکے بدن پر ہو جسطرح کہ وضو کرتے ہین ۔
اور تمام چمڑے اور سب بالون مین پانی پہنچانا ۔ لیکن کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا واجب نہین اور کامل غسل یہ ہے کہ پہلے میل وغیرہ کو دور کرے پہر کامل طور پر وضو کرے ۔
پہر سر پر پانی ڈالے ۔ بالونکی جڑونکا خلال کرے ۔ پہر سیدھی طرف بدن کے پانی ڈالے پہر بائین طرف اور جوڑون اور بلونکو اچھی طرح پانی پہنچائے ۔ بدنکو ملکر تین تین بار پانی ڈالے ۔
اور عورت خون بند ہونیکے بعد فرج مین کستوری یا مثل اسکے اور کوئی خوشبو رکھے (تاکہ بدبو دور ہو جاے)
اور تجدید غسل سنت نہین بخلاف وضو کے ۔ اور سنت ہے کہ وضو کا پانی ایک مد سے اور غسل کا ایک صاع سے کم نہو ۔ اور وضو اور غسل کے سوا پانی کی کوئی حد نہین ۔ اور جس کے بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اوسکا اولًا پھر غسل کرے وضو کے مانند ۔
اور جسنے واسطے جنابت اور جمعہ کے غسل کیا تو دونونکو کفایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلًا فقط جنابت کے واسطے کیا تو جمعہ سے کافی نہوگا ۔
لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کرے تو دوسرے کو کافی نہوگا ۔

الجنابة مع للجمعة او العیدین او النفلین او لحدهما حصل ما نواه۔

فصل وسنن الغسل اربعة الوضوء قبله والتسمیة وامرار الید علی الراس و البدن والموالات

فصل والاغتسالات المسنونات تسعة عشر غسل الجمعة والعیدین والکسوفین والاستسقاء والغسل من غسل المیت و الکافر اذا اسلم والمجنون والمغمی علیہ اذا افاقا وعند الاحرام وعند دخول مکة والطواف والسعی والوقوف بعرفة والمبیت بمزدلفة ولرمی الجمار الثلثة بمنیً والغسل بعد الحجامة والغسل بعد حلق الراس والغسل عند الاعتکاف والغسل لبلوغ الصبی والفراق بین المرأة والرجل۔

فصل وشروط التیمم خمسة احدها وجود العذر من سفرٍ او مرضٍ والثانی

اور اگر جنابت کے ساتھہ ہی جمعہ کی یا عیدین کی یا نفلون کی یا دونین سے ایک ایک کی نیت کرے تو جس جسکی نیت کی ہے وہ اسکو حاصل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اوسکا غسل ہی)

فصل

غسل کی سنت چار ہین - غسل سے پہلے وضو کرنا - بسم اللہ کا پڑہنا - ہاتہہ کو سر اور سب بدن پر پہیرنا تاکہ کوئی جگہ سوکہی نہ رہجاے - اور پے در پے پانی ڈالنا۔

فصل

مسنون غسلین انیس[19] ہین - ١ جمعہ کا غسل ٢ دو عیدونکا غسل ٣ چاند اور سورج کے گہن کا غسل ٤ بارش مانگنے کا غسل ٥ میت کے نہلانے سے غسل کرنا ٦ اسلام لانے کے وقت غسل کرنا - بیہوشی اور دیوانگی سے اچہا ہونیکے وقت غسل کرنا - احرام باندہنے کے وقت غسل کرنا - مکہ مین داخل ہونیکے وقت غسل کرنا - طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا - عرفہ مین وقوف کرنے واسطے غسل کرنا - مزدلفہ مین رات گذارنیکے واسطے غسل کرنا منی مین رمی جمارہ کے واسطے غسل کرنا - حجامت کے بعد غسل کرنا سر منڈانے کے بعد غسل کرنا - اعتکاف کیواسطے غسل کرنا لڑکپن سے بالغ ہونیکے وقت غسل کرنا - اور مرد اور عورت جب جدا ہووین غسل کرنا۔

فصل

تیمم کی پانچ شرطین ہین - ایک عذر کا پایا جانا سفر یا مرض کے سبب سے - دوسرا

دخول وقت الصلوۃ والثالث یطلب الماء
فی کل وقت من الاوقات والرابع یخاف
من استعمال الماء معہ تلف عضو او منفعۃ
او ببطوء البرء او شیناً فاحشاً علی عضو ظاہر
والخامس التراب الطاہر۔

فصل وفروض التیمم اربعۃ النیۃ ومسح
الوجہ ومسح الیدین الی المرفقین والترتیب

فصل یجوز التیمم بکل تراب طاہر
حتی الطین الذی یتداوی بہ ورمل لہ
غبار لا بمعدن وسحافۃ خزف ومختلط
بدقیق ونحوہ وان قل الخلیط ولا بالتراب
المستعمل وھو ما لزم العضو او تناثر عنہ ولا یجوز
بما لا یسمی ترابا ولا یجوز التیمم بتراب الوقف
کتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا بہ
من قصد التراب ویکفی تمعکہ لا ان سفت
الریح علیہ فرددہ ونوی ولو یممہ غیرہ باذنہ
ولو قادرا جاز

نماز کے وقت کا داخل ہونا ۔ ۳ تیسرے طلب کرنا پانی کا ہر
ایک وقت مین اوقات نماز سے ۔ چوتھے پانی کے استعمال سے
کسی عضو کے تلف کا خطرہ یا بیکار ہو جانے کا خوف یا دیر تک
مریض رہنے کا اندیشہ ۔ یا کسی عضو پر ۔ یا کسی ظاہر عضو پر
عیب فاحش رہجانیکا خوف ہو ۔ پانچوین شرط یہ ہو کہ تیمم کیلئے
پاک مٹی ہووے ۔

فصل

تیمم کے چار فرض ہین ۔ پہلا فرض نیت کرنی ۔ دوسرا منہ کا
مسح کرنا ۔ تیسرا دونون ہاتھون کا کہنیون تک مسح کرنا چوتھا
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا ۔

فصل

درست ہے تیمم ہر پاک مٹی سے یہانتک کہ جس مٹی سے دوا کرتے
ہین یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہے اور جس بالو مین غبار
ہو اوس سے بھی جائز ہے ۔ اور معدنیات اور ٹھیکری پسی ہوئی
اور وہ مٹی کہ جسمین آٹا یا مثل اوسکے ملگئے ہون ۔
اگرچہ آٹا تھوڑا ہی اوسمین ہووے جائز نہین ۔ اور مستعمل مٹی کے
ساتھ بھی درست نہین مستعمل مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھ
لگی ہو یا اوس سے گری ہو ۔ اور جسپر مٹی کا نام نہین بولا جاتا اوسکے
اور وقف مٹی کے ساتھ تیمم جائز نہین مثل مسجد کی مٹی کے اور مغصوب مٹی کے ساتھ اور جو مٹی کا
قصد کرے ۔ اور کافی ہے منہ اور ہاتھ کو مٹی مین لوٹانا ۔
اور اگر ہوا مٹی اوڑا کر اسپر ڈالے تو یہ شخص نیت کر کے
اوسکو اعضا پر ملے تو یہ تیمم جائز نہین ۔ اور کسی دوسرے
آدمی نے اوسکو اوسکے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کرنیوالا خود
بھی تیمم کرنے پر قادر تھا تو بھی درست ہے تیمم اوسکا ۔

فصل

ارکان التیمم خمسۃ منہا نقل التراب الی الوجہ والید وبالعکس و نیۃ استباحۃ فرض الصلوۃ لا نیۃ رفع الحدث او فرض التیمم ویجب اقترانہا بالنقل واستدامتہا الی مسح شیء من الوجہ فلو نوی الفرض والنفل او مجرد الفرض اُبیح لہ وان نوی النفل ومطلق الصلوۃ فلہ النفل ومسح الوجہ بالتراب والیدین مع المرفقین ولا یجب ایصال التراب الی منابت الشعور وان خفت ویجب الترتیب فی المسح دون النقل حتی لو ضرب یدیہ علی التراب ومسح بیمینہ وجہہ وبیسارہ یمینہ جاز

فصل

وسنن التیمم سبع التسمیۃ فی اولہ ومسح الوجہ والیدین بضربتین وتقدیم الیمنی علی الیسری وتخفیف التراب والبداءۃ باعلی الوجہ والموالاۃ بین الافعال وتفریق الاصابع فی ضربتین ویجب نزع الخاتم

فصل

تیمم کے ارکان پانچ ہین ایک انہین سے مٹی کا نقل کرنا ہے اگرچہ مُنہ سے ہاتھ کیطرف یا ہاتھ سے منہ کیطرف ہو۔ دوم فرض نماز کے جائز ہونیکی نیت کرنی نہ رفع حدث کی نیت۔ یا فرض تیمم کی نیت کرے۔ اور واجب ہے ملانا اس نیت کا پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتھ رکہنا نیت کا منہ کے کچہہ حصہ مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نماز کے لئے کسی نے نیت کی یا نفلون کے لئے یا مجرد فرضون کے لئے تو یہ دونون درست ہین اسکے لئے۔ اور اگر نفل یا مطلق نماز کی نیت کی تو اس سے فقط نفل ہی پڑہنے جائز ہین۔ چوتھا رکن تیمم کا مٹی کے ساتھ منہ کا مسح کرنا ہے۔ اور دونون ہاتھون کا کہنیون تک مٹی سے مسح کرنا ہے۔ اور منابت الشعور یعنی بالونکی جڑاون تک کی جگہ مٹی کا پہنچانا کچھ ضرور نہین پانچوان رکن ترتیب ہے مسح الاعضا مین یعنی اعضا پر مٹی ملنے مین ترتیب واجب ہے۔ اور نقل کرنے مین ترتیب واجب نہین۔ پس جب کسی شخص نے مٹی پر دو ہاتھ مارے اور سیدھے ہاتھ سے منہ کا مسح کیا اور بائین ہاتھ سے منہ کی سیدھی طرف کا مسح کیا تو جائز ہے

فصل تیمم کے سات سنتین ہین۔ بسم اللہ پڑہنا شروع مین اور منہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتھونکا مسح کرنا۔ دو ضربون کے ساتھ۔ اور سیدھے کو بائین پر مقدم کرنا اور تھوڑی سی مٹی ہاتھونسے ضرب کے وقت اوٹھانی۔ یعنی تھوڑی لینی چاہئے۔ اور منہ کے اوپر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور

فی الثانی

فصل والذی یبطل التیمم ثلثۃ اشیاء احدہا ما ابطل الوضوء والثانی وجود الماء فی غیر الصلوۃ والثالث الردۃ ۔

فصل وتیمم لکل فریضۃ فی وقتہا ولا یصلی بتیمم واحد اکثر من فریضۃ ویصلی نوافل ماشاء وصلوۃ جنازۃ و اذا تیقن المسافر وجودہ فیما یتردد الیہ الحاجۃ وجب قصدہ ان لم یخف ضررا فی نفس او مال وان کان فوق ذلک فلہ التیمم واذا تیقن وجودہ اخر الوقت فالتاخیر اولی وان ظن فالتعجیل افضل و ان وجد ماء یصلح للغسل وجب استعمالہ قبل التیمم ویجب شراء الماء کما یجب شراء الثوب ان بیع بثمن مثلہ فی زمانہ ومکانہ ولم یحتج الیہ لدین مستغرق او موءنۃ سفرہ او نفقۃ حیوان محترم ٭

دوسری ضرب مین اوتارنی واجب ہے ۔

فصل

تیمم کی توڑنیوالی تین چیزین ہین ایک وہ چیز ہے کہ وضو کو توڑتی ہے ۔ دوئیم نماز کے باہر پانی کا ملنا ہے ۔ سیوم مرتد ہونا ۔

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اوسکے وقت مین تیمم کرے ۔ اور ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑہے (مثلاً مغرب کیلئے تیمم کیا ہے تو اوس تیمم کے ساتھ عشا نہ پڑہے) لیکن نوافل جتنی چاہے ۔ اور نماز جنازہ پڑہ سکتا ہے ۔ اور جب مسافر کو پانی کے ملنے کا یقین ہو تو واجب اسپر تلاش کرنا ۔ پانی کا اگر پانی وڈہونڈنے مین نفس اور مال کا خطرہ نہو اور اگر خطرہ ہو مال اور نفس کا (مثلاً رستہ مین شیر یا قطاع الطریق ہون یا پانی کیطرف جا اور اوسکا مال کوئی چرالیوے تو اوسکو پانی تلاش کرنا ضرور نہین) اس صورت مین تیمم کرلیوے اور جبکہ پوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت مین پانی مل جائیگا تو نماز کو موخر کرنا آخر وقت تک اس صورت مین افضل ہے اور اگر نماز کے اخیر پر پانی ملنے کا اوسکو یقین نہین فقط ظن ہے تو اس صورت مین تیمم کرکے پہلے ہی وقت مین نماز پڑہنی بہتر ہے ۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ جس سے غسل ہو سکتا تھا تو واجب ہے استعمال اسکا تیمم سے پہلے اور واجب ہے خریدنا پانی کا واسطے وضو کے جسطرح کپڑا ستر عورت کے واسطے خریدنا واجب ہے ۔ اگر بیچا جاتا ہو ساتھ قیمت مثل کے باعتبار اس زمانہ اور مکان کے ۔ اور یہ آدمی محتاج نہو طرف

فصل واذا تیمم لفقد الماء ثم وجده قبل الشروع فی الصلوة بلا مانع کعطش او بعده واتمها بالتیمم لا یسقط فرضها بطل التیمم فی الحال ولو وهبا او قرض الماء او اعیر الدلو وجب علیه القبول لا قبول ثمنه ولو نسی الماء فی رحله او اضله فیه فلم یجده بعد الطلب وجب القضا الا ان ضل رحله فی الرحال - **فصل** تیمم المحدث والجنب لاسباب احدها فقد الماء وان تیقن المسافر عدمه تیمم بلا طلب وان توهمت طلبه فی رحله و رفقته وحوالیه ان کان مستوی والثانی ان یحتاج الیه لعطش حیوان محترم حالا او مالا والثالث المرض الذی یخاف من استعمال الماء معه تلف عضو او منفعة او بطوء البرء او شینا فاحشا علی عضو ظاهر وشدة البرد کمرض واذا امتنع الجریح استعمال الماء فی بعض الاعضاء ولم یکن علیه ساتر غسل الصحیح وتیمم عن الجریح ولا ترتیب بینهما

فصل اگر کسی نے پانی نہ ملنے کے سبب تیمم کیا پھر نماز شروع کرنے سے پہلے اسکو بلا مانع (مانند پیاس) کے پانی مل گیا یا بعد و ریکہ نماز ایسی ہو کہ اوسکا تمام کرنا ساتھ تیمم کے فرض کو ساقط نہیں کرتا تو تیمم اوسیوقت باطل ہوگیا -
اور اگر پانی کسی نے اوسکو بخشا - یا قرض کے طور پر دیا یا پانی نکالنے کے واسطے ڈول دیا تو واجب ہے اوسپر قبول کرنا انکا - اور اگر قیمت پانی خریدنے کے واسطے دی تو قیمت کا لینا واجب نہین اوسکو اور اگر اپنے اسباب مین پانی بھول آیا - یا اسباب مین پانی گم گیا اور اوسکو ڈھونڈھنے کے بعد نہ ملا تو واجب ہے قضا اوسپر - لیکن جبکہ ڈیرہ اوسکا ڈیرونمین گم گیا تو قضا اوسپر واجب نہین -
فصل صاحب حدث اور جنابت والا تین سببون سے تیمم کرے ایک یہ کہ پانی نہ ملے اور جس صورت مین کہ مسافر کو پانی نہ ملنے کا یقین ہو تو بلا طلب تیمم کرلیوے - لیکن اگر پانی کے ہونیکا فقط وہم ہو تو پانیکو پہلے اپنے ڈیرے اپنے رفیقونمین اپنے آس پاس اگر زمین ہموار ہو تو طلب کرے - دوسرے یہ کہ پانی کی حاجت ہے خود کو یا کسی حیوان محترم کو فی الحال یا آیندہ - سیوم یہ کہ ایسا مرض ہو کہ پانیکے استعمال کرنیسے کسی عضو کا تلف ہونا یا منفعت عضو کے تلف ہونیکا یا دیر سے اچھا ہونیکا یا کسی ظاہر عضو پر عیب فاحش رہجانیکا خوف ہو - اور سخت سردی کا ہونا مثل مرض کے ہے - اور جب کہ جراحت والا بعض اعضا مین پانی کے استعمال کرنے سے معذور رہو - اور اوس جراحت پر پٹی وغیرہ کے باندہنے والے چیز نہو تو عضو صحیح کو دہو ڈالے اور جائے زخم کے بدلے تیمم کرے اور جنبی کے لیے - اور محدث کے لیے ان دونون کے دہونے اور تیمم کرنے مین ترتیب نہین -

للجنب والمحدث بین الغسل والتیمم ومن لم یجد
ماءً ولا ترابًا صلی الفرض وحده واعاد والمحدث
تیمم عند وظیفة غسل العلیل وان کان علیه
ساتر یشق نزعه غسل الصحیح ومسح علی الساتر
وتیمم کما سبق واذا کانت الجراحة علی عضوین
فصاعدًا تیمم بحسب العضو۔

فصل المسح علی الخفین جائز بثلثة شرائط
ان یبتدئ لبسهما بعد کمال الطهارة وان
یکونا مما یمکن متابعة المشی علیهما وان یکونا
ساترین لمحل الفرض وان یکونا طاهرین ویمسح المسافر ثلثة ایام
مع لیالیهن ویمسح المقیم یومًا ولیلة وابتداء
المدة من حین الحدث لا من حین اللبس۔

فصل ویبطل المسح علی الخفین بثلثة اشیاء
الاول خلعهما وانقضاء مدة المسح وما یوجب
الغسل فلا یجزئ المنسوج الذی لا یمنع وصول
الماء ولا الجرموق ولا بأس بالمشقوق القدم
المشدود ویسن مسح اعلاه واسفله خطوطًا (لعله)

اور جس شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی تو وہ فقط فرض نماز ادا کر لیوے
نوافل سنتیں نہ پڑھے اور پانی یا مٹی کے ملنے پر فرضوں کا اعادہ کرے
اور حدث والا عضو علیل کے دھونے کی بجائے تیمم کرے۔ اور اگر
عضو پر پٹی وغیرہ ایسی بندھی ہو کہ اس کے کھینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو صحیح
عضو کو دھووے۔ اور اس پٹی پر مسح کرے اور تیمم کرے جیسا کہ مذکور
ہو چکا ہے۔ اور زخم اگر دو یا زیادہ اندامو پر ہو تو باعتبار ہر عضو کے
تیمم کرے۔

فصل تین شرطوں کے ساتھ موزوں پر مسح کرنا درست ہے
شرط پہلی یہ ہے کہ انکو پہننے کی ابتدا بعد کامل اور پوری طہارت کے واقع ہو
دوسری شرط یہ ہے کہ اس قسم کے مضبوط موزے ہوں کہ انکو پہنکر آدمی
پے در پے چل سکے اور ایسے ہونے چاہییں کہ ہر دو قدموں سے
محل فرض کو چھپانے والے ہوں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ان دونوں کا چمڑا
پاک ہے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور مقیم
ایک دن رات مسح کرے اور مدت مسح کی ابتدا وقت حدث سے شمار کیجائیگی
پہننے کے وقت سے نہیں۔

فصل اور تین چیزوں سے موزوں کا مسح باطل ہو جاتا ہے ایک یہ کہ
پاؤں سے نکالے جاویں اور مدت مسح تمام ہو جاوے۔ اور تیسری چیز موجبات غسل ہیں
پس ایسا بنا ہوا موزہ جو کہ پانی کو اندر جانے سے روک نہ سکے کافی نہیں اور
نہ جرموق کافی ہے۔ لیکن اگر تلوہ پھٹا ہوا موزہ جسکو باندھ دیا گیا ہو
تو مضائقہ نہیں۔
اور مسنون ہے کہ موزوں کے اوپر اور نیچے بطور لکیروں کے
مسح کرے۔

وتجزئ مسح ما یحاذی محل الفرض دون الاسفل و
العقب والحرف والشاک فی انقضاء المدۃ یأخذ
بالانقضاء واذا اجنب تجدید اللبس بعد الغسل
ومہما انقضت المدۃ او نزع الخف وھو علی
الطہارۃ کفاہ غسل القدمین ؛

فصل اقل سن تحیض فیہ المرأۃ تسع سنین
قمریۃ فان رأت قبل ذلک شیئًا فھو دم فساد
ویثبت الرضاع بعد تسع سنین قمریۃ تحدیدًا
واقل الحیض یوم ولیلۃ وغالبہ ست او سبع
واکثرہ خمسۃ عشر یومًا ولیالیھا واقل الطہر بین
الحیضتین خمسۃ عشر یومًا ولاحد لاکثرہ
ویثبت العادۃ فی الحیض والطھورۃ واحدۃ
ویحرم بہ ما یحرم بالجنابۃ والعبور فی المسجد
ان خافت تلویثہ والصوم ویجب قضائہ
بخلاف الصلوۃ ویحرم منھا الاستمتاع
ما بین السرۃ والرکبۃ ویباح الصوم والطلاق
بانقطاع الدم وغیرھما بالغسل والاستحاضۃ

اور درست ہے مسح کر لینا او سطرف کا جو کہ فرض کے محل کے برابر ہے لیکن نیچے اور ایڑی کا اور کنارونکا مسح کرنا کافی نہین اور مسح کی مدت مین شک کرنے والا عمل کرے مدت کے تمام ہونے پر ۔ اور جب جنبی ہو جاوے تو موزے اوتار کر غسل کے بعد نئے طور سے پہنے ۔ اور مسح کی مدت جب تمام ہو جاوے یا موزا اوتارے اور یہ آدمی طہارت پہ ہو تو کافی ہے اوسکو پانون کا دہونا ۔ (باقی وضو کا اعادہ کرنا اسپر لازم نہین)

فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمری نو برس ہین نو برس سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ فساد کا خون ہے (حیض کا نہین)۔ اور قمری نو برس ہونے کے بعد نسب رضاع بھی ثابت ہو جاتا ہے ۔ کم سے کم حیض کی مدت ایک دن رات ہے ۔ اور غالب مدت اسکی چھ یا سات دن رات ہین اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہین ۔ اور کم مدت طہر (پاکی) کی دو حیضونکو درمیان مین پندرہ دن ہین اور طہر کے اکثر مدت کی کوئی حد نہین ۔ اور ثابت ہو جاتی ہے عادت حیض اور پاکی مین ایکبار سے ۔ اور جو کام جنابت سے حرام ہین حیض سے بھی حرام ہو جاتی ہین اور اونکے علاوہ مسجد مین گذرنا بھی حرام ہے جب خطرہ ہو مسجد کو نجس ہونے کا ۔ اور روزہ رکہنا بھی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونیکے بعد روزہ کی قضا واجب ہے ۔ اور نماز کی قضا نہین ۔ اور حیض کی حالت مین عورت کی زانو اور ناف کے درمیان خوش طبعی کرنی حرام ہے ۔ اور خون کے بند ہونے پر روزہ رکھنا اور طلاق دینا درست ہو جاتا ہے اور انکے سوا یعنی صحبت کرنا قرآن کو ہاتھ لگانا طواف کرنا وغیرہ غسل کے بعد درست ہوتے ہین ۔ اور استحاضہ جو ہے ۔

حدث دائم کسلسل البول ولا تمنع الصوم والصلوة لکن تغتسل المستحاضة فرجها بعد دخول الوقت وتعصبه ثم تتوضأ وتبادر بالصلوة فان اخرت لمصلحة الصلوة کستر او انتظار جماعة لم یضر ولغیره یوجب الاستیناف ویجب تجدید الوضوء کما ذکرنا لکل فرض ؛

فصل اذا رأت لسن الحیض قدر اقله ولم یعبر اکثره فکله حیض ولو اصفر او کدر فحیض فی الاصح فان عبر وهی مبتدأة ممیزة بان رأت قویا وضعیفا فالضعیف استحاضة والقوی حیض ان لم ینقص عن اقله ولم یعبر اکثره ولم ینقص الضعیف عن اقل الطهر او غیر ممیزة بان رأته علی صفة واحدة او فقدت شرط التمیز فحیضها یوم ولیلة وطهرها تسع وعشرون یوما **والمعتادة** الممیزة ترد الی التمیز وان نقص عن العادة وغیر ممیزة ترد

وہ ایک حدث دائمی ہے سلسل بول کیطرح اسکے سبب روزہ اور نماز منع نہیں ہوتی۔ لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے داخل ہونیکے بعد فرج کو دھوئے اور اوسجگہ پر کپڑا باندھکر وضو کرکے جلدی نماز کیطرف قائم ہوجاوے۔ پس اگر نماز کسی مصلحت کے واسطے مانند ستر یا انتظار جماعت کے وضو کو آخر وقت تک موخر کرے تو مضر نہیں۔ اور اونکے سوا کسی اور سبب کیلئے دیر کرے تو پھر وضو کا اعادہ کرے۔ اور ہر فرض کے لیے نیا وضو اوسکو کرنا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے واجب ہے

فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قدر اقل خون دیکھے۔ اور وہ تھوڑا خون حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نکرے تو وہ سب حیض ہے استحاضہ نہیں اگرچہ رنگت اوسکی زرد ہو یا گدلا ہو۔ اصح قول میں وہ حیض ہی ہے لیکن اگر اکثر مدت سے تجاوز کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ جسکو پہلے ہی بار حیض آیا ہو۔ اور تمیز کرنیوالی ہو۔ اسطرح کہ کچھ حیض قوی دیکھے۔ اور کچھ ضعیف (یعنی اوسکی قوت اور ضعف کی تمیز کرسکے) تو اوسمیں جو ضعیف خون اوسنے دیکھا ہو وہ استحاضہ ہے اور قوی خون حیض ہے۔ جبکہ اقل مدت (یعنی ایکرات دن) سے کم نہو اور اکثر مدت (یعنی پندرہ ۱۵ روز) سے تجاوز نہی کر جاوے۔ اور نیز ضعیف خون اقل طہر سے ناقص نہو۔ یا وہ عورت غیر ممیزہ ہو اسطرح کہ اوسکو ایک ہی صفت پر دیکھے یا عورتین تمیز کی شرط کا مفقود ہو تو اوسکا حیض ایک رات اور ایک دن ہے۔ اور طہر اوسکا انتیس ۲۹ روز ہے۔

اور اگر وہ عورت معتادہ ممیزہ ہو تو عمل کرے اپنی تمیز پر۔ اگرچہ خون عادت سے کم ہی آوے اور معتادہ غیر ممیزہ عمل کرے ۔

الى العادة قدرًا ووقتًا وحيضًا وطهرًا وتثبت
العادة فى الحيض والطهر بمرّة واحدة ۰

فصل اقل النفاس لحظة واكثره ستون
يومًا وغالبه اربعون يومًا ويحرم به مايحرم
بالجنابة وعبوره ستين يومًا كعبور الدم اكثر
الحيض فلتنظر امبدأة امعتادة اوممیزة اوغير
مميزة ويقاس بماذكرنا فى الحيض ۰

فصل وشروط وجوب الصّلوة اربعة
الاسلام والبلوغ والعقل والنقاء ۰

فصل وشروط الصلوة ثمانية الوضوء
قبله وعدم الجنابة وطهارة البدن وطهارة
الثوب والمحل وستر العورة وعورة الرجل
مابين السرّة والركبة وعورة المرأة الحرة جميع
بدنها الا الوجه والكفين وعورة الامة
كالرجل واستقبال القبلة ودخول الوقت ۰

فصل وفروض الصّلوة سبعة عشر احدها
النية والثانى تكبيرة الاحرام والثالث القيام

اپنی عادت پر ازروئے قدر اور وقت اور حیض اور طہر کے
اور ثابت ہوتی ہے عادت حیض اور طہر مین ایکبار حیض آنے سے

فصل

نفاس کے بیان مین

اقل نفاس یعنی اوسکی تھوڑی مدت ایک لحظہ ہے اور اکثر مدت
ساٹھ دن ۔ اور غالب مدت چالیس دن ہین ۔ اور نفاس کے
سے حرام ہوجاتے ہین وہ افعال جو کہ جنابت سے حرام ہوتے ہین۔
اور تجاوز کرنا نفاس کا ساٹھ دنون سے مثل تجاوز کرنے خون کے ہے
اکثر مدت حیض سے پس چاہیے کہ دیکھے وہ عورت آیا مبداۃ ہے
یا معتادہ ہے یا ممیزہ ہے یا غیر ممیزہ ہے ۔ اور قیاس کیا جائے
یہ نفاس اوسپر جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے حیض مین ۔

فصل

نماز کو واجب ہونیکی چار شرطین ہین ۔ اول یہ کہ مسلمان ہو (کافر پر نہین)
دوم بالغ ہووے (نابالغ پر نہین) سوم عاقل ہووے (دیوانہ پر نہین)
چہارم پاک ہووے ۔

فصل نماز کی آٹھ شرطین ہین ۔ نماز سے پہلے وضو کرنا جنبی نہونا
بدن کی پاکی کپڑے کی پاکی اور نماز کی جگہ کی عورت گاہ کا ڈھانکنا اور مرد کی
عورتگاہ ناف اور زانو کے درمیان مین ہے اور آزاد عورتونکی جائے
عورت سوا منہ ہاتھونکے سب بدن ہے ۔ اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح
زانو ناف کے درمیان ہے ۔ ساتوین شرط نماز کی قبلہ کیطرف منہ کرنا ہے
اور آٹھوین شرط وقت کا داخل ہونا ہے ۔

فصل

نماز کے فرض سترہ ہین ایک نیت کرنی ۔ دوسرے
تکبیر احرام کہنی ۔
تیسرا قیام ہے ۔

للقادر والرّابع قرأۃ الفاتحۃ والخامس الرّکوع
والسّادس الطمانینۃ فیہ والسابع الاعتدال
قائمًا والثامن الطمانینۃ فیہ والتاسع السجود
والعاشر الطمانینۃ فیہ والحادی عشر الجلوس
بین السجدتین والثانی عشر الطمانینۃ فیہ
والثالث عشر الجلوس فی اٰخر الصلوٰۃ والرابع عشر
التشہد فی اٰخر الجلوس والخامس عشر الصّلوٰۃ
علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم فیہ والسادس عشر
التسلیمۃ الاولی والسّابع عشر الترتیب

فصل وسنن الصّلوٰۃ ستّ وثلثون رفع
الیدین فی تکبیرۃ الاحرام ووضع الید الیمنی
علی الیسریٰ والنظر الی موضع السجود ودعاء
الاستفتاح وھی اِنّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ والتعوذ فی کل رکعۃ والتامین

قادر کے واسطے یعنی جو شخص کھڑا ہونیکی طاقت رکھے اوسکو کھڑا ہو کر
نماز پڑہنی فرض ہے۔ چوتھا فرض فاتحہ کا پڑہنا ہے۔ پانچوان فرض
رکوع کرنا۔ چھٹا فرض رکوع مین آرام پکڑنا۔ ساتوان فرض
رکوع سے اوٹھکر برابر کھڑا ہونا ہے۔ آٹھوان فرض اس قیام مین
آرام پکڑنا ہے۔ نوان فرض سجدون کا کرنا ہے دسوان
فرض سجدون مین آرام پکڑنا ہے۔ گیارہوان فرض سجدون کے
درمیان بیٹھنا ہے۔ بارہوان فرض اس بیٹھنے مین آرام پکڑنا ہے
تیرہوان فرض نماز کے آخر مین بیٹھنا ہے۔ چودہوان فرض
اخیر جلوس مین تشہد یعنے التحیات کا پڑہنا ہے۔ پندرہوان
فرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا پڑہنا ہے بیچ
التحیات مین سولہوان فرض اول بار کا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنا ہے۔ سترہوان فرض ترتیب ہے

فصل نماز کی سنتین چھتیس ہین۔ احرام کی تکبیر مین ہاتھونکا اوٹھانا
داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر رکھنا۔ سجدہ کی جگہ پر دیکھنا۔ استفتاح
یعنی نماز شروع کرنیکی دعا پڑہنی اور وہ دعا یہ ہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ
آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہے۔ کہ متوجہ کیا مین نے مُنہ اپنا سب ادیان
باطلہ سے پہر کر واسطے اوس پاک ذات کے جسنے زمین وآسمان
پیدا کئے ہین اور نہین ہون مین شرک کرنیوالون سے بیشک میری
نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا سب واسطے اللہ کے ہے جو کہ سارے
جہانون کا رب ہے اوس کا ساجھی کوئی نہین اسی بات کا
مجھکو حکم ہوا ہے۔ اور مین خدا کے احکام ماننے والون
سے ہون۔
ہر رکعت مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا
پڑہنا۔

اور امین کا کہنا ہے

وقرأة السورة والجهر في موضع الجهر و
الاسرار في موضع الاسرار والتكبيرات سوى
تكبيرة الاحرام والتسميع والتسبيح في السجود
والركوع وهي سبحان ربي العظيم ثلثا وفي
السجود سبحان ربي الاعلى ثلثا ووضع
اليدين على الركبتين في الركوع والابتداء
بوضع الركبتين ثم باليدين في السجود ووضع
الانف على الارض في السجود ومجافة المرفقين
عن الجنبين في الركوع والسجود ورفع بطنه
عن فخذيه والدعاء في الجلوس بين السجدتين
وهي اللهم اغفر لي وارحمني وارزقني
واجبرني واهدني وعافني واعف عني
وجلسة الاستراحة وان يعتمد على يديه
عند القيام عن السجود والافتراش في سائر
الجلسات والتورك في اخر الصلوة ووضع
يد اليمنى على فخذ اليمنى مقبوضة الاصابع
في الجلسة الا المسبحة والاشارة بالمسبحة

ے سورۃ کا پڑہنا ۸ جہر کی جگہ جہر ۹ آہستہ پڑہنے کی جگہ
آہستہ پڑہنا ۱۰ تکبیر احرام کے سوا باقی تکبیروں کا کہنا ۱۱
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا ۱۲ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم
تین بار کہنا ۱۳ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہنا
۱۴ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکہنا ۱۵ سجدہ
کرتے وقت پہلے زمین پہ دونوں زانوؤں کو رکہنا پہر ہاتہوں کو
رکہنا - اور رکوع اور سجدون مین ناک کو زمین پہ لگانا اور
سجدہ مین کہنیون کو پسلیون سے جدا رکہنا - اور اوسکے
پیٹ اپنے کو سجدہ میں رانون سے اور دو سجدون کے درمیان
جلسہ میں یہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اخیر تک پڑہنا ہے - جسکا
یہ ترجمہ ہے - یا اللہ بخشدے گناہ میرے اور رحم کر مجہپر
اور حلال کی روزی مجہکو دے اور میرے نقصانوں کا بدل مجہکو
دے - ہدایت پہ ثابت مجہکو رکہہ - میری لغزشین معاف کر میری
خطاؤن سے درگذر کر - اور استراحت کا جلسہ اور سجدہ
سے اوٹہنے کے وقت ہاتہون کو زمین پہ ٹیک کر اوٹہنے
اور سب جلسون مین بایان پانون بچھا کر بیٹہنا - اور آخر
نماز مین تورک یعنے بایان پانون داہنے پانون سے
باہر اسطرح نکالنا کہ اونگلیان اوسکے قبلہ کی طرف ہوں
اور داہنے ہاتہ کو داہنی ران پہ دہرو جلسون
مین سواے سبابہ کے باقی اونگلیان قبض
کر کے رکہنا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے پہ سبابہ سے
اشارہ کرنا -

عند قول لا اله الا الله ووضع يد اليسرى
مبسوطة الاصابع وجلسة الاولى في التشهد
الاولى والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
في التشهد الاولى وفي التشهد الاخير على الآل
والدعاء في اخر الصلوة بعد التحية وهي الدعاء
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وترحمت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين ربنا
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب رب لا تذرني
فردا وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح
وهي الدعاء اللهم اهدني فيمن هديت
وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت و
بارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك
تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من
واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا
وتعاليت فلك الحمد على ما قضيت واستغفرك

اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولکر بائیں ران پر رکھنا
اور اول کا جلسہ۔ اور پہلے جلسہ میں درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔ اور پہلا تشہد۔ اور اخیر تشہد میں آل پر
درود پڑھنا۔ اخیر نماز میں التحیات کے بعد دعا کا پڑھنا اور وہ
دعا یہ ہے كَمَا صَلَّيْتَ سے لیکر خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ تک ۔
اور صبح میں قنوت پڑھنا اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ
الخ یعنی اے اللہ چلا مجھکو اون لوگوں کے رستہ پر جنکو
تو نے ہدایت کی ہے اور جنکو تو نے عافیت بخشی مجکو بھی انکی جماعت
میں رکھہ۔ اور جن لوگوں کو تو نے دوست رکھا ہے انکی
دوستی میں مجکو رکھہ۔ اور جو کچھہ کہ تو نے مجکو دیا ہے اوسمیں برکت
دے اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہے اوسکو شر سے مجکو محفوظ رکھہ بیشک تو
حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف پر کوئی حکم نہیں کر سکتا۔
جسکا تو والی مددگار رہو گا وہ کسیطرح ذلیل وخوار نہیں ہوگا
اور جسکے ساتھہ تیری دشمنی ہووے وہ عزیز نہیں ہو سکتا
اے ہمارے رب بہت برکت والی ہے تیری ہستی یا جبار
پاک ہے تو عیب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ پر
تعریف کرتا ہوں۔ اور تجہسے مغفرت چاہتا ہوں

واتوب الیک وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین والامام یأتی بلفظ الجمع ویرفع یدیہ بلا مسح الوجہ ویؤمن الماموم فی الدعاء ویوافقہ فی الثناء وان لم تسمع قنت ویسن رفع یدیہ مع ابتداء رفع راسہ قائلا سمع اللہ لمن حمدہ فاذا انتصب قال ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شیٔ بعدہ ویزید المنفرد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ھادی لما اضللت ولا مبدل لما حکمت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ینوی السلام علی الحاضرین من الناس والملئکۃ و الجن المؤمن والتسلیمۃ الثانیۃ ۔

یداً لیمل والابعاض سنۃ التشھد الاولی فی الجلوس لہ والقنوت والقیام لہ والصلوۃ

اور تجسے اپنے گناہونکی معافی چاہتا ہون۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہون وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اے میرے رب معاف کر گناہ میرے اور رحم کر مجھپر اور تو سب رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۔ امام دعا مین جمع کے الفاظ بولے یعنی اللھم اہدنی کی جگہ اللھم اہدنا پڑہے۔ اور دعای قنوت پڑہتے وقت دونون ہاتہ اوٹہاے دعا کے طور پر لیکن منہ پر ہاتہونکو نہ پہیرے مقتدی لوگ ہر دعا کے بعد آمین کہین (خود نہ پڑہین) ہان اگر امام اتنا دور ہوئے کہ اوسکی آواز مقتدی تک نہ پہنچے تو مقتدیکو خود پڑہنا چاہئیے اور ثنا پڑہنے مین امام سے موافقت کرے اور مسنون ہے ہاتہون کا اوٹہانا رکوع سے سر اوٹہاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے جب سیدہا کہڑا ہو جاے۔ تو کہے ربنا لک الحمد سے منک الجد تک جسکا ترجمہ یہ ہے ۔ اے رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہے تعریف زمین اور آسمانون سے بہری ہوئی ۔ اور پہر اسکے بعد جو کچہ کہ تو چاہے۔ بعد اسکے (امام یہان تک کہے) اور منفرد یعنی اکیلا نمازی اہل الثناء آخر تک بہی زیادہ کرے۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ یا اللہ تو زیادہ لائق ہے ساتہ تعریف اور بزرگی کے اس سے بہی کہ تیرا یہ بندہ کہتا ہے اور ہم سب تیرے غلام ہین یا اللہ جسکو تو کوئی چیز عطا کرے اوسکو روکنے والا کوئی نہین اور جسکو تو نہ دیوے اوسکو دینیوالا کوئی نہین جسے تو گمراہ کرے ہو اوسکو ہدایت کرنیوالا کوئی نہین تیرے حکم کو روکنے والا کوئی نہین تیرے حکم کو بدلانیوالا کوئی نہین ۔ اور تیرے غضب اور پکڑ سے کسیکو اسکی قوت اور عزت نفع نہین دے سکتی (یعنی مثلاً کسی بڑے مالدار آدمی پر جب تیرا غضب نازل ہووے تو اوسکی مالداری اور عزت اوسکی تیری عذاب کو اوسکی جان سے روک نہین سکتی۔ وہ ضرور ہی خوار و ذلیل ہوئی جائیگا) اور سلام پہیرنیکے بعد آدمی خیال کرے لوگون فرشتون مومن جنونکا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی لفظ یہ تصور کرے کہ مین انپر پڑہتا ہون اور چہتیسوان سنت نماز کا بائین طرف کا سلام پہیرنا ہے ۔

فصل سنت ابعاض چہ ہین پہلے تشہد اور اس سے پہلے

والسّلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاولٰی

وعلی الآل فی الثانی وان ترک واحدا منہا فان

تذکّر قبل التلبس بفرضٍ عاد الیہ وان تذکر

بعد التلبس لم یعد الیہ ۔

فصل والّذی یبطل الصلوٰۃ اثنا عشرون

خصلۃ الکلام عمدًا والقہقہۃ عمدًا والبکاء شاھقًا

عمدًا او الفعل ثلثًا متوالیۃً عمدًا والاکل والشرب

واظہار حرفین اوحرف مفہم عمدًا وترک

فرض من فروض الصلوٰۃ عمدًا او زیادۃ رکوع

عمدًا وزیادۃ سجود عمدًا وقعود وقیام عمدًا

وقرأۃ الفاتحۃ فی غیر موضعہا عمدًا وقرأۃ

التشہد فی غیر موضعہا عمدًا وفعل الصلوٰۃ

مع الشک فی النیۃ وقطع النیۃ والعزم علی

قطعہا وانکشاف العورۃ عمدًا واستدبار

القبلۃ والحدث وملاقاۃ النجاسۃ والردۃ

فی الصلوٰۃ

فصل واذا شک فی عدد الرکعات وھو

۲ اور پہلی التحیات مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔

اور دوسری التحیات مین آل نبی پر بھی درود بھیجنا۔ پس اِن

سنتون سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع

کرنے سے پہلے یاد کرلیا تو اوسکی طرف عود کرے اور اگر فرض

کے ساتھ مل جانیکے بعد یاد آیا تو اب اوسکی طرف عود نکرے

فصل نماز کو باطل کرنیوالی باتیں ۲۲ خصلتین ہین۔

ایک عمدًا بات کرنی ۲ عمدًا ہنسنا ۳ عمدًا ایکار کر رونا ۴

پے در پے تین بار کوئی کام کرنا ۵ کہانا ۶ پینا ۷ جان بوجھکر

نماز کی فرضون مین سے کسی فرض کو چھوڑ دینا ۸ جان بوجھکر

دو حرفونکا یا ایک ہی ایسے حرف کا اظہار کرنا جسکے معنی سمجھ مین

آتے ہون ۹ جان بوجھکر ایک رکوع زیادہ کرنا ۱۰ جان بوجھکر

ایک سجدہ زیادہ کرنا۔ اور عمدًا کوئی قیام اور قعدہ زیادہ کرنا۔

اور جان بوجھکر فاتحہ کو اوسکی غیر موضع مین پڑھنا۔ جان بوجھکر

التحیات کو غیر جگہ مین پڑھنا۔ شک کی نیت کے ساتھ نماز کا ادا

کرنا۔ اور نیت کا توڑنا۔ اور قبلہ سے پھر جانا۔ بے وضو ہوجانا

پلیدی کا ساتھ لگنا۔ نماز کی حالت مین مرتد ہوجانا۔

فصل

سجدۂ سہو کے بیان مین

نماز مین بہ نسبت شمار رکعتون کے شک آجاے تو اقل کو

پکڑے (مثلاً رباعی نماز پڑھ رہا ہے اوس کو

شک ہوا کہ مین نے تین رکعتین پڑھی ہین یا چار

اب اوس کو چاہیے کہ اوس نماز کو تین رکعتین

مقرر کرکے ایک اور رکعت چوتھی پڑھ کر پھر دو سجدے

بھول کے ادا کرے ۔

فی الصلوٰة اخذ بالاقل ثم یسجد سجدتین للسھو فان زاد فی الصلوٰة رکوعا او سجودًا اوقیامًا او قعودًا علی وجہ السھو یسجد للسھو وان تکلم او تسلم ناسیًا او قرأ فی غیر موضع القرأة یسجد للسھو وان ترک واحدا من الابعاض سجد لترکہ وسجود السھو سنة ومحلہ قبل السلام وبعد التشھد وان یقول فی سجودہ سبحان من لا ینام ولا یسھو ولا یغفل ولا یلھو۔

اور اسیطرح نماز مین اگر زیادہ کیا نمازی نے رکوع۔ یا سجدہ یا قیام یا قعود بہول کر تو سہو کے دو سجدے ادا کرے اور اگر بہول کر بات کی یا سلام پہیرا یا غیر جگہ مین قرأة پڑہی تو ان صورتون مین بہی سہو کے دو سجدے ادا کرے۔ اور اسیطرح سنن ابعاض سے اگر کوئی ترک کیا تو اوسکے لئے بہی سجدۂ سہو ادا کرے۔
اور سجدے سہو کے سنت ہین۔ اور اونکا محل التحیات کے بعد اور سلام پہیرنے سے پہلے ہے اس سجدۂ سہو مین یہ تسبیح پڑہنی چاہیئے سبحان من لا ینام یعنی پاک ہے اللہ ہر عیب و نقصان سے وہ (خدا) کہ نہ سوتا ہے اور نہ بہولتا ہے اور نہ غافل ہوتا ہے اور نہ کہیلتا ہے۔

فصل المرأة تخالف الرجل فی خمسة اشیاء

فالرجل یجافی مرفقیہ عن جنبیہ فی الرکوع والسجود ویرفع بطنہ عن فخذیہ فی السجود وتضم المرأة بعضھا الی بعض ویجھر فی مواضع الجھر والمرأة تسر واذا نابہ شیئ فی الصلوٰة سبح واذا نابھا شیئ فی الصلوٰة صفقت بان تضرب بطن کفھا الیمنی علی ظھر الیسری وعورة الرجل ما بین السرة

فصل

عورت نماز مین مرد سے پانچ چیزون مین مخالف کرے مرد تو اپنی دونون کہنیان اپنی پسلیون سے رکوع اور سجدے مین جدا رکہے۔ اور سجدے مین پیٹ کو رانون سے دبا کر رکہے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سمیٹے مرد جہری نمازون مین پکار کر پڑہے۔ اور عورت ہمیشہ آہستہ پڑہے۔ مرد کو نماز مین کوئی حادثہ پیش آئے تو سبحان اللہ بولے۔ اور عورت تالی ملے۔ اسطرح کہ اپنے سیدہے ہاتہ کی ہتیلی بائین ہاتہ کی پیٹہ پر مارے۔
اور مرد کی عورت گاہ یعنے ڈہانکنے کی جگہ ناف اور زانون کے درمیان ہے۔

والرکب وعورۃ الحرۃ جمیع بدنہا الا الوجہ والکفین وعورۃ الامۃ کعورۃ الرجل و تخفض صوتہا بحضرۃ الرجل الاجنبی

فصل ویکرہ الصلوۃ عند الاستواء الا یوم الجمعۃ وان لم یحضرہا وعند طلوع الشمس حتی یرفع قدر رمح وعند الاصفرار حتی تغرب وبعد فریضۃ الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الا لسبب من الاسباب قبلہا او مقارن لہا کالفائتۃ والکسوف وتحیۃ المسجد ویتکرر بتکرار الدخول ولو عن قرب وسجدۃ التلاوۃ والشکر والوضوء ویستثنی حرم مکۃ فلا تکرہ الصلوۃ فی ای وقت ما

فصل یجب الصلوۃ علی کل مسلم عاقل بالغ طاہر دون کافر اصلی وصبی ومغمی علیہ ونفساء وحائض۔

فصل الاذان والاقامۃ سنۃ فی المکتوبۃ

اور آزاد عورت کے ڈہانکنے کی جگہ سوا منہ اور ہتیلیون کے سب بدن ہے۔ اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے اور عورت اجنبی مرد کے روبرو۔ اپنی آواز آہستہ کرے

فصل مکروہ ہر نماز استواء آفتاب مین یعنی ٹہیک دوپہر کیوقت مگر جمعہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پر حاضر ہی نہو اور مکروہ ہے سورج کے چڑہنے کیوقت یہان تک کہ ایک نیزہ کا قدر اوپر آجاوے۔ اور سورج زرد ہونے سے غروب تک اور صبح کی فرضون کے بعد سورج کے طلوع تک اور عصر سے مغرب تک (ان سب صورتون مین نماز پڑہنی مکروہ ہے) ہان مگر کوئی سبب ہو اُسنے پہلے یا اُسکے ساتہ ہی شامل سبب ما قبل کے جیسے فوت شدہ نماز کا ادا کرنا۔ اور سبب مقارن کی مثال جیسے سورج کے گہن ہونے سے وقت کا ملتبس ہوجانا (ان صورتون مین اوقات مذکورہ کے اندر نماز کا ادا کرنا مکروہ نہین۔ اور درست ہر اوقات مکروہہ مین تحیۃ المسجد اور مکرر ہوتا ہے یہ مکرر دخول کے ساتہ اگرچہ قریب ہی ہو۔ دخول یعنی جنتی بار مسجد مین داخل ہووے۔ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے۔ اسیطرح جائز ہے اوقات مکروہ مین سجدہ تلاوت۔ اور سجدہ شکر۔ اور تحیۃ الوضو اور حرم مکہ مین ہر وقت نماز جائز ہے۔

فصل فرض ہے نماز اوپر ہر مسلمان عاقل۔ بالغ۔ پاک۔ کے پس کافر اصلی۔ صبی۔ بیہوش پر۔ اور عورت نفاس اور حیض والی پر فرض نہین۔

فصل اذان اور اقامت فرض نمازون مین سنت ہے۔

یشترط فی المؤذن الاسلام والذکورۃ
والتمییز ویسن ان یکون المؤذن صیتًا حسن
الصوت عدلًا مطهرًا مطوعًا ولا یجوز
الاذان للمرأۃ ویشترط وقوعہ فی الوقت
الا فی الصبح فانہ یجوز فی النصف الاخیر
وان یؤذن قائمًا مستقبل القبلۃ ویقول
فی الصبح التثویب وھو الصلوۃ خیر من النوم
والاذان مثنی والاقامۃ فرادی الا لفظ
الاقامۃ ویناط الاقامۃ بالامام والاذان
یناط بالمؤذن ویسن ادراجها وترتیلہ
والترجیع فیہ ویشترط فیہ الترتیب والموالاۃ
ویسن فی العید والکسوف والاستسقاء
والتراویح ونحوھم الصلوۃ جامعۃ ویکرہ
الاذان للمحدث والجنب اشد والاقامۃ
اغلظ ویستحب لسامعہ ان یقول مثل قولہ
الا فی الحیعلتین یقول لا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ولسامعہ والمؤذن

مؤذن میں یہ ضروری شرط ہے کہ مسلمان ہو
اور مرد ہو۔ اور صاحب تمیز ہو۔ اور مسنون ہے
کہ مؤذن بلند آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل
اچھی طرح پاکی کرنے والا۔ پرہیزگار ہووے۔ اور عورت کو
اذان کہنی درست نہیں۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے
کہ اپنے وقت میں واقعہ ہووے سوا صبح کے کہ صبح کی
اذان رات کے نصف اخیر میں بھی درست ہے۔
اور یہ کہ کھڑا ہو کر۔ رو بروئے قبلہ کے اذان دیوے۔ اور صبح کی
اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ اور اذان کے
کلمہ دوہرے اور اقامت کے مفرد ہیں۔ یعنی اذان کا
ہر ایک کلمہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک دفعہ
بولنے چاہئیں مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کو دو بار کہنا چاہئیے
اور اقامت امام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے
ساتھ متعلق ہے۔ اور مسنون ہے اقامت کا جلدی جلدی کہنا
اور اذان کا ٹھہر ٹھہر کر ترجیع سے کہنا۔ اور شرط ہے اذان میں
ترتیب اور موالات۔ اور مسنون ہے عید اور کسوف اور استسقاء
اور تراویح اور انکی مثل میں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کا کہنا۔ اور بے وضو
اور جنبی آدمی کو اذان دینی اشد مکروہ ہے اور اس حالت میں اقامت
کہنی تو بہت ہی سخت مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے اذان سننے والے کو کہنا ان
کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ کی جگہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے۔
اور اذان کے ختم ہونے پر بانگی اور سننے والوں کو
چاہیئے

ان یصلے علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الفراغ
ویقول اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ
والصلوۃ القائمۃ اٰت محمدن الوسیلۃ و
الفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ العالیۃ وابعثہ
مقاما محمود الذی وعدتہ وارزقنا
شفاعتہ ولا تحرمنا رویتہ انک لاتخلف
المیعاد اللھم اعطنی ایمانا صادقا الیس بعدہ
کفر برحمتک یاارحم الراحمین

فصل روی عن ابن حافظ عن ابی جابر
عن عبداللہ بن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فی الاذان عشر کلمات من
الکفر من قال واحد منہا یکفر الاول اذا
مد الف الاول من لفظۃ اللہ کفر- والثانی
ان یقول اللہ اکبر بمد الباء یکفر والثالث
ان یقول اشہد بمد الھاء یکفر والرابع ان یقول
الحاء موضع الھاء یکفر والخامس ان یقول
لاالہ الا اللہ بلا تشدید یکفر السادس

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود بہیجکر یہ دعا اَللّٰھُمَّ
رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ آخر تک پڑہین۔

فصل

کسی حافظ کے بیتے سے روایت کی گئی ہے وہ ابی جابر
سے لیتے ہین وہ عبداللہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہے کہ اذان مین
دس کلمے کفر کے ہین اون مین سے ایک ہی جسنے کہا وہ
کافر ہوا **اول** یہ ہے کہ لفظ اللہ پہ الف کو پڑہنے
مین لمبا کرنا۔

دوسرا۔ اللہ اکبر کی بے کو لمبا کرکے پڑہنا۔

تیسرا۔ اشہد کی ہے کو لمبا کرکے پڑہنا۔

چوتھا۔ ہے ہوز (ہ) کی جگہ حاحطی (ح) کا پڑہنا

پانچوان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو تشدید کے بغیر پڑہنا۔

چھٹا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہ کو الف کے سوا کہنا

ان يقول اشهد ان لآ اله الا الله بلا الف
يكفر السابع ان يقول محامد رسول الله
يكفر الثامن ان يقول حي على الصلاح يكفر
التاسع ان يقول بد الالف حي على الفلاح
يكفر والعاشر ان يقول حي على الصلوة بلا
تشديد يكفر قال ابوبكر الواسطي رحمة
الله تعالى رأيت في المنام جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي فقال
انظر الى جهنم فلما نظرت اليها رأيت
جماعة كثيرة من المؤمنين وجوههم مثل
وجوه الخنازير يشربون صديدهم يحرقون
في النار ثم سألت النبي صلى الله عليه وسلم
يا نبي الله اي شيء يحرقهم في النار فقال عليه
السلام كانوا يؤذنون بالجهل ثم لا يتعلمون
فقلت يا رسول الله اشفع (لهم) من الله
فاجابني انما انا بريء منهم وهم بريئون
مني وكذلك من يسمعون ولا يمنعون

ساتوان محمدؐ کی جگہ محامد کہنا۔
آٹھوان حَیَّ عَلَی الصَّلاحْ کہنا۔
نوان حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ الف کے مد کے ساتھ کہنا۔

دسوان

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تشدید کے سوا کہنا۔ ان سب
صورتون مین کافر ہوتا ہے۔ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ واسطی نے کہا کہ مین نے
خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ دیکھ جہنم کیطرف جب اوسطرف
دیکھا مینے تو ایک بہت جماعت مؤمنون کی مجھے نظر آئی
کہ اونکے منہ خنزیرون کے مونھونکی طرح ہین پیپ پیتے ہین
اور آگ مین جلتے ہین۔ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ اے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے آپنے
فرمایا کہ جہالت سے اذان دیتے تھے اور اذان کو سیکھتے نہ تھے
پس مین نے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ سے
سفارش کیجئے آپنے فرمایا مین انسے بیزار ہون اور وہ
میرے سے اور اسیطرح بیزار ہون مین اون لوگون سے
بھی جو کہ سنتے تھے اور منع نہ کرتے تھے۔

صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نُقِل مِن اساس المصلی قال رسول اللہ صلعم من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائدہ فی الجنۃ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف وضع ابہامیہ قال ضع ظفریک علی عینیک ولا تمدہا

سچ فرمایا اللہ نے اور اوسکے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم اساس مصلی سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے دوا انگوٹھے بانگی کے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے پر اپنی آنکھونپر رکھے مین اوسکو جنت مین لیجاونگا۔ کسی نے کہا اے رسول اللہ انگوٹھے آنکھون پر کسطرح رکھے فرمایا رکھہ تو دونون ناخن اپنی آنکھون پر اور کشش نے اونکو۔

فصل فی السواک

السواک سنۃ عرضا بخشن سوی اصبعہ للصلوۃ وتغیر الفم ولا یکرہ الا للصائم بعد الزوال والتسمیۃ فی اولہ وان ترک ففی اثنائہ فلا تترک السواک فانہ مطہرۃ للفم مرضات للرب والصلوۃ بالسواک افضل من سبعین صلوۃ بغیر سواک

فصل
مسواک کے بیان مین

مسواک کرنا سنت ہے۔ چاہیے کہ منہ کے عرض مین ساتھ کسی سخت چیز کے سوائے اپنی اونگلی کے مسواک کرے۔ وضو کرنے وقت اور نماز پڑہتے وقت۔ اور منہ کے تغییر ہونیکے وقت۔ اور مکروہ نہین مسواک کرنا۔ مگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم مسواک کرنیکے پہلے کہے۔ اور اگر بسم اللہ کو چہوڑدیا تو درمیان مین کہے۔ پس تجکو مسواک ترک کرنا نچاہیے۔ کیونکہ وہ منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی ہے اور نماز پڑہنی مسواک کرکے افضل ہے ستر نمازون سے بغیر مسواک کے

فصل فی صلوۃ النفل

النفل قسمان قسم لا یسن فیہ الجماعۃ ومنہ الرواتب مع الفرائض وقسم یسن فیہ الجماعۃ کالعیدین والکسوفین والاستسقاء والتراویح و

فصل
نفلون کی نماز کے بیان مین۔ نفل نماز دو قسم کی ہے۔ ایک قسم وہ ہے کہ جسمین جماعت کرنی سنت نہین اور انمین سے ہین سنت رواتب جو کہ فرضون کے ساتھ پڑہی جاتی ہین

ترجمہ [illegible]

ویسن القنوت فی الوتر فی النصف الثانی
من رمضان وهی کقنوت الصبح محلاً و
جهراً ویقول قبله اللهم انا نستعینك و
نستغفرك ونستهدیك ونومن بك ونتوكل
علیك ونثنی علیك الخیر كله ونشكرك
ولا نكفرك نخلع ونترك من یفجرك اللهم ایاك
نعبد ولك نصلی ونسجد الیك نسعی ونحفد
ونرجو رحمتك ونخشی عذابك الجد ان عذابك
الجد بالكفار ملحق اللهم عذب الكفرة
واهل الكتاب المشركین الذین یصدون
عن سبیلك ویكذبون رسلك ویقاتلون
اولیائك اللهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات
والمسلمین والمسلمات واصلح ذات بینهم
والف بین قلوبهم واجعل فی قلوبهم الایمان
والحكمة وثبتهم علی ملة رسولك وخلیلك
واوزعهم ان یوفوا بعهدك الذی عاهدتهم
علیهم وانصرهم علی عدوك وعدوهم

اور مسنون ہے کہ رمضان کے نصف اخیر کے وترون مین
قنوت پڑھین۔ اور وہ محل اور جہر کرنے مین صبح کے
قنوت کی طرح ہے۔ اور قنوت سے پہلے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِيْنُكَ سے لیکر وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ تک پڑہے۔

جسکا یہ ترجمہ ہے

یا اللہ ہم تجہسے مدد چاہتے ہین۔ اور تجہسے بخشش مانگتے ہین
اور تجہسے ہدایت طلب کرتے ہین۔ اور تیرے ساتھ ایمان لاتے
ہین۔ اور تجہپر توکل کرتے ہین۔ اور سب قسم کی تعریف اچھی
تیرے لئے کرتے ہین۔ تیرا شکریہ ادا کرتے ہین۔ اور
تیری ناشکری نہین کرتے۔ نکالدیتے اور ترک کردیتے ہین
ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم خاص تیری
عبادت کرتے ہین۔ اور خاص تیرے لئے نماز پڑہتے ہین اور
تیرے ہی آگے سجدہ کرتے ہین۔ تیری طرف رجوع کرتے ہین۔ تیرے
رحم کی امید رکہتے ہین۔ تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہین۔ بیشک تیرا
سخت عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ یا اللہ عذاب کر کافرونکو اور مشرکان اور
اہل کتاب کو جو کہ تیری راستی سے لوگونکو روکتے ہین۔ اور تیرے پیغمبرون کو
جہٹلاتے ہین۔ اور تیرے دوستون سے لڑتے ہین۔ یا اللہ بخش مومن مردون اور
مومن عورتون اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو۔ اور انکے
درمیان صلح کر۔ اور انکے دلون مین محبت ڈال اور دلون مین انکے
ایمان اور حکمت بہر دے۔ اور قائم رکہ انکو اوپر دین رسول کے اور
دوست اپنے کے۔ اور انکو طاقت دے پورا کرنے اوس عہد کے جو تونے
انسے اوپر کیا ہے۔ اور انکو اپنے اور انکے دشمنون پر منصور کر

الٰہ الحق واجعلنا منھم اللّٰھم اھدنی الیٰ آخرہ
ویستحب فیہ الجماعۃ ان صلی مع التراویح

فصل الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ فی المکتوبات غیر الجمعۃ للرجال وغیر مؤکدۃ للنساء وتنال فضیلۃ الجماعۃ بادراک جزء من الصلوۃ ولا رخصۃ فی ترک الجماعۃ الا لعذر اما عام کالمطر والریح العاصفۃ فی اللیل والوحل الشدید واما خاص کالمرض والحر والبرد الشدیدین والجوع والعطش الظاھرین وخوف الظالم وملازمۃ الغریم وھو معسر ورجاء عفو العقوبۃ والعری وترحل الرفقۃ واکل ماله رائحۃ کریھۃ وتمریض من لا متعھد لہ او یانس بہ واشراف القریب والحبیب والزوجۃ والمملوک ابقاہ۔

فصل ولا یصح اقتداء القاری بالامی وھو من یخل بحرف او تشدید من الفاتحۃ

اور فقط حمد کر اور ہاتھ ہی اونسے ہی کر آمین۔ پہر اللّٰھم اھدنی کو آخر تک پڑہے۔ اوسکا ترجمہ اور عبارت پیچہے لکھی گئی ہے۔ اور مستحب ہے وترون مین جماعت کرنی اگر تراویح کے ساتھ پڑہی جائین۔

فصل مردون کے واسطے فرض نمازون مین جماعت سنت مؤکدہ ہو۔ اور جمعہ مین جماعت فرض ہو (بغیر جماعت کے جمعہ درست نہین) اور عورتون کو جماعت سنت مؤکدہ نہین۔ اور حاصل ہوتی ہو فضیلت جماعت کی نماز کا ایک جزو پانیکر ساتھ۔ اور جماعت کے چہوڑ نہین رخصت نہین سوا کسی عذر کے خواہ وہ عذر عام ہو مثل بارش اور سخت ہوا کے رات کے وقت اور بہت کیچڑ۔ یا خاص ہو۔ مانند مرض اور سخت گرمی یا سردی یا بہوک۔ یا پیاس کے۔ یا ظالم کا خوف۔ یا قرضدار کا گہیر رہنا درحالیکہ تنگدست ہو۔ یا عقوبت کے معاف ہونیکی امید۔ یا برہنہ ہونا یا مکروہ الرائحہ چیز کا (مانند لہسن وپیاز کہانا) اور رفیقونکا سفر اور ایسے مریض کی بیمارداری کرنی جسکا کوئی خبرگیر یا انیس نہو یا قریب المرگ ہونا کسی قریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا۔ ان حالتون صورتون مین جماعت کا ترک کرنا رخصت ہے۔

فصل (اقتدا کے بیان مین) قاری کو امی کے ساتھ اقتدا کرنا جائز نہین۔ اور امی وہ شخص ہے جو کسی حرف یا تشدید کو فاتحہ سے برابر ادا نہ کر سکے۔

ومنہ الارت وھو الذی یدغم فی غیر موضعہ والالثغ وھو الذی یبدل حرفاً بحرف و یکرہ الاقتداء بالتمتام والفافاء واللحان ویصح اقتداء الامی بمثلہ قرأۃ ولا یصح اقتداء اللحان بمثلہ ان لم یتفقا قرأۃ۔

اور اسی سے ہے (ارت) اور ارت وہ شخص ہے کہ جہان ادغام کرنا نہیں وہان ادغام کرے اور لالثغ یا بہی اسی قسم کا ہے اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتہ بدل کرتا ہو۔ اور مکروہ ہے اقتدا ساتہ تمتام اور فافا اور لحان کے اور جائز ہے اقتدا امی کی اوسکے شل جو قرأۃ مین اوسکے برابر ہو۔ اور درست نہین اقتدا لحان یعنی غلط پڑہنے والیکے اپنے مثل کے ساتہ جب قرأۃ مین دونون متفق نہون۔

فصل

لا یتقدم علی امامہ فی الموقف فان تقدم بطلت ویستحب تخلفہ قلیلا والاعتبار فی التقدم بالعقب ولا یضر المساوات و تقف خلف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثا ثم النساء ولا یقف المأموم منفرداً بل یدخل الصف ان وجد فرجۃ والا فیجر واحداً ولیساعدہ المجرور۔

فصل

ہے موقف کے بیان مین) اپنے امام سے موقف مین آگے نہونا چاہئے اگر آگے بڑہا تو نماز باطل ہوئی۔ اور مستحب ہے تہوڑا سا پیچہے کہڑا رہنا۔ اور تقدم مین اعتبار ایڑی کا ہے یعنی مقتدی کی ایڑی امام سے آگے نہو اور موقف مین برابر رہنا بہی مضر نہین اور موقف مین امام کے پیچہے پہلے مرد کہڑے ہووین پہر لڑکے پہر ہیجڑے پہر عورتین۔ اور مقتدی اکیلا صفونکے پیچہے کہڑا نہووے بلکہ داخل ہو جاوے صف مین اگر کچہ بہی جگہ دیکہے۔ اور اگر صف مین جگہ نہو تو ایک آدمی کو پیچہے کہینچ لیوے اور اوس آدمی کو چاہئے کہ اوسکی کشش پر پیچہے ہٹ آئے۔

فصل

ویجوز للمسافر قصر الصلوٰۃ الرباعیۃ باربع شرائط احدھا ان یکون سفرہ بغیر معصیتہ والثانی ان یکون مسافۃ ستۃ عشر فرسخاً والثالث ان یکون الصلوٰۃ من السفر فلا یصح قصر الصلوٰۃ القضاء فی الحضر والرابع

فصل

مسافر کو چار شرطون کے ساتہ رباعی نماز کا قصر کرنا جائز ہے۔ ایک شرط یہ ہے کہ ہووے سفر اوسکا معصیت کے سوا (یعنی نافرمانی مثل چوری وغیرہ بدافعالی کے لیے سفر نہو۔) دوسرے اندازہ سفر کا سولہ فرسخ ہووے۔ تیسرے یہ کہ سفر ہی کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو حضر مین نمازین قضا ہوئے ہون اونکی قصر نہین۔ (اونکو پورا ہی کر کے پڑہے گا) چوتھے

ثلاثہ نعم
فوف: ترجمہ: [illegible]

ان نیوی القصر مع الاحرام ومن سافر من بلدہ او قریتہ فابتداؤہ بمجاوزۃ السور والعمران ولیشترط ان یقصد موضعا من حین السفر فلیس للھائم القصر وان طال سفرہ ولا لطالب غریم او آبق یرجع متی وجدہ ولا یعلم موضعہ ولو کان لمقصدہ طریقان طویل وقصیر فسلک الطویل لغرض کسھولۃ او امن فلہ القصر والا فلا ولو اتبع العبد او الزوجۃ او الجندی مالکہ امرہ فی سفرہ ولا یعرف مقصدہ فلا قصر ولا قصر للعاصی بسفر کالآبق والناشزۃ ولو انشأ السفر مباحا کالتجارۃ والحج ثم نقلہ الی معصیۃ فلا قصر ولو انشاء السفر عاصیا ثم تاب فابتداء السفر من حین التوبۃ۔

فصل یجوز للمسافر ان یجمع بین الظھر والعصر فی وقت ایھما شاء وبین المغرب والعشاء فی وقت ایھما شاء وشروط جمع التقدیم

یہ تکبیر احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسنے سفر کیا کسی شہر یا گانون سے تو اوسکے سفر کی ابتدا شہرپناہ اور آبادی سے تجاوز کرنے سے ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ سفر کے وقت کسی جگہ کی نیت کرے پس تردد کرنے والے کیواسطے قصر نہین اگرچہ لمبا ہی ہو سفر اوسکا اور نہ واسطے ڈہونڈہنیوالے قرضدار کے اور بھاگے ہوئے غلام کے جبکا یہ ارادہ ہو کہ جب اونکو پائے واپس آجائیگا۔ اور اگر مسافر کے مقصد کے دو راستے ہین ایک لمبا اور ایک چھوٹا۔ پس لمبے راستے پر کسی غرض کے واسطے مانند سہولت راہ اور امن کے گیا تو اوسکو قصر کرنا جائز ہے اور اگر غرض نہین تو اوسکو قصر جائز نہین۔
اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے مالک اور خاوند کے ساتھ ہوئے اور انکو اوسکا قصد معلوم نہین (کہ کہان جائیگا) پس انکو قصر کرنا درست نہین۔ اور جو شخص عیش سفر کے عاصی ہو جیسے بھاگنے والا غلام۔ اور عورت ناشزہ ایسے کے لیے بھی قصر جائز نہین۔ اور اگر اول مباح سفر پر مثل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پھر رستہ مین اوسکو معصیت کا سفر بنا لیا تو اوسکو قصر کرنا جائز نہین۔ اور اگر پہلے نافرمانی کے سفر پر نکلا پھر رستہ مین توبہ کرلی تو ابتدا سفر کی توبہ کیوقت سے شمار ہوگی۔ **فصل** نمازون کے جمع کرنیکے بیان مین۔ درست ہے مسافر کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا ان دونون کے وقتون مین جسمین چاہے جمع کرے (یعنی ظہر کیوقت جمع کرے یا عصر کیوقت پہلے جمع تقدیم ہے اور دوسری جمع تاخیر) اسیطرح مغرب اور عشا کا بھی جمع کرنا مسافر کو جائز ہے جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر۔ اور جمع تقدیم کی تین شرطین ہین۔

ثلثة احدها ان یبتدی بالاولی والثانی
نیة الجمع فی اول الاولی ویجوز فی اثنائہا ایضًا
والثالث الموالات بینہما بقدر ما یتیمم و یقیم
فلو صلہما ثم بان فساد الاولی بطلت الثانیة
ایضًا- وان اخر کفاہ نیة الجمع قبل خروج
الوقت الاولی بقدر ما یؤدی فرضہا ولا
فیہ الترتیب والموالات واذا جمع بین
الظہر والعصر صلی سنة الظہر المقدمة ثم
یصلی فرضین ثم سنة الظہر التی بعدہا ثم
سنة العصر وفی الجمع بین المغرب والعشاء
یصلی الفرضین ثم سنة المغرب ثم سنة العشاء
ثم الوتر واللہ تعالی اعلم-

فصل شروط وجوب سوال الامام من
الصلوة من اربعة مسائل قال الامام الشافعی
رحمة اللہ علیہ من سئل عن امام من اربعة
مسائل ان اجاب عنہا فامامتہ صحیحة والا فلا
الاول نحن نقتدی بک فانت بمن تقتدی

ایک یہ کہ پہلی نماز کو اول پڑہے - دوسری شرط جمع کی یہ ہے
کہ جمع کی نیت پہلی نماز سے پیشتر کرلیوے - لیکن پہلی
نماز کے درمیان میں بھی اگر نیت کرے تو جائز ہے-
تیسری شرط موالات یعنے پے درپے پڑہنا تیمم کرنے
اور اقامت کہنے کی اندازے سے زیادہ وقت نگذرے -
اور اگر پڑہا مقصر نے دونوں کو پہر پہلی نماز کا فساد معلوم
ہوا تو دوسری نماز بہی باطل ہوجاتی ہے -
اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو آپ پہلے نماز کے اسقدر وقت
نکل جانے سے پیشتر جس میں اوسکے فرض کو ادا کرسکے-
نیت جمع کی کرلینی کافی ہے - اور اس فصل جمع تاخیر میں
ترتیب اور موالات ہے - جب ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہا
تو ظہر کے پہلے سنت اول پڑہکر ظہر اور عصر کے فرضوں کو پڑہے
پہر ظہر کی پچھلی سنت پڑہے پہر عصر کی سنت پڑہے - اور مغرب و عشا
کے جمع کرنے میں اول فرضوں کو پڑہے پہر مغرب کی سنت اور
اوسکے بعد عشا کی سنت پہر وتر پڑہے - واللہ اعلم -

فصل

(امام سے نماز کے متعلق چار مسئلے پوچھنے کے وجوب میں)

امام شافعی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا ہے جسنے امام کو چار مسئلے
پوچھے اگر جواب دیدیا تو امامت اسکی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو
صحیح نہیں- پہلا سوال یہ کہ- ہم تیرے ساتھ اقتدا کرتے ہیں اور
تم کسکے ساتھ اقتدا کرتے ہو-

والثانی صلوتنا تصح بك وصلوتك بمن تصح
والثالث انت امامنا فمن امامك والرابع
ما قبلتك جوابہ انا اقتدی بالائمۃ الماضین
وھو الذین یقتدون بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم وصلوتی تصح بالعلم والقرآن امامی
والکعبۃ قبلتی۔ نقل من قوت القلوب روی
ابو اللیث السمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ
تنبیہ الغافلین۔

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے
اور تیری نماز کسکے ساتھ صحیح ہوتی ہے۔ تیسرا سوال یہ کہ آپ ہمارے
امام ہوا اور آپکا امام کون ہے۔ چوتھا سوال یہ کہ آپکا قبلہ کیا ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ مین ائمہ گذشتہ کی تبع سے اقتدا کرتا ہون اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے
اور قرآن میرا امام اور کعبہ میرا قبلہ ہے۔ یہ روایت قوت القلوب سے
منقول ہے ابو لیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین مین روایت
کی ہے۔

فصل یحتاج الامام فی الصلوٰۃ الی عشرۃ

خصال حتی یتم لہ صلوتہ وصلوۃ من خلفہ
اولہا ان یکون قاریا بکتاب اللہ ولا یکون
لحانا والثانی ان یکون تکبیراتہ جزما صحیحا
والثالث ان یحفظ نفسہ من الحرام والشبھۃ
والرابع یتم رکوعہ وسجودہ والخامس ان یحفظ
نفسہ وثیابہ وبدنہ من الاذی والسادس
ان لا یطول القراۃ الا برضی القوم والسابع
ان لا یعجب نفسہ والثامن ان لا یدخل

فصل

امام نماز مین دس خصلتون کی طرف محتاج ہے جب
اوسمین یہ دس خصلتین ہون تو پوری ہوتی ہے نماز اوسکی اور
اوسکے مقتدیونکی بھی۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ قرآن کا قاری ہو غلط
پڑھنیوالا نہو۔ دوسرے یہ کہ سب تکبیرین اوسکی جزم اور صحیح ہون
تیسرے یہ کہ اپنے نفس کو حرام اور شبہہ سے محفوظ رکھے۔ چوتھے یہ کہ
رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے پورا کرے۔ پانچوین یہ کہ اپنے نفس اور
کپڑے اور بدن کو پلیدی سے محفوظ رکھے چھٹے یہ کہ قوم کی رضا کے بغیر
قراۃ کو طول نکرے ساتوین یہ کہ اپنے نفس کو بڑائی مین نہ ڈالے۔
اور آٹھوین جب تک اپنے گناہون کی معافی خدا سے
اور مقتدیون کی سفارش نہ چاہے نماز مین داخل
نہ ہووے۔

فی الصلوٰۃ حتی یستغفر اللہ من جمیع ذنوبہ ویشفع لمن خلفہ والتاسع اذا سلم ان لا یخص نفسہ بالدعاء فینوی القوم والعاشر اذا انزل فی المسجد غریب یسألہ عما یحتاج الیہ

فصل فی رعایۃ القوم۔ اذا کان الامام شافعیا والقوم حنفیا فلابد ان یراعی سبعۃ اشیاء الاول لا ینوضوء بقلتین والثانی لا ینحرف عن القبلۃ والثالث اذا قصد توضأ والرابع لا یرفع الیدین فی الصلوٰۃ والخامس لا ینجس ثوبہ بالمنی ولا یصلی معہ حتی یغسلہ او یفرکہ والسادس یمسح ربع رأسہ والسابع ان لا یشک فی ایمانہ یعنی لا یقول انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی۔

فصل واما اذا کان الامام حنفیا والقوم شافعیا فلابد ان یراعی عشرۃ اشیاء الاول اذا کان الماء الجاری قلیلا لا یتوضأ منہا والثانی نیۃ الوضوء والثالث الترتیب

نوین یہ کہ سلام پھیرنے کے وقت دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص نہ کرے۔ بلکہ اپنی قوم کی بھی نیت کر لیوے دسوین یہ کہ غریب مسافر کوئی جب مسجد مین اوترے تو پوچھے اوسکو جس چیز کی اوسکو ضرورت ہو (فقط پوچھنا ہی نہین بلکہ مہیا کر دینی چاہیے)

فصل ہے قوم کی رعایت کرنے مین جب امام شافعی ہو اور قوم حنفی۔ تو امام کو سات چیزونکی رعایت کرنی ضرور ہے پہلے یہ کہ قلتین مین وضو نہ کرے دوسرے یہ کہ عین قبلہ سے منحرف نہو۔ تیسرے یہ کہ قصد کے وقت وضو کرے۔ چوتھے یہ کہ نماز مین رفع یدین نہ کرے۔ پانچوین یہ کہ منی کے ساتھ کپڑا کو نجس کرے اور بغیر دھوئے اور کہر چے اوسکے ساتھ نماز نہ پڑہے۔ چھٹے یہ کہ سر کے چوتھے حصے کا مسح کرے ساتوین یہ کہ اپنے ایمان مین شک کے طور پر یہ لفظ کہ انشاء اللہ تعالی مین مؤمن ہون نہ کہے۔

فصل جب امام حنفی ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیزونکی رعایت ضرور کرنی چاہیے۔ پہلی رعایت یہ کہ پانی جاری اگر تھوڑا ہو تو اوس سے وضو نہ کرے دوسرے وضو کی نیت کرے۔

تیسرے ترتیب۔

والرابع عدم الانحراف عن القبلۃ والخامس
يقرأ الفاتحۃ مع التسمیۃ والسادس تعدیل
الارکان والسابع لا یصلی مع ثوب نجس
مقدار درہم والثامن الخروج بلفظ الارکان
والتاسع لا یمس ذکرہ والعاشر لا یمس امرأۃ
محرمیۃ کانت او غیر محرمیۃ۔

فصل وشروط صحۃ الجمعۃ تسعۃ الاسلام
والبلوغ والعقل والحریۃ والذکورۃ
وان یکون الجمعۃ فی موضع لا یجوز للمسافر
قصر الصلوۃ منہ وان یکون الخطبۃ فی جماعۃ
وان تقام باربعین رجلاً من اهل الجمعۃ
وان لا یکون قبلها ولا معها جمعۃ اخری
وان تتقدم خطبتان قبل الصلوۃ بالعربیۃ
وشروط الخطبۃ اربعۃ الطهارۃ وستر
العورۃ والقیام والقعود بینهما۔

فصل وفروض الخطبۃ خمسۃ الاول الحمد للہ
والثانی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چوتھے قبلہ سے انحراف کرے۔ پانچوین لوع مین پایا
بسم اللہ کو ساتھ ملا کر پڑہے۔ چھٹے ارکانو کو تعدیل عدا اپنی رکعت
ری رکعت کے
ادا کرے۔ ساتوین اس کپڑیکے ساتھ نماز نہ
پا نیت کرکے
درہم پلیدی ہو۔ آٹھوین بار آئے نماز سے نکے پڑہے۔
یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر نماز ختم کرے۔ نوین
ز سنت مؤکدہ
ہتہ لگا۔ دسوین یہ کہ مس نکرے کسی عورت کو محرمہ ہو یا
نے اور جماعت کے

فصل جمعہ کے صحت کی نو شرطین ہین۔ اسلام اور انکا وقت
عقل ازادی ذکورۃ۔ اور جمعہ ایسی جگہ مین پڑہا جاے جہان نماز کا
قصر کرنا جائز نہو۔ (یعنی وطن ہو سفر نہو) اور یہ خطبہ جماعت مین
واقعہ ہو۔ اور چالیس مردونکے ساتھ جمعہ پڑہا جاے۔ اور اسکے پہلے
یا ساتھ اسکے دوسرا جمعہ کی واقع نہو یعنی ایک شہر مین متعدد
جگہ نہ پڑہا جاے۔ اور یہ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے عربی زبان مین
دو خطبے پڑہے۔ اور خطبہ کی چار شرطین ہین۔ ایک نجس سے پاکی ہے
دوسری ستر عورت۔ تیسری شرط کہڑے ہو کر خطبہ پڑہنا چوتھی شرط
دو خطبونکے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھنا۔ **فصل** خطبہ کے فرض
پانچ ہین۔ پہلا فرض الحمد للہ کا پڑہنا دوسرا درود
کا پڑہنا۔

في الثالث الوصية بتقوى الله والرابع قرأتة وتشفع لي والخامس الدعاء للمؤمنين في خصوصه الثانية۔

فصل وسنن الجمعة سبع ان يكون الخطبة اذا انزل له مبرا وعلى موضع عال وان يسلم على شافعيا اذا اقبل عليهم وان يجلس الى ان يؤذن اشياء الا وان يعتمد على سيفا وعصا او غيره وان يقصد قصدا قبل وجهه وان يقصر الخطبة وان يطيل الصلوة وان يكون الخطبتان بليغة قريبة من الفهم لينتفع به اكثر الناس قصيرة من غير خلل ولو خرج الوقت قبل فراغها اتموها ظهرا۔

فصل وتجب الجمعة على الهرم والزمن ان وجد امركبا ولا يشق عليهما الركوب ويجب على الاعمى ان وجد قائدا ويجب على اهل قرية ان بلغهم من موضع الجمعة نداء صيت من اطرافهم في وقت سكون الريح والصوت

تیسرا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقوی کی وصیت کرنی۔ چوتہا۔ اس صیت تقوی کو اوّل خطبہ مین پڑہنا پانچوان دوسرے خطبہ مین سب مومنون کیلیئے دعا کرنی۔

فصل جمعہ کی سات سنتین ہین۔ ایک یہ کہ خطبہ منبر یا کسی بلند جگہ پہ پڑہا جاوے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگون پر متوجہ ہووے تو انکو سلام کرے تیسرے یہ کہ مؤذن کی اذان ونیز تک بیٹہا رہے چوتھے یہ کہ تلوار یا عصا یا مثل انکے کسی چیز پر تکیہ کرے۔ پانچوان یہ کہ اپنے روبرو نظر رکہے چھٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑہے سا توین یہ کہ خطبہ سے نماز کو لمبی کرے۔ اور چاہیے کہ ہر دو خطبے بلیغ قریب فہم ہووین تاکہ اکثر لوگ اوس سے فائدہ اٹہاوین ایسے مختصر ہووین کہ تہوڑی عبارت مین مضمون زیادہ آجاوے اور اگر وقت خطبون کو فراغت سے پہلے نکل گیا تو اوس نماز کو ظہر کی نماز کرکے پڑہین۔

فصل اور واجب ہے جمعہ بڈہے پر اور جو کہ ہمیشہ بیمار ہے اور اگر اونکو سواری ملے اور سوار ہونمین اونکو تکلیف نہو اور اسیطرح اندہے پر بہی واجب ہے اگر ملجاوے اوسکو لیجانیوالا اور اسیطرح واجب ہے اون دیہاتیون اور گانون کے لوگون پر جنکو جمعہ کی جگہ سے بلند پکار رہوا۔ اور شور و شغب کے ٹھہرنے مین پہونچ سکے۔

اور اگر آواز نہین پہونچ سکتی تو اون پر جمعہ فرض نہین۔

لزمهم الجمعة والا فلا ومن ادرك الامام
في ركوع الثانية ادرك الجمعة واذا اسلم
الامام اتم الباقي وان ادركه بعد الركوع
في الركعة الثانية نوى الجمعة وتمها ظهرًا

فصل صلوة العيدين هي سنة مؤكدة
وتشرع للمنفرد والجماعة والعبد والمرأة
والمسافر ووقتها بين طلوع الشمس الى الزوال
وهي ركعتان فيحرم بها ناويا صلوة عيد
الفطر او صلوة الاضحى ثم ياتي بدعاء
الاستفتاح ثم يكبر في الاولى سبعًا وفي
الثانية خمسًا سوى تكبيرة الحرام والقيام
ويقرأ بعدها سُبحانَ اللهِ والحمدُ للهِ ولا اله
الا الله والله اكبر ويخطب بعدها خطبتين
ويكبر في الاولى تسعًا وفي الثانية سبع تكبيرات
ويكبر من ليلة عيد الفطر الى ان يدخل
في الصلوة ويكبر في الاضحى خلف صلوة الفرائض
من صلوة الظهر يوم النحر الى انقضاء صلوة

اور جسنے امام کو دوسری رکعت کے رکوع مین پایا
اوسکا جمعہ ہوگیا۔ امام کے سلام کے بعد اپنی رکعت
باقیماندہ کو پورا کرے۔ اور اگر دوسری رکعت کے
رکوع کے بعد امام کے ساتھ ملا تو جمعہ کی نیت کرکے
شامل ہوجاے اور اوس نماز کو ظہر کرکے پڑہے۔

فصل

عیدین یعنی عید فطر اور عید اضحے کی نماز سنت مؤکدہ
ہے۔ اور مشروع ہے یہ واسطے اکیلے کے اور جماعت کے
اور واسطے غلام اور عورت اور مسافر کے اور انکا وقت
طلوع سورج سے لیکر زوال تک ہے اور یہ دو رکعتین ہین انکا تحریمہ
نماز عید فطر یا نماز ضحی کرکے نیت باندہے پہر دعاء استفتاح
شروع کرے۔ پہر پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری مین
پانچ تکبیرین سوا تکبیر قیام اور تکبیر تحریمہ کے کہی اور ان تکبیروں کی
بعد پڑہو سُبحانَ اللهِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَر۔ اور نماز
سے فارغ ہوکر دو خطبے پڑہے پہلی خطبہ مین نو تکبیرین کہے اور
دوسرے مین سات تکبیرین۔ اور عید فطر کی رات سے تکبیرین شروع
کرو یہان تک کہ نماز عید مین داخل ہووے۔
اور عید اضحی مین یوم النحر کے ظہر کے فرضون کے بعد تکبیرین شروع
کرے اور سب نمازون کے فرایض کے بعد کہتا جاے۔

ایام تشریق کے

[illegible]

العصر من اخر ايام التشريق وفي قول يبتدأ غير الحاج من صبح يوم عرفة ويختمون بصلوة العصر من اخر ايام التشريق وعليه العمل وصيغته المحبوبة الله اكبر الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ويستحب التكبير من غروب الشمس ليلتي العيد في المنازل والطرق والمساجد والاسواق مع رفع الصوت۔

فصل وصلوة الكسوفين سنة مؤكدة وهي ركعتان في كل ركعة ركوعان وقيامان وتطويل القراءة والتسبيح في الركوع ويخطب بعدها خطبتين ويسر في كسوف الشمس ويجهر في خسوف القمر ويستحب فيهما الجماعة والافضل ان يقرأ في القيام الاولى بعد الفاتحة سورة البقرة وفي القيام الثانية قدر مائتي اية منها وفي القيام

آخر دن کے عصر کی نماز تک۔ اور ایک قول مین حاجیونکے سوا دوسرے لوگ عرفہ کی صبح سے تکبیرین شروع کرین۔ اور ایام تشریق کے آخر دنکی عصر کی نماز تک کہین۔ اور آج لوگونکا عمل اسپر ہے۔ اور تکبیر کے پسندیدہ کلمے یہ ہین الله اکبر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد اور مستحب ہے تکبیر ونکا کہنا عیدین کی راتونکے ابتدا مین یعنے غروب آفتاب سے منزلون مین رستون مین مسجدون مین بازارون مین بلند آوازسے۔

فصل کسوفین یعنی چاند گہن اور سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور اوسکی دو رکعتین ہین ہر ایک رکعت مین دو دو رکوع اور دو دو قیام ہین اور لمبا کرنا قرأت کا اور دراز کرنا تسبیح کا رکوع مین اور اسکے بعد دو خطبے پڑہے سورج گہن مین قرأة آہستہ پڑہے اور چاند گہن مین قرأة پکار کر پڑہے اور ان نمازون مین جماعت کرنی مستحب ہے۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ قیام اولی مین فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ پڑہے اور قیام ثانی مین سورۂ بقرہ سے دو سو آیات کا اندازہ پڑہے اور قیام۔

لحديث المتفق عليه عن ابن عباس قال انخسفت الشمس على عهد رسول الله صلعم فقام قياما طويلا نحوا من قراءة سورة البقرة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ... وقد تجلت الشمس فخطب الناس ١٢

ابو محمد هزاروى

الثالثة قدر مائة وخمسين آية وفي القيام الرابعة قدر مائة آية تقريبًا

فصل وصلوة الاستسقاء مسنونة عند الحاجة فيامر هو الامام بالتوبة والخروج من المظالم والصيام ثلثة ايام ثم يخرج بهم في يوم الرابع الى الصحراء وهم صائمون في ثياب بذلة واستكانة وتضرع ومعهم الصبيان والشيوخ والبهائم ولا يمنع اهل الذمة ويصلي ركعتين كصلوة العيد كيفية وشرطًا ويقرأ في الاولى ق والقرآن وفي الثانية اقتربت الساعة وقيل سورة نوح عليه السلام ويخطب بعدها خطبتين كخطبتي العيد لكن يستغفر الله في الخطبة الاولى تسعًا وفي الثانية سبعًا ويحول رداءه عند استقبال القبلة وليكن من دعائه في الاولى اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا هنيئًا مريئًا مريعًا غدقًا مجللًا سحًا عامًا طبقًا دائمًا اللهم

تیسرے مین ایکسو پچاس آیتون کا قدر پڑھے۔ اور چوتھے قیام مین ایکسو آیتون کا اندازہ پڑھے۔

فصل استسقا کی نماز مسنون ہو حاجت کیوقت۔ پس نائب پہنے سو پہلے امام لوگونکو سب گناہون اور خاصکر ایکدوسرے پر تعدی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور پے درپے روزے رکہائے پہر چوتھے روز انکو لیکر جس حالتین کہ وہ روزہ دار ہون اور نہی پرانے کپڑونمین عاجزی اور تضرع کے ساتھ بچے بوڑھے چارپایون سمیت جنگل کیطرف نکلے۔ اسوقت ذمی لوگ اگر بارش مانگنے کو ساتھ ہوجائین تو اونکو روکنا نہ چاہیے پہر عید کی نماز کیطرح دو رکعتین کیفیةً وشرطًا پڑھے۔ پہلی رکعت مین سورۂ قاف والقرآن المجید پڑہے اور دوسرے مین اقتربت الساعة۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے مین سورۂ نوح پڑہے۔ اور نماز سے فارغ ہوکر دو خطبے عید کے خطبونکیطرح پڑہے۔ لیکن پہلے خطبے مین نوبار پڑہے اور دوسرے مین سات بار استغفار پڑہے اور قبلہ کیطرف منہ کرتے ہی چادر کو پلٹ دیوے اور پہلے خطبے مین دعاء اللهم سے آخر تک پڑہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ یا اللہ پلا ہمیں بہت پانی برکت والا سیراب کرنیوالا سبزی اوگانیوالا بہت کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغيث وانشر الرحمة ولا تجعلنا من القانطين
اللهم انا نستغفرك انك كنت غفارا فارسل
السماء علينا مدرارا ۔ اللهم اسقنا وارحمنا
بالبهائم والرتع والاطفال الرضع والشيوخ
الركع ويستقبل القبلة فی الخطبة الثانية و
يقول اللهم انك امرتنا بالدعاء ووعدتنا
اجابتك وقد دعوناك كما امرتنا فاجبنا كما
وعدتنا انك لا تخلف الميعاد اللهم انا
بالعباء والبلاء والجهد والجوع مالا نشكوا
الا اليك اللهم انبت لنا الزرع وادر لنا
الضرع واسقنا من بركات السماء وانبت لنا
من بركات الارض اللهم انا نستغفرك
انك كنت غفارا ترسل السماء علينا مدرارا
اللهم استجب دعائنا بحرمة القران العظيم
وببركت نبيك الكريم لا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظيم

فصل وصلوٰة الخوف علی ثلثة اضرب

بارش سی ہمکو سیراب کر اور پہیلائے اپنی رحمت اور ہمکو نا امید کر
یا اللہ ہم تجہسے معافی مانگتے ہین بیشک تو معاف کرنیوالا ہے آسمان
سے ہمپر بارش اتار ۔ یا اللہ بارش اوتار ہمپر اور ہمکو چارپایون
اور چارہ چرنیوالے جانورون اور دودہ پینے والے بچون
اور نماز پڑہنے والون بزرگون کے سبب رحم کر ۔ اور امام دوسرے
خطبہ مین قبلہ کیطرف متوجہ ہووے اور یہ دعا پڑہے ۔ یا اللہ تونے
ہمکو دعا کا حکم کیا اور قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے ہمنے جسطرح
ہمکو حکم تہا دعا کی پس اپنے وعدے کے موافق ہماری دعا قبول کر
بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا ۔ یا اللہ بارش کے
نہونے سے طرح طرح کی تکلیف مصیبت دوکہہ مین اس قدر
گرفتار ہین کہ اوسکا اظہار تیرے سوا کسی دوسرے پر ہم نہین
کر سکتے ۔ یا اللہ کہیتون مین ہمارے اناج سرسبز کر ہمارے
جانورون کا دودہ زیادہ کر آسمانون کی برکات سے
ہمپر بارش اوتار اور زمین کی برکات ہمارے لیئے پیدا کر ۔
یا اللہ ہم تجہسے گناہونکی معافی مانگتے ہین آسمان سے بارش
ہمپر اوتار ۔ یا اللہ ہماری دعا قرآن عظیم و نبی کریم کے
طفیل اور اونکی عزت وحرمت کے باعث قبول فرمائیے
کامون سے باز رہنا اور نیکیون کی طرف جانا تیری امداد کے
سوا نہین ہوسکتا ۔

فصل خوف کی نماز تین قسم پر ہے ۔

احدها ان یکون العدو فی غیر جہۃ القبلۃ فیفرقہم الامام فرقتین فرقۃ تقف فی وجہ العدو ویصلی بفرقۃ احدی رکعۃ ثم یتم لنفسہا وتمضی الی وجہ العدو وتجی الطائفۃ الاخری فیصلی بہا رکعۃ ویتم لنفسہا ثم یسلم بہا والثانی ان یکون العدو فی جہۃ القبلۃ ویصفہم الصفین فیحرم بہم ووقف صف الاخری حارسۃ فاذا رفع راسہ سجد لصف الحارس والحقوہ والثالث ان یکون عدو فی شدۃ الخوف والتحام القتال فیصلی کیف امکنہ راجلا او راکبا مستقبل القبلۃ او غیر مستقبل القبلۃ۔

فصل والصلوۃ علی المیت فرض کفایۃ ویقف الامام وراء الجنازۃ عند صدر الرجال وعند عجیزۃ المرأۃ وینوی اصلی علی ہذا المیت فرضا للہ تعالی ویکبر اربع تکبیرات ویرفع فیہا الیدین ویقراء بعد الاولی

ایک صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کے سوا کسی دوسری جانب مین ہو۔ پس امام اپنی فوج کے دو گروہ کرے ایک گروہ تو دشمنون کے روبرو کھڑا رہے۔ اور ایک حصہ کے ساتھ اکثر رکعت پڑھے۔ اور وہ لوگ جنہون نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی ہے اپنی نماز باقیماندہ خود بغیر جماعت کے پڑھکر دشمن کے مقابل جائین اور وہ پہلا گروہ جو کہ دشمنون کے مقابل تھا آکر امام کے ساتھ شریک ہو کر اپنی نماز پوری کرے (اور امام انکی باقیماندہ نماز کے پڑھنے تک بیٹھا رہے) پھر ان کو ساتھ سلام پھیرے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کیطرف ہو امام اپنے لشکر کو دو صفین بنا کر نماز شروع کرے اور دوسری صف اپنی فوج کی نگہبانی مین کھڑی رہے۔ پس جب امام سجدہ سے سر اوٹھائے تو نگہبانی کرنے والی صف سجدہ کر کے امام کے ساتھ ملجائے تیسری صورت یہ ہے کہ دشمن کا سخت خوف ہو اور باہم سخت قتال اور کشت و خون ہو تو اس صورت مین جسطرح پیادہ ہو یا سوار قبلہ کیطرف ہو یا نہو نماز ادا کرے **فصل** مردہ کے اوپر نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ اور چاہئیے کہ کھڑا ہووے امام میت کے مقابل مردون کے سینہ کے برابر اور عورتون کے کمر کے برابر اور نیت اسطرح کرے۔ کہ مین نماز پڑہتا ہون اس میت پر فرض کر کے اللہ تعالی کے واسطے اور چار تکبیر ین کہے اور ان تکبیرون مین رفع یدین بھی کرے اور پہلی تکبیر کے بعد۔

فاتحۃ الکتاب بعد الثانیۃ صلی علی النبی صلعم
وھی اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
وسلمت الخ وبعد الثالث یدعو للمیت وھی الدعاء
اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ و
اکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء
والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما ینقی الثوب
الابیض من الدنس وابدل لہ دارا خیرا
من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا
خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ
من عذاب القبر وفتنتہ ومن عذاب النار
ویقدم علیہ اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا و
شاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا
وذکرنا وانثانا وحرنا وعبدنا۔ اللّٰھم
من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن
توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللّٰھم اغفر لہ
وارحمہ وعافہ واعف عنہ ویقرأ بعد
الرابعۃ اللّٰھم لا تحرمنا اجرھا ولا تفتنا

سورۂ فاتحہ پڑہو اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہو اور وہ
درود اللّٰھم صل سے آخر تک ہے اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے
واسطے یہ دعا اللّٰھم اغفر لہ آخر تک جسکا یہ ترجمہ ہے دا پڑہو کہ یا اللہ
معاف کر اس بندہ کو رحم کر اسپر اس سے درگذر کر اسکو عزت کی
جگہ اوتار اسکی قبر کشادہ کر اسکے گناہ پانی اور برف سے دہو اسکو
گناہوں سے پاک کر جسطرح کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے
اور اسکے دنیا کے گھر سے اوسکو اچہا گھر اور دنیا کے اہل سے اسکو
اچہے اہل اور دنیا کی بی بی سے اسکو اچہی بی بی عطا فرما جنت مین
اوسکو اوتار قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اسکو بچا
اور بچائیے کر اس دعا سے پہلے یہ دعا اللّٰھم اغفر لنا آخر تک پڑہے جسکا
ترجمہ یہ ہے یا اللہ بخشدے ہمارے زندونکو اور ہمارے مردونکو ہمارے
حاضرونکو ہمارے غائبونکو ہمارے چہوٹونکو ہمارے بڑونکو ہمارے مردونکو ہماری
عورتونکو ہمارے آزادونکو ہمارے غلامونکو۔ یا اللہ ہم مسلمانوں مین سے
جسکو تو پیدا کرے اوسکو اسلام پر زندہ رکہہ اور ہم مین سے جسکو مارے تو
اوسکو ایمان پر مار۔ یا اللہ اس مردہ کو معاف کر اور اسپر رحم کر
اسکے گناہوں سے درگذر کر اور چوتہی تکبیر کے بعد اللّٰھم لا تحرمنا
آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ اسکے اجر سے ہمکو محروم نکر اور اسکے بعد
ہمکو کسی فتنہ مین نہ ڈال۔

سے الی قولہ عذاب النار عن عوف بن مالک رواہ مسلم وھذا الدعاء مرفوعا ۱۲ ابو محمد
سے عن ابی ھریرۃ رض قال کان رسول اللہ صلعم اذا صلی علی جنازۃ یقول اللّٰھم اغفر لحینا الحدیث رواہ احمد وابوداؤد و
والنسائی وابن ماجہ والترمذی ۱۲ عفی اللہ عنہ ابو محمد

بعدها واغفر لنا وله وارحمنا معه برحمتك
يا ارحم الراحمين ثم يسلم بتسليمتين واركانها
سبعة النية والتكبيرات الاربع وقراءة الفاتحة
والصلوة على النبي صلعم وادنى الدعاء
للميت وتسليمته الاولى والقيام للقادر و
يسقط الفرض بواحد ويجوز الصلوة على
الغائب من البلد واولى الناس بالصلوة عليه
الاب ثم الجد وان علا ثم ابنه وان سفل ثم
الاخ من الابوين ثم من الاب ثم بنوهما كذا ثم
سائر العصبات بترتيب الولاية ثم ذو الرحم
والقريب اولى من الوالي ولو اجتمع اثنان
في درجة قدم الاسن والحر اولى من العبد
القريب وان وجد عضو مسلم صلي عليه

فصل والسقط الدون اربعة اشهر
يواري بخرقة ويدفن ولاربعة اشهر فاكثر
يجب غسله وتكفينه ويصلي عليه ان استهل
في بطن الامام ولا يغسل الشهيد ولا يصلي

اور ہمکو اور اوسکو بخشدے اسکے ساتھ پھر بھی رحم کر
ہم تیرے رحم اور مہربانی کے ساتھ استغاثہ کرتے ہین
اے ارحم الراحمین پھر ہر دو طرف سلام پھیرے اور اس نماز
جنازہ کے ارکان سات ہین۔ ایک نیت کرنا ہے دوسرا
رکن چار تکبیرین کہنا۔ تیسرا رکن فاتحہ کا پڑھنا۔ چوتھا
رکن درود پڑھنا۔ پانچوان رکن میت کے لئے کیفیت دعا کرنا
چھٹا رکن پہلا سلام پھیرنا۔ اور ساتوان رکن قیام ہے
قادر کیواسطے۔ اور ایک آدمی کی نماز پڑھنے سے بھی
آدمیون کے سرسے یہ فرض ساقط ہوجاتا ہے۔ اور غائب
میت پر جو کہ دوسرے شہر مین مرا ہو۔ جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے
اور بہتر واسطے پڑھنے نماز جنازہ کے میت کا باپ ہے پھر دادا
اسیطرح پر دادا اوپر تک اگر یہ سب نہو وین تو بیٹا ہے میت کا
اور بیٹا نہو تو پوتا پر پوتا اسیطرح نیچے تک۔ اگر یہ بھی
نہو وین تو بھائی اوسکا جو کہ ماں باپ دونون کی طرف سے ہو اگر وہ
بھی نہو تو باپ کی طرف کا بھائی۔ اگر یہ بھائی بھی نہو وین تو
اونکے بیٹے پھر بعد انکے عصبات ہین ولایت کی ترتیب پر
پھر ذوی الرحم ہین۔ اور میت کا قریبی والی سے بہتر ہے۔ اور اگر
دو شخص درجہ مین برابر ہووین تو بڑی عمر والا مقدم کیا جاوے
اور آزاد ولی غلام قریب سے بہتر ہے۔ اور اگر کسی مسلمان کا
ایک عضو بھی ملے تو بھی اسپر نماز جنازہ پڑھنی چاہیے **فصل** جو
بچہ چار ماہ سے کم مدت کا ماں کے پیٹ سے گر جاوے اوسکو کپڑے مین لپیٹ کر
دفن کیا جاوے۔ اور اگر چار مہینے یا زیادہ مدت کا اسقاط ہوا تو ضروری
ہے اوسکو غسل دینا اور کفن پہنانا۔ اور اگر لڑکا پیٹ مین اپنے

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلعم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیه فخرج الی المصلی فصف بهم وکبر اربعا

علیہ ولو جنبا وھو من مات فی قتال الکفار بای سبب من اسبابہ لا ان مات بعد انقضائہ ویکفن فی ثیابہ الملطخۃ بالدم وینزع الدرع

فصل اقل القبر حفرۃ تکتم الرائحۃ وتمنع السباع ویندب توسیعہ وتعمیقہ قامۃ وبسطۃ ویدخل القبر الرجل واولٰھم بہ اولٰھم بالصلوۃ علیہ والزوج اولی من غیرہ ویحرم نقلہ الی بلد اخری الا ان یکون بقرب مکۃ اومدینۃ اوبیت المقدس ولو وصی بہ لم تنفذ وصیتہ وینبش بعد دفنہ للنقل وغیرہ حرام الا للضرورۃ فان کان دفن بلا غسل اوغیر جھۃ القبلۃ ولم یتغیر اووقع فیہ مال اوفی ارض مغصوبۃ اوثوب مغصوب لا ان دفن بلا کفن ویکرہ الجلوس علیہا

فصل والتعزیۃ مستحب ویقول فی تعزیۃ المسلم اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ وفی تعزیۃ الکافر اَعْظَمَ اللّٰہُ

اگرچہ وہ جنب کی حالت مین ہی شہید ہوا ہو۔ اور شہید وہ شخص ہے کہ کافرونکی جنگ مین لڑائی کے اسبابون سے کسی سبب سے مارا جاے۔ اور اگر لڑائی کے بعد مرے تو وہ شہید نہین۔ شہید کو اوسکے خون آلودہ کپڑون مین ہی دفن کیا جاے ہان اگر اوسکے بدن پر زرع ہو تو اوسکو اوتارا جاے۔ **فصل** قبر کم سے کم اتنی ضرور ہونی چاہیے کہ اوس سے بو باہر نہ آئے۔ اور درندے مردہ کو نکال نہ سکین۔ اور قبر کو ہاتھ کے برابر کشادہ رکھنا۔ اور آدمی کے قد کے برابر عمیق کرنا مستحب ہے۔ اور قبر مین میت کے رکھنے کے لئے مرد داخل ہووے۔ اور مردون مین سب سے بہتر وہی ہے جو کہ میت پر نماز پڑہنے مین بہتر ہے۔ اور عورت کو قبر مین اوتارنے کیلئے اوسکا خاوند زیادہ مناسب ہے دوسرے لوگون سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف دفن کرنیکے واسطے لیجانا حرام ہے (یعنی جہان مرا وہان ہی دفن کیا جاے) ہان اگر مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس کے قریب ہو تو اوسکو مواضع مذکورہ مین لاکر دفن کرنا درست ہے اور مردہ نے قبل از مرگ دوسرے شہر مین لاش لیجانیکی وصیت کی ہو جب بھی مانی جاے۔ اسیطرح بعد دفن کے قبر سے لاش کو نکال کر دوسری جگہ لیجانا یا کسی دوسرے سبب سے قبر کو کھودنا حرام ہی ہے۔ لیکن اگر کوئی سخت ضرورت ہو مثلاً غسل کے بغیر دفن کیا گیا ہو یا قبلہ کی جہت کے برخلاف دفن ہوا ہو اور بدن اوسکا سڑا نہو۔ یا قبر مین کچھ مال رہگیا ہو یا مغصوب زمین مین یا مغصوب کپڑے مین دفن کیا گیا ہو تو ان صورتون مین قبر کا کھودنا جائز ہے۔ اور بغیر کفن کے دفن ہوا ہو تو قبر نہ کھودی جاے اور قبر کے اوپر بیٹھنا مکروہ ہے **فصل** تعزیت کرنا مستحب ہے مسلمان کی تعزیت مین یہ کہے کہ اللہ تعالے تجکو بڑا اجر دیوے اور تیرے اس غم کو اچھی چیز کے ساتھ بدلے اور تیری میت کو بخشے۔ اور کافر کی تعزیت مین اسطرح کہے اللہ تجکو بڑا

۱؎ ویکرہ ایضاً التجصیص ... قال بعضہم من ضیع ... ربما علیہ والطاہر ... لاضعف لانہ ... ۱۲ تحفۃ المنہاج ابو محمد عفی عنہ

أَجْرَكَ وَصَبَّرَكَ ويستحب لجيران اهل الميت
تهيئة الطعام ولشبعهم يومهم وليلتهم و
الالحاح عليهم في الاكل والشرب ويحرم
تهيئة الطعام للنائحات ويكره لبعضهم
من المسلمين ويكره للاغنياء -

فصل ويحرم للرجل لبس الحرير والذهب
ويحل بالفضة الخاتم قدر مثقال ويحل للنساء
لبس انواع الحلى من الذهب والفضة و
ما نسج بهما ولا يجوز لها ما فيه اسراف كالخلخال
وزنه مائتا مثقال وللرجل تحلية المصحف
بالفضة وللمرأة بهما وقليل الذهب وكثيره
سواء ويحل للرجل من الدر واليافوت
والجواهر وان كان بعض الثوب ابريسما
وبعضه كتانا جاز لبسه اذا لم يكن الابريسم
غالبا ويحرم من الذهب والفضة استعمالا
واتخاذا الا المموه -

فصل تجب الزكوة في خمسة اشياء

اجر دیوے اور تمکو صبر دیوے۔ اور اہل میت کے ہمسایونکو
چاہیے کہ اونکو ایکدن رات کھانا پکا کر اچھی طرح پیٹ بھر کر
کھلائین۔ بہت کوشش سے منت کرکے اونکو کھلائین
پلائین۔ اور نائحہ کرنیوالی عورتونکو کھانا کھلانا حرام ہے
اور مسلمانونکو خاصکر غنیونکو میت کے گھر سے اسدن طعام
کھانا مکروہ ہے۔

فصل مرد کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے
اور چاندی کی انگوٹھی بقدر ایک مثقال کے مرد کو پہننی جائز ہے
اور عورتونکو سونے چاندیکا زیور اور جو کچھ سونے چاندی کے ساتھ بنایا
کپڑا وغیرہ سب درست ہے۔ لیکن عورتون کے لئے جس زیور مین
اسراف ہو جیسے خلخال جسکا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہین
اور مرد کے لئے قرآن شریف کو چاندی سے آراستہ کرنا اور
عورت کو سونے اور چاندی دونون کے ساتھ مطلا کرنا جائز ہے
اور تھوڑا سونا یا بہت سونا برابر ہے۔ اور مرد کو موتی اور
یاقوت اور سب قسم کے جواہرات استعمال کرنی جائز ہیں۔ اور اگر
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسمین ریشم ہو اور بعض اوسکا کتان کہ
ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے تو مرد کو درست ہے جبتک ریشم کا
اوسمین غلبہ نہو۔ اور حرام ہین سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے
اور بغیر استعمال کے بھی بنا کر رکھنے۔ لیکن ملمع کیا ہوا ہو حرام نہین ہے

فصل زکوۃ پانچ چیزون مین واجب ہے۔

له وامّا اصلاح اهل البيت طعاما وجمع الناس عليه فلم ينقل فيه شيء وهو بدعة غير مستحبة ١٢ مجمع البحار شرح منهاج ومن التخفيف ربما عمله من جعل اهل البيت طعاما والدعوا الناس عليه بدعة مكروهة كما جاء ما تهم اذ ذلك ١٢ متن عفا الله عنه

احدها المواشي والاثمان والزروع و
الاثمار وعروض التجارة فاما المواشي
فيجب الزكوة في ثلثة اجناس منها الابل
والبقر والغنم وشرائط وجوب الزكوة
فيها ست خصال الاسلام والحرية وملك
التام والنصاب والحول والسوم واما
الاثمان فشيئان الذهب والفضة واما
الزرع فيجب الزكوة فيها بثلثة شرائط ان
يكون مما يزرعه الادميون وان يكون
مدخرًا والنصاب واما الثمار فيجب الزكوة
في شيئين منها ثمرة النخل وثمرة الكرم
وشرائط وجوب زكوة الثمر والكرم
اربعة خصال الاسلام والحرية والملك
التام والنصاب واما عروض التجارة
فيجب الزكوة فيها بشرائط المذكورة ونصاب
الابل خمس ولا زكوة في الابل حتى تبلغ
خمسًا ففيها شاة وفي عشر شاتان وفي خمسة عشر

ایک اونمین سے مویشی ہین - دوسرے نقدیات ہین تیسرے
کھیتیان - چوتھے میوے ہین - پانچوین تجارت کا مال ہے
مویشی کی تو تین جنسون مین زکوۃ واجب ہے ایک اونمین سے
اونٹ ہین - دوسرے گائے بیل اور اونمین بھینس بھی داخل ہے
تیسرے بھیڑ بکریان - انمین زکوۃ واجب ہونیکی چھ شرطین
ہین - اسلام آزادگی پوری طرح مالک ہونا نصاب ہے
یعنے لائق زکوۃ کے ہونا - ایک برس کا پورا ہونا - آخر اونکا چرنا
اور جو کہ نقدیات ہین پس وہ دو ہی چیزین ہین - سونا اور
چاندی (مضروب ہون یا غیر مضروب) - اور زراعت مین تین
شرطونکے ساتھ زکوۃ واجب ہوتی ہے - ایک یہ کہ چیز مزروعہ اوس
قسم سے ہووے کہ جسکو آدمی بوتے ہین - دوسرے یہ کہ
مدخر ہو یعنی قابل رکھنے کے ہو - تیسرے یہ کہ نصاب پورا ہو
کم از نصاب نہو - اور میوے کی دو قسمو نمین زکوۃ واجب ہے
ایک کھجور - دویم انگور - کھجور اور انگور مین زکوۃ واجب
کرنیوالی چار شرطین ہین ۱ اسلام ۲ آزادی ۳ ملک تمام
۴ نصاب - اور جو کہ تجارت کی اسباب و اموال ہین اونمین
بھی شرائط مذکورہ کے ساتھ زکوۃ واجب ہوتی ہے -
اور اونٹونکا نصاب پانچ عدد ہیں (یعنی اونٹونکی تعداد پانچ کو
پہنچی تو اونمین زکوۃ لازم ہوتی ہے - اگر کم ہو وین تو زکوۃ
لازم نہین) پانچ اونٹون مین زکوۃ ایک بکری ہے
اور دس کی زکوۃ دو بکریان - اور پندرہ مین تین بکریان

ف نعم جمع النعم ... بقال للمذکر ... بالنعم ... والمؤنث ... سب ... بحیر ... ۱۲ ... علی ... ۱۲

ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شاۃ وفی
خمس وعشرین بنت مخاض وفی ست وثلثین
بنت لبون وفی ست واربعین حقۃ وفی احدی
وستین جذعۃ وفی ست وسبعین بنتا لبون
وفی احدی وتسعین حقتان وفی مائۃ
واحدی وعشرین ثلث بنات لبون ثم فی
کل خمسین حقۃ۔

فصل اوّل نصاب البقر ثلثون ففیها
تبیع وفی اربعین مسنۃ فاذا بلغت ستین
ففیها تبیعان واذا بلغت سبعین ففیها
مسنۃ وتبیع واذا بلغت ثمانین ففیها
مسنتان واذا بلغت تسعین ففیها ثلث
اتبعۃ وفی کل مائۃ تبیعان ومسنۃ وفی مائۃ
وعشر مسنتان وتبیع وفی مائۃ وعشرین ثلثۃ
مسنۃ او اربعۃ اتبعۃ والمسنۃ التی لها
سنتان والتبیع له سنۃ وحکم الجوامیس
کحکم البقرۃ وکذلک الضأن والمعز فیه

اور بیس ہین چار بکریان۔ اور پچیس۲۵ اونٹ مین ایک بنت
مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چھتیس۳۶ مین ایک بنت
لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور چھیالیس۴۶ مین ایک حقہ
یعنی سہ سالہ اونٹ اور اکسٹھ۶۱ مین جذعہ یعنی چار سالہ اونٹ
اور چھہتر۷۶ مین دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹنیان
اور اکیانوے۹۱ مین دو حقہ یعنی دو سہ سالہ اونٹ اور
ایکسو اکیس مین تین بنت لبون ہین پھر ہر ایک پچاس مین
ایک حقہ ہے۔

فصل گاے بیلون کا پہلا نصاب تیس عدد ہے۔ تیس مین
ایک تبیعہ ہے یعنی ایک۔ ایک سالہ بچھڑا۔ اور چالیس مین ایک
دو سالہ بچھڑی۔ اور جب ساٹھ۶۰ ہو جائین تو اونمین ایک ایک
سال کے دو بچھڑے ہین۔ اور جب ستر کو پہنچ جائین تو
انمین ایک ایک سالہ بچھڑا اور ایک دو سالہ بچھڑی ہے اور جب
اسّی ہو جائین تو اونمین دو دو سالہ بچھڑیان ہین۔ اور جب نوے
کی تعداد کو پہنچ جائین تو اونمین تین بچھڑے ہین ایک ایک سال کے
اور ایکسو دس۱۱۰ مین دو بچھڑیان دو سالہ اور ایک بچھڑا ایک سالہ
اور ایکسو بیس۱۲۰ مین تین دو سالہ بچھڑیان۔ یا چار بچھڑے ایک
سالہ۔ مسنۃ وہ بچھڑا ہے جسکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبیع وہ بچھڑا ہے
جسکی ایک سال کی عمر ہو۔ اور بھینسون کا حکم بھی اسیطرح ہے
جیسا کہ ہمنے گایون کے بارے مین ذکر کیا ہے اور
اسیطرح بکریان اور بھیڑین زکوٰۃ مین برابر ہین۔

سواء وعلی هذا القیاس فی کل ثلثین تبیع وفی کل اربعین مسنة۔

فصل ونصاب الغنم اربعون فیها شاة جذعة من الضأن او ثنیة من المعز وفی مائة واحدی وعشرین شاتان وفی مائتین وواحدة ثلث شیاه وفی کل مائة شاة۔

فصل والخلیطان یزکیان زکوة الواحد بسبع شرائط ان یکون المراح واحدًا والمسرح واحدا والراعی واحدًا والفحل واحدًا وموضع الحلب واحدًا والحالب واحدًا وموضع الشرب واحدًا ونیة الخلیطة سنة فی الحول۔

فصل ونصاب الذهب عشرون مثقالًا وفیه ربع العشر وهی نصف مثقال وما زاد فبحسابه ونصاب الورق مائتا درهم وفیه ربع العشر وخمسة دراهم وان نقص منه

جسطرح بکریون کا اول نصاب چالیس ہے اسیطرح بہیڑون کا پہلا نصاب بہی چالیس ہے۔ گائین بیل جب تیس سے زیادہ ہوجائین تو ہرتیس مین ایک ایک سالہ بچھڑا۔ اور ہر چالیس مین ایک دوسالہ بچھڑی ہے۔

فصل اور بھیڑون مین نصاب اول چالیس عدد ہے۔ جب چالیس ہوجائین تو اونمین ایک مینڈہا ہے چھہ ماہ کا یا ثنیہ یعنے ایک ایک سالہ بکری بکریون سے۔ اور ایکسو اکیس مین دو بکریان ہین اور دوسو ایک مین تین بکریان ہین انکے بعد ہر ایک سو مین ایک بکری ہے۔

فصل اور دو گلّے ملی ہوئی گلّون سے ایک گلہ کی زکوة دیجا سانتہ سات شرطون کے۔ ایک یہ کہ اونکے باندہنے کی جگہ ایک ہی ہو دوسرے یہ کہ اونکے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے یہ کہ اون کا چرواہا ایک ہی ہو۔ چوتھے یہ کہ دونون گلون کی نر ایک ہی ہو۔ پانچوین یہ کہ دودہ دوہنے والا ایک ہی ہو چھٹے یہ کہ دودہ دوہنی کی جگہ ایک ہی ہو۔ ساتوین یہ کہ پانی پینے کی جگہ ایک ہی ہو۔ اور دو گلے شریک کرنیمین سال کے اندر نیت کرنی مسنون ہے۔

فصل سونیکا نصاب بیس مثقال ہے۔ اور اسمین زکوة ربع عشر یعنی آدہی مثقال ہے اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے نکالی جاے۔

اور چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے اور اسمین زکوة ربع عشر یعنے پانچ درہم ہین۔ اگر دوسو درہم سے

لم تجب وفیما زاد فبحسابہ ذلك ولا یجب
الزکوۃ فی الحلی المباح ونصاب الثمار
والزروع خمسۃ اوسق کالرطب والعنب
والحنطۃ والشعیر والارز والعدس فنصابہ
عشرۃ اوسق بعد الجفاف والتنقیۃ والوسق
ستون صاعًا وقدرھا الف ستمائۃ رطل
بالعراق وما زاد فبحسابہ ویجب الزکوۃ فیما
یسقی بماء السماء او التسیح او القنوات العشر
او یشرب بعروقہ العشر وفیما یسقی بالنضح
او لشری ففیہ نصف العشر۔

فصل ویقوم عروض التجارۃ عند الحول
بما اشتریت بہ ویخرج من ذلك ربع العشر
اذا بلغ النصاب وما یستخرج من المعادن
من الذھب والفضۃ یخرج منہ ربع العشر
فی الحال وما یوجد من الرکاز علی ضرب
الجاھلیۃ اذا کان نصابا ففیہ الخمس فی الحال

فصل ویجب الفطر بثلثۃ اشیاء الاسلام

اور جو زیادہ ہو تو حساب مذکور کے ساتھ زکوۃ نکالی جاے
اور مباح زیور مین زکوۃ واجب نہین۔ اور میوون کا
اور زراعت کا نصاب اول پانچ وسق ہے۔ اور وہ میوے
اور اناج یہ ہین کھجورین۔ انگور۔ گیہون جو۔
چانول۔ مسور۔ پس انکی زکوۃ بعد صاف اور خشک کرنیکے
دسوان وسق ہے۔ اور وسق کے ساٹھ صاع ہوتے ہیں
جسکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایکہزار چھ سوہے اور
جو غلہ زیادہ ہو ونش وسق سے بیس چالیس اتنک
تو اوسمین یہی حساب مذکور کے ساتھ دسوان وسق دینا چاہیے
اور زکوۃ اوس اناج مین واجب ہوتی ہے جو کہ بارش
یا ندی کے پانی سے پرورش پاے اسمین دسوان حصہ زکوۃ
لازم ہے۔ اور جو کہ ڈول سے یا خرید کر قیمت سے پانی پلایا جاے
اوسمین نصف عشر یعنی بیسوان حصہ ہے۔ **فصل** تجارت کے
مال کی برس کے سرے پر قیمت کی جاے جسپر کہ خریدا تھا اور اوس سے
ربع عشر زکوۃ نکالی جاے جبکہ نصاب پورا ہو (اگر نصاب ناتمام ہے
تو اوسمین زکوۃ نہین)۔ اور جو کھانون سے چاندی اور سونا
نکالا جاتا ہے۔ اوس سے اوسیوقت ربع عشر زکوۃ نکالی جاے
(یعنے برس تمام ہونا اوس مال پر شرط نہین) اور جو
دفینہ جاہلیت کی ضرب جاہلیت کے سکے برامد ہووین اور
نصاب کی حد کو بھی پہنچ جائین تو اون سے پانچوان
حصہ زکوۃ اوسیوقت دینی چاہیئے۔

فصل اور واجب ہوتا ہے صدقہ عید فطر کا
تین چیزون سے

وغروب الشمس من اٰخر شہر رمضان ووجود الفضل عن قوتہ وقوت عیالہ فی یومہ ولیلتہ ویزکی عن نفسہ وعمن تلزمہ نفقتہ من المسلمین صاعًا من قوت بلدہ وقدرہ خمسۃ ارطال وثلث رطل بالعراقی ویخرج السید الفطرۃ من العبد المنقطع الخبرۃ فی الحال فلو اعسر الزوج اوکان عبدًا فعلی الحرۃ فطرۃ نفسہا وعلی السید فطرۃ الامۃ ومن بعضہ حر وجب علیہ قسطہ ومن ایسر ببعض صاع لزمہ اخراجہ وان وجد ما یخرج عن البعض قدم نفسہ ثم زوجتہ ثم ولدہ الصغیر ثم الاب ثم الام ثم ولدہ الکبیر ولو اخرج عن نفسہ من قوتہ الغالب وعن قریبہ من الاعلی جاز ولا یجوز تبعیض الصاع۔

نفی تبعیضہ من الشعیر وبعضہ من الحنطۃ ١٢

فصل یجب دفع الزکوٰۃ الی ثمانیۃ اصناف الذین ذکرہم اللہ تعالیٰ فی القراٰن اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْعَامِلِیْنَ

ایک اسلام اہم

دوئم یوم رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہونا۔ سیوم اپنے اور اپنے عیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ مال ہونا۔ اور دیوے صدقہ فطر کا اپنے نفس سے اور اوس آدمی کا بہی جسکا مسلمانون مین سے اوسپر نفقہ واجب ہے۔ اور اندازہ اوس صدقہ کا ایک صاع ہی جسکا وزن عراقی حساب سی پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ اور مالک اپنے اوس غلام سے بہی صدقہ فطر نکالے جو کہ فی الحال منقطع الخبر ہے (یعنی فی الحال کہین چلا گیا ہے اور اوسکی خبر معلوم نہین) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اوسکا صدقہ اوسپر نہین ہے) اگر خاوند تنگدست ہووی یا غلام ہووی تو آزاد عورت اپنا صدقہ فطر اپنے پاس سے ادا کرے۔ اور مالک اپنی لونڈیکا صدقہ دیوی۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہی اوسپر اوتنا ہی حصہ فطر کا واجب ہی۔ اور جسکے پاس صدقہ پورا صاع نہین کم ہے۔ تو یہ شخص اوتنا ہی دیوے۔ اور اگر اوتنا ہی مال اوسکے پاس ہے کہ بعض کا صدقہ ادا کرسکتا ہی لیکن باقی توابع کا صدقہ اوسکے پاس نہین تو مقدم کرے اپنے نفس کو یعنے اول اپنا صدقہ دیوے۔ پہر اگر زیادہ ہے تو عورت کا پہر چہوٹے بچے کا۔ پہر باپ کا۔ پہر ماں کا پہر اپنے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ اور اپنے اعلے رشتہ دارون کا غالب قوت سے نکالا تو درست ہے اور تبعیض الصاع۔ یعنے نیم صاع گیہون اور نیم صاع جو۔ درست نہین

فصل

اور واجب ہے دینا زکوٰۃ کا اون آٹہ فرقون کو جنکا اللہ تعالیٰ نے قرآن مین ذکر کیا ہے کہ زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے مفلسونکا اور محتاجون کا اور اوس کام پر جانے والون کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ولا ينقص
على اقل من ثلثة من كل صنف - وخمسة لا يجوز
دفعها اليهم احدها الغنى بمال او كسب
والثانى العبد والثالث بنو هاشم و
بنو عبد المطلب والرابع من تلزمه نفقته
لا يدفع اليهم بسبب الفقراء والخامس
الكافر - ولا يجوز تعجيل الزكوة على ملك
النصاب ويجوز قبل الحول ولا عن عامين
ويجوز تعجيل الفطر من اول رمضان لا قبله

فصل تجب صوم رمضان باستكمال
شعبان ثلثين يومًا او برؤية عدل الهلال
لا برؤية عبد ولو عدلا وامراة ولو رأى
الفاسق لزمه الصوم واذا شهد واحد
عند الحاكم فى هلال رمضان جاز عدلا
رؤية هلال شوال فانه يثبت بشهادة

اور جنکا دل اسلام کیطرف مائل کرنا ہے -
اور گردن آزاد کرنے مین اور جو تاوان بھرین اور اللہ کی
راہ مین - اور راہ کے مسافر کو ٹھراویا ہے اللہ کا اور اللہ سب
جانتا ہے حکمت والا - اور اصناف مذکورہ مین سے تین قسمون
سے کم پر اقتصار نکرے یعنی زکوۃ دینے والے کو چاہئیے کہ آٹھ
صنفون کو زکوۃ دیوے اور اگر سبکو کسی وجہ سے دے نہین سکتا
تو تین کو ہر صنف کے ضرور ہی دیوے - اور پانچ شخصونکو زکوۃ
دینی جائز نہین - ایک وہ جو کہ غنی ہو مال سے یا کسب سے - دوسرا
غلام ہے - تیسرے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین - چوتھا
وہ آدمی جسکا نفقہ زکوۃ دینے والے پر لازم ہو - پانچوان کافر
ہے - انکو زکوۃ نہ دینی چاہئیے - اور جائز نہین نصاب پر
مالک ہونے سے پہلے زکوۃ دینی - اور برس تمام ہونے سے
پہلے دینی بھی جائز نہین[1] - ہان صدقہ فطر اول رمضان مین ادا
ہو سکتا ہے اور رمضان سے پہلے کوئی دیوے تو درست نہین -

فصل شعبان کے تیس دن پوری کرنے سے یا ایک عادل کے
چاند دیکھنے سے رمضان کے روزے واجب ہوجاتے ہین اور غلام
چاند دیکھنے سے اگرچہ عادل ہو اور عورت کے چاند دیکھنے سے روزے
واجب نہین ہوتے - اور فاسق نے چاند دیکھا تو اور ونپر روزے
واجب نہین ہوتے لیکن اوسپر واجب ہوجاتے ہین - اور اگر ایک آدمی
حاکم کے پاس رمضان کے ہلال کی گواہی دیوے تو قبول کیجاوے
جبکہ وہ عادل ہووے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے - اور شوال کے
ہلال کے دو شاہد آزاد گواہی دیوین تو انکی گواہی ثابت
ہو گی -

شاهدين حرين دون عبدين واذا رئ
ببلدة لزم حكمه دون مسافة القصر ومن
سافر من بلدة الرؤية الى بلدة بعيدة لم ير فيه
بوافقهم فى الصوم او بالعكس بعيد معهم
و قضا يوما ان صام ثمانية و عشرين

فصل وشروط وجوب الصوم ثلثة
الاسلام والبلوغ والعقل وفرض الصوم
خمسة النية بها هى فرض ولا يضر الاكل و
الشرب والجماع بعدها ولا يجب التجديد
والثانى الامساك عن الاكل والشرب و
الجماع وتعمد القئ فى اليوم ـ

فصل والذى يفطر الصوم عشرة
اشياء احدها ما اوصل الى الجوف عمدا
او الحقنة من احدى السبيلين والوطى عمدا
وانزال المنى بالمباشرة والحيض والنفاس
والولادة والردة والجنون ويبطل الصوم
بالتقطير فى باطن الاذن والاحليل و نفطر

اور جب کسی شہر مین چاند دیکھا گیا تو اوسکا حکم اون سب جگہون
مین جو مسافت قصر کے اندر ہین لازم ہوا۔ اور جسنے اوس
شہر سے سفر کیا جسمین چاند نظر آیا تہا کسی دور شہر مین جہان
چاند دیکہا نہین گیا تو یہ شخص اونکی (جنمین آ اوترا ہی) موافقت
کرے روزہ رکہنے مین یا بالعکس اونکی عید کے ساتھہ یہ بھی
عید کرلیوے ۔ لیکن اوسکے اگر اٹہائیس روزے ہوئے ہین تو
یہ ایک روزے کی قضا کرے ۔

فصل روزہ واجب ہونیکی تین شرطین ہین ایک اسلام
دوسرے بلوغیت تیسرے شرط عقل ۔ (پس کافر نا بالغ ۔ مجنون
دیوانہ پر روزہ واجب نہین ۔) اور روزے کے پانچ فرض
ہین ۔ ایک فرض نیت ہے اور نیت کے بعد کہانا پینا جماع مضر نہین
اور اس نیت کی تجدید واجب نہین (یعنے رات کیوقت نیت کرلی
کہ کل صبح روزہ ہے تو صبح تک کہانا پینا وغیرہ امور نیت کو فسخ
نہین کرسکتے) دوسرا فرض امساک یعنی صبح سے لیکر مغرب تک
کہانے پینے جماع ۔ تعمد قے سے بند رہنا ۔

فصل روزہ کو توڑنیوالی دس چیزین ہین ۔ ایک وہ ہے
کہ پیٹ مین جان بوجہکر کوئی چیز پہنچائی جائے ۔ یا اگلے پچھلے راستے
سے حقنہ کرے اور تیسرے وطی یعنی جماع ہے جو کہ عمدا کیا جائے چوتھی انزال منی
ہے جو جماع کر نیسے نکلے ۔ اور پانچوین توڑنیوالی چیز حیض ہے ۔ اور چھٹے
توڑنیوالی چیز نفاس ہے اور ساتوین ولادت یعنی بچہ کا پیدا ہونا
آٹھوین روزہ توڑنیوالی مرتد ہوجانا دین سے پہر کر کافر ہوجانا نوین چیز
جنون ہے اور کان یا آلت کے سوراخ مین کوئی روغن وغیرہ
ٹپکا کر اندر پہنچ جاے تو روزہ جاتا رہتا ہے ۔

بالوصول الى باطن الدماغ والبطن ولا امعاء والمثانة بالاستعاط والاكل ولا يفطر الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا بشرب السام ووصول غبار الطريق وغربلة الدقيق والذباب الى باطنه و يُعْذَرُ بابتلاع ريقه من معدنه فلو خرج عن الفم ثم رده وابتلع ريقه افطر او بل الخيط بريقه ورده الى فمه وعليه رطوبة ينفصل وابتلع ريقه افطر ولا باس بالفصد والحجامة ولو اصبح المسافر والمريض صائمين فلهما الفطر الا ان قام المسافر وشفي المريض ويجب القضاء عليهما وعلى الحائض والنفساء

فصل يجب الامساك على من تعدى بالفطر او نسي النية ولا يجب الامساك على المسافر والمريض والحائض والنفساء و امساك بقية النهار من خواص رمضان فلا امساك على من تعدى يوم النذر والقضاء

دسوین چیز روزہ توڑنے والی وہ ہے کہ دماغ کے اندر پیٹ مین مثانہ امعا مین سعوط کے طور پر یا کہانیکے طور پر پہنچ جاے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے (اس سے معلوم ہوا انسوار کہینچنے اور حقہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے) ہان سرمہ لگانیسے اگرچہ اوسکا طعمہ بہی محسوس ہو۔ اور بدن پر تیل لگنے سے اور رستہ کے غبار اور آٹے کے غبار اور مکہی کے منہ مین گہس جانیسے روزہ نہین جاتا۔ اور منہ کے اندر تہوک پہنچانے سے معذور ہوسکتا ہے لیکن جب منہ سے تہوک باہر نکلے اور اوسکو پہر نگل جاے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ یا اپنے تہوک کے ساتھ دہاگا تر کرکے اپنے منہ مین ڈالے اور اتنی رطوبت اوسپر ہو کہ نچوڑنے سے جدا ہوسکتی ہے۔ تو اوسنے اوس رطوبت کو چوس لیا ان سب صورتون مین روزہ جاتا رہتا ہے۔ اور فصد اور پچہنے لگانیسے روزہ نہین جاتا۔ اور اگر مسافر اور مریض نے روزہ کی حالت مین صبح کی پس واسطے اونکے افطار درست ہے، اور مسافر جب قیام کرے یا مریض صحت پاے تو اونکو افطار کرنا جائز نہین۔ سفر۔ مرض۔ حیض۔ نفاس کی حالتین جو روزے نہین رکہے ہین پہر اونکی قضا واجب ہے۔

فصل جو شخص سرکش ہوکر روزہ رمضان کا توڑ ڈالے یا روزہ کی نیت بہول جاے اوسکو کہانے پینے وغیرہ چیزونسے باقی دن بند رہنا چاہئیے واسطے حرمت ماہ رمضان کے۔ اور قضا یا نذر کا روزہ کسی نے توڑ دیا تو اوسکو بند رہنا واجب نہین اور نہ بند رہنا باقی دن کا مسافر۔ مریض حیض نفاس والی کو نہین کہا ہے

[illegible]

وتسن تعجيل الفطر على تمر ثم من ماء وسن
تاخير السحور ما لم يقع في الشك ويجب صون اللسان
عن الكذب والغيبة وترك الكلام الفحش و
يستحب الغسل من الجنابة قبل الفجر والاحتراز
عن الحجامة والقبلة وذوق الطعام والعلك
ويستحب ان يقرأ هذا الدعاء بعد النية اَللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ويستحب ان يقول عند فطر الصوم
اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ
ولا يجوز الصيام خمسة ايام من السنة العيدين
وايام التشريق - ويكره الصوم يوم الشك

فصل يجب الكفارة بافساد صوم يوم
من رمضان بجماع تام ومن وطي في الفرج
عامدا فعليه القضاء مع الكفارة والكفارة
عتق رقبة مومنة سليمة من العيوب المضرة
فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم
يستطع فاطعام ستين مسكينا فان عجز

اور مسنون ہے جلدی افطار کرنا روزے کا کھجور پر پھر پانی پر
اور سحری کھانے میں تاخیر کرنی جبتک وقوع صبح کا شک نہو اور
واجب ہے بچانا روزے مین زبان کو کذب وغیبت وفحش باتوں سے
اور مستحب ہے فجر سے پہلے ہی جنابت کا غسل کر لینا۔ اور مستحب ہے
بچنا طعام کے چکھنے اور پچھنے لگانے اور بوسہ لینے سے اور
گوند چابنے سے اور مستحب ہے پڑہنا اس دعا کا بعد نیت کے
اللہ سے کسبت تک جسکا یہ ترجمہ ہے کہ اللہ کے سوائے
عبادت کے لائق کوئی نہین۔ وہی زندہ قیوم خبر گیر ہر
نفس کا ہے۔ اور روزہ افطار کرتے وقت اللھم لک
صمت سے آخر تک پڑھے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ یا اللہ خاص
تیرے ہی واسطے روزہ رکھا ہے لیئے تیرے رزق پر افطار
کرتا ہون۔ اور سال بہر مین پانچ دن روزہ رکہنا منع ہے
دو روزے دو عیدون کے۔ اور تین روز قربانی کے اور شک کے
روز روزہ رکہنا مکروہ ہے۔

فصل واجب ہوتا ہے کفارہ ساتھ توڑ نے روزے رمضان کے
تمام جماع سے (یعنے حشفہ غائب ہونے سے جو کہ تام جماع ہے روزہ جاتا
رہتا ہے۔ اور جماع کرنیوالیکو کفارہ دینا لازم آتا ہے۔) اور جسنے
جان بوجھکر فرج مین جماع کیا اوسپر قضا اور کفارہ دونون
لازم ہین۔ اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام یا لونڈی
مسلمان کا جو کہ عیوب مضرہ سے سلیم ہوئے۔ اگر یہ نہو سکے
اوس سے تو دو مہینے پے درپے روزے رکھے اگر یہ بہی
نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلاوے اگر اس سے بہی عاجز ہووے
تو یہ اسکے اوپر قرض ہے جب قدرت ہو ادا کرے اور جو مر گیا

استقرت في ذمته ومن مات وعليه من
الصيام اخرج عنه لكل يوم مدًا وللشيخ
اذا عجز من الصوم يفطر ويطعم عن كل يوم
مدًا والحامل والمرضع اذا خافتا على نفسهما
افطرتا وعليهما القضاء بلا فدية وان خافتا
على ولديهما افطرتا وعليهما القضاء والفدية
والكفارة لكل يوم مد۔ والمريض و
المسافر سفرا طويلا يفطران ويقضيان۔

فصل من فاته صوم يوم من رمضان
او نذر او كفارة فمات قبل امكان
القضاء فلا تدارك ولا اثم وان مات بعد
التمكن اخرج من تركته لكل يوم مدًا من
طعام ولو مات قبل الامكان وعليه صلوة
او اعتكاف فلا فدية ولا اثم۔

فصل والاعتكاف مستحب في كل وقت
وفي رمضان آكد وفي الاخير منه افضل لطلب
ليلة القدر وارجاها ليلة الحادي والعشرين۔

اور اسپر
روزے تھے نکالا جاے اوسکے ترکہ سے ہر روزہ کا بدلا ایک سیر اناج
اور بہت بڑی عمر کا۔ آدمی روزہ رکھنے سے عاجز ہووے تو توڑ
ڈالے روزہ اور ہر دن کے بدلے ایک سیر اناج خیرات کرے
اسیطرح حاملہ اور دودھ پلانیوالی جب اپنے نفسوں کا خطرہ کرین
ضائع ہونے سے تو یہ بھی روزہ توڑ ڈالین اور بلا فدیہ بعد مین
قضا کرین۔ اور اگر اونکو اپنے بچونکے ضائع ہونکا خطرہ ہو تو
روزہ توڑ ڈالین بعد مین قضا کرین۔
اور فدیہ یا کفارہ ہر روزہ کے بدلے
اونکو ایک سیر ہے۔ اور مریض یا مسافر لمبی سفر مین افطار کرین
اور پھر قضا کرین۔

فصل

جس آدمی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا
فوت ہو جاے اور وہ آدمی قبل قضا کرنے کے مر جاے تو اوس پر
فوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہین۔ اور نہ اوسپر گناہ ہے
اور اگر بعد تمکن کے مر جاے تو اوسکے ترکہ سے واسطے ہر ایک دن کے ایک سیر
طعام نکالین اور قبل امکان اگر مر گیا اور اوسکو نماز یا اعتکاف
ادا کرنا تھا۔ تو اوسپر فدیہ نہین اور نہ اوسکو اونکے نہ بجا لانیکا گناہ ہے

فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب ہے لیکن رمضان مین
زیادہ موکد اور رمضان کے اخیر مین بہت ہی افضل ہے
واسطے طلب کرنے اور ڈھونڈھنے لیلۃ القدر کے اور امید اوسکے
پانیکی اکثر اکیسوین یا تیئیسوین رات مین ہے

او الثالث والعشرين ولہ شرطان النیۃ
والمکث فی المسجد ولا یصح الاعتکاف
الا فی المسجد والجامع افضل ولا یخرج من
الاعتکاف الا لعذر من حیض او مرضٍ
لا یمکن المقام معہ ولو طرء الحیض فی الاعتکاف
وجب الخروج وکذا الجنابۃ ولا یحسب زمان
الحیض والجنابۃ ویبطل الاعتکاف بالوطی
وشروط المعتکف الاسلام والعقل والنقاء
عن الحیض والجنابۃ والنفاس۔

فصل وشرائط وجوب الحج سبع خصالٍ
الاسلام والبلوغ والعقل والحریۃ ووجود
الزاد والراحلۃ وتخلیۃ الطریق یعنی امن الطریق
وامکان المسیر وارکان الحج خمسۃ الاحرام
مع النیۃ والوقوف بعرفۃ والطواف بالبیت
الحرام والسعی بین الصفا والمروۃ والحلق
وارکان العمرۃ اربعۃ الاحرام والطواف
والسعی والحلق۔ ونیۃ الاحرام احرمت للحج

اور اعتکاف کی دو شرطین ہین ایک نیت دوسری شرط
مسجد مین ٹہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست
نہین اور جامع مسجد مین افضل ہے۔ معتکف مسجد سے
بغیر عذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہین عورت معتکفہ کو حیض آجانا
یا ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اسکے سبب وہان ٹہر نہ سکے
اعتکاف مین حیض اگر آگیا۔ یا جنابت آگئی تو نکلنا مسجد سے
واجب ہے اور حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف مین شمار نہوگا
اور اعتکاف جماع سے باطل ہوجاتا ہے۔ معتکف کے لیئے
یہ شروط ہین۔ اسلام۔ عقل حیض نفاس جنابت سے
پاک ہونا۔

فصل حج کے واجب ہونے کی شرطین۔ سات ہین اسلام
بلوغت۔ عقل۔ آزادی۔ رستہ کا خرچ۔ سواری۔ رستہ کا امن
اور حج کے ارکان پانچ ہین۔ نیت کرتے احرام باندہنا۔ عرفات مین
ٹہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سر منڈانا
اور عمرہ کے چار رکن ہین۔ احرام۔ طواف
سعی۔ سر منڈانا۔ اور احرام کی نیت اسطرح ہے
کہ کہے احرام باندہا ہے مین نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غير الاركان ثلثة الاحرام
من الميقات و رمی الجمار بمنی ثلثة ایام و
الحلق وسنن الحج سبع الافراد وهو تقدیم الحج
علی العمرة والتلبية لبيك وطواف القدوم
والمبيت بمزدلفة وركعتان للطواف والمبيت
بمنی وطواف الوداع وتجرد عند الاحرام
عن المخيط وتلبيس الازار والرداء ابيضين

فصل ويحرم على المحرم عشرة اشياء لبس
المخيط وتغطية الراس من الرجل والوجه من
المرأة وترجيل الشعر وتقليم الاظفار والتطيب
وقتل الصيد وحلق الراس وعقد النكاح
والوطی والمباشرة بشهوة وفی جميع ذلك
الفدية الا عقد النكاح فانه لا ينعقد ولا يفسد
الحج الا بالوطی بالفرج ولا يخرج منه بالفساد
ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه
القضاء والهدی والدماء فی الاحرام خمسة
احدها الدم الواجب بترك نسك وهو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہین۔ میقات سے
احرام باندہنا۔ منی مین تین روز رمی الجمارہ کرنا
اور سر منڈانا۔ اور حج کی سات سنتین ہین۔
ایک اون مین سے افراد ہے یعنے مقدم کرنا حج کا
عمرہ پر۔ دوم لبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم چہارم
مزدلفہ مین رات گذارنی پنجم طواف کے لئے
دو رکعت نماز پڑہنی۔ ششم منیٰ مین رات گذارنی ہفتم
طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سئی ہوئے
کپڑے اوتار کر دو سفید چادرون کا پہننا کہ ایک کو اون مین
سے تہبند باندہے۔ اور دوسری کو شانون پر ڈالے

فصل محرم پر دس چیزین حرام ہین۔ سیا ہوا کپڑا پہنیا
مرد کو سر ڈہانکنا۔ عورت کو منہ ڈہانکنا۔ بالونکو کنگہی کرنا
ناخن کاٹنے۔ خوشبو لگانی۔ شکار کرنا۔ سر منڈانا۔ نکاح کرنا۔
جماع کرنا۔ شہوت سے مباشرت کرنی۔ ان سب چیزونکے کرنے مین
فدیہ ہے۔ مگر نکاح کرنے مین فدیہ نہین اور نکاح منعقد ہوتا ہی نہین
اور حج فاسد نہین ہوتا۔ مگر بسبب جماع کے کہ فرج کے اندر
کیا جاے۔ اور حج کو فاسد کرنیوالا حج سے باہر نکل نہین سکتا
اور جسکو عرفات کا وقوف فوت ہوجاے وہ
عمرہ کرکے حلال ہوجاے اور باوجود اسکے
اوسپر قضاے حج اور قربانی لازم ہے۔ اور احرام مین
جو قربانیان دیجاتی ہین وہ پانچ ہین۔ ایک تو
واجب قربانی ہے کہ حج کے ترک سے
لازم ہوتی ہے۔

على الترتيب شاةٌ فان لم يجد فصيام عشرة ايّام ثلثة فى الحج وسبعة اذا رجع الى اهله الثانى الدم الواجب بالحلق فهو على التخير شاة او صوم ثلثة ايّام او التصدق بثلثة اصواعٍ على ستة مساكين الثالث الدم الواجب بالاحصار فيحلل بالنية والحلق ويذبح شاة الرابع الدم الواجب بقتل صيدٍ وهو على التخير ان كان الصيد ما له مثل اخرج بالمثل من النعم او قوم واشترى بقيمته طعامًا فيصدق به او صام عن كل مدٍ يومًا وان كان الصيد متقومًا لا مثال له اخرج بقيمته طعامًا او صام عن كل مد يومًا الخامس الدم الواجب بالوطئ وهو على الترتيب بدنة فان لم يجد فبقرة فان لم يجد فسبع من الغنم فان لم يجد قوم البدنة واشترى بقيمته طعامًا فيصدق به فان لم يجد فصيام عن كل مد يومًا ولا يجزئه الهدى ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک بکری ہے۔ اگر بکری نہ ملے اوسکو تو اوسپر دس روزے لازم ہین تین حج مین اور سات جسوقت کہ گھر مین پہونچے۔ دوسری قربانی واجب ہے۔ جو کہ سر منڈانے سے لازم ہوجاتی ہے۔ پس یہ شخص اسمین مختار ہے ایک بکری قربانی کرے یا تین روز روزے رکھے یا چہ مسکینونکو تین صاع صدقہ دیوے۔ تیسری قربانی بند ہونے سے لازم ہوجاتی ہے۔ یعنی احرام باندہکر روانہ ہوا تو کسی باعث مکہ سے روکا گیا پس یہ شخص نیت کے ساتھہ حلال ہوجاوے سر منڈاوے اور ایک بکری ذبح کرے۔ چوتہی قربانی جو کہ قتل صید سے واجب ہوتی ہے۔ اسمین اوسکو اختیار ہے کہ شکاری جانور اگر اس قسم کا تہا کہ جسکی مثل پائی جاتی ہے تو اوسکی مثل کا جانور ذبح کرے (مثلاً ہرن مارا ہے تو اوسکی جگہ بکری قربانی دیوے۔) یا اس صید مقتولہ کی قیمت ٹہرا کر قیمت مقررہ کا طعام خریدے اور اوسکو صدقہ کرے یا ہر (مد) سیر سے ایک دن روزہ رکھے۔ اور اگر ایسا شکار تہا کہ اوسکی مثال حلال جانورون مین نہ ملے تو اوسکی قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مد سے ایکدن روزہ رکھے۔ پانچوین قربانی جماع سے واجب ہوجاتی ہے۔
اور یہ ترتیب پر ہے اول تو اوس کو چاہیے کہ اونٹ قربانی کرے۔ اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی کرے۔ یہ بہی نہو تو سات بکریان قربانی کرے اور اگر یہ بہی نہو تو اونٹ کی قیمت کا طعام خرید کیا جائے اور صدقہ کیا جائے۔ اگر قیمت اتنی اوسکے پاس نہو تو ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے اور قربانی اور طعام جو کہ اوسپر دنیا لازم ہوا ہے۔

———— ————

الا بالحرم ويجزئه ان يصوم حيث شاء ولا يجوز قتل صيد الحرم ولا قطع شجرة الحرم للمحرم والمحل معًا۔

فصل وقت احرام الحج شوال وذو القعدة وعشر ليال من ذي الحجة مع ايامها سوى يوم النحر فلو احرم من غير وقته انعقد عمرة وجميع السنة وقت لها وميقات للحج نفس مكة لمن هو فيها وللمتوجه من المدينة ذو الحليفة ويبعدها عن مكة عشر مراحل ومن مصر والشام والمغرب الجحفة وبعدها خمسون فرسخا ومن تهامة اليمن يلملم ومن نجد ونجد الحجاز قرن وبعدهن مرحلتان ومن المشرق ذات عرق وبعدها مرحلتان ۔

فصل والافضل ان يحرم من اول الميقات ويجوز من آخره ويسن الغسل للاحرام ولدخول مكة وللوقوف بعرفة ومزدلفة ويغتسل غداة النحر ولرمي ايام التشريق

حرم مین ہی دیوے حرم سے باہر دینا جائز نہین ہان روزے ہر جگہ رکھہ سکتا ہے جہان اوسکی مرضی ہو۔ اور حرم کے صید کا قتل کرنا۔ اور درخت کا کاٹنا۔ محرم ہو یا غیر محرم سبکو حرام ہے

فصل

حج کے احرام باندہنے کا وقت شوال۔ ذوالقعدہ۔ ذی الحجہ کی دس دن راتین سوا یوم النحر کے ہے۔ پس اگر کسی نے غیر وقت مین حج کا احرام باندہا تو فقط عمرہ منعقد ہوگا۔ اور تمام سال عمرہ کا وقت ہے۔ اور میقات حج کی مکہ والونکے لئے مکہ ہی۔ اور مدینہ کی طرف سے آنیوالونکو ذوالحلیفہ کی حد ہے اور اس سے دس منزلون پر مکہ ہے باندہ لیوے جب ہی درست ہے۔ مصر۔ شام مغرب کے میقات یعنی احرام باندہنے کی جگہ جحفہ اور اسکا بعد پچاس فرسخ ہے۔ اور تہامہ یمن کا میقات یلملم پہاڑ ہے اور نجد کا اور نجد حجاز کا میقات قرن ہے اور بعد ان کے دو دو منزلین ہین اور مشرق کا میقات ذات عرق اور اوسکا بعد دو منزلین ہین۔

فصل

بہتر یہ ہے کہ اول میقات سے احرام باندہے اور آخر سے بھی درست ہے اور سنت ہے غسل کرنا واسطے احرام باندہنے اور داخل ہونے کہ معظمہ کے اور واسطے ٹہرنے کے عرفات اور مزدلفہ مین اور نحر کے دن صبح کو غسل کرے اور ایام تشریق کی کنکریان پہینکنے کیلئے بھی غسل کر لیوے اگر کسی سبب سے غسل نہو سکے۔

فان عجز تيمم ويستحب اكثار التلبية حتى
الحائض مع رفع الصوت فى دوام الاحرام
وصيغتها- لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ فاذا وقع
بصره على بيت الكعبة شرفها الله تعالى
فيقرأ هذا الدعاء اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ
تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ
شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا
وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُجِيْبُنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ-

فصل للطواف بانواعه واجبات وسنن
اما الواجبات فستر العورة والطهارة عند
الحدث والخبث واما السنن فنية الطواف
اطوف بهذا البيت وان يطوف ماشيا

تو تیمم کر لیوے اور مستحب ہے بہت بہت کہنا لبیک کا یہانتک
کہ حائض عورت بھی لبیک پکارے۔ جبتک احرام مین ہو۔ مرد
بلند آواز سے (اور عورت آہستہ آہستہ پکارے) اور لبیک کے
الفاظ یہ ہین لبیک سے لبیک تک جسکا ترجمہ یہ ہے۔ ہم تیری خدمت
مین کھڑے ہین یا اللہ تیری رضامندی کے لئے ہم کھڑے ہین تیرا شریک
کوئی نہین ہم تیری خدمتمین کھڑے ہین سب تعریف اور نعمت
تیری ہی ہے اور بادشاہت و حکومت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا شریک
کوئی نہین تیری خدمتمین ہم حاضر ہین اور جب کعبہ پر نظر پڑے تو یہ دعا
پڑہے اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ تک جسکا ترجمہ یہ ہے
یا اللہ اس گہر کی عزت شرافت بزرگی تعظیم ہیبت اس سے بھی زیادہ کر
اور جو کوئی اسکا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی بھی شرافت تکریم تعظیم نیکی زیادہ کر
یا اللہ تو ہماری دعا مین قبول کرنیوالا ہے یا اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے
سلامتی آتی ہے اور تیری طرف سلامتی پہرتی ہے یا اللہ ہمکو سلامتی کے ساتہہ
زندہ رکہہ۔ **فصل** طواف زیارت ہو یا طواف وداع ہو یا غیر اسکے اسکے لئے
واجبات بھی ہین اور سنتین بھی ہین۔ واجبات یہ ہین عورت کا
ڈہانکنا اور حدث اور پلیدی سے پاک ہونا۔ اور سنت یہ ہین طواف کی
نیت کرنی اسطرح کہ مین اس گہر کی طواف کی نیت کرتا ہون

ویستلم الحجر فی اول الطواف بقبلۃ ویضع
جبہتہ علیہ فان عجز استلم ثم اشار بالید و
یقول فی اول طوافہ بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر
اللّٰھم ایمانًا بک وتصدیقًا بکتابک ووفاءً
بعھدک واتباعًا لسنۃ نبیک محمد صلی اللّٰہ علیہ
وسلم ـ ویقول قبالۃ الباب اللّٰھم ان ھذا
البیت بیتک والحرم حرمک والامن
امنک وھذا مقام العائذ بک من النار
ویقول بین الرکن الیمانی اللّٰھم ربنا اٰتنا فی
الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب
النار ۵ ودعاء الماثور افضل من قرأۃ الغیر
ویقول فی السعی اللّٰھم اجعلہ حجًا مبرورًا وذنبًا
مغفورًا وسعیًا مشکورًا ویستحب ان یترقی علی
الصفا والمروۃ قدر قامۃ ویقول اللّٰہ اکبر
اللّٰہ اکبر علی ما ھدانا والحمد للّٰہ علی ما اولانا
لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ـ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی

اور پیدل طواف کرنا ـ اور حجر اسود کا استلام کرنا پہلے طواف
مین بوسہ لینا اور رکھنا پیشانی اپنی کا حجر اسود پر اگر کسی سبب سے
بوسہ لے نسکے تو استلام کرلے پھر ہاتھ یا لکڑی لگا کر اوسکو
چومے اور پہلے طواف مین یہ دعا پڑہے بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر یعنے
شروع کرتا ہون مین طواف کو اللّٰہ کے نام سے اور اللّٰہ بڑا ہے یا اللّٰہ مین ازروے
ایمان اپنے کے اور تصدیق کتاب تیری کی اور تیرا عہد پورا کرنیکو اور تیرے
نبی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تابعداری سے یہ کام کرتا ہون اور دروازہ
بیت اللّٰہ کر روبرو یہ دعا پڑہے اللّٰھم ان ھذا البیت الخ یعنے اے اللّٰہ
یہ تیرا گھر ہے اور تیری حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے اور تیرے ساتھ آگ سے
پناہ پکڑنیکی یہ جگہ ہے اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑہے اللّٰھم
ربنا اٰتنا جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللّٰہ تو رب ہے ہمارا ہمکو دنیا مین بھی بھلائی
عطا کر اور قیامت مین بھی اچھی چیز ہمکو دے اور آگ کے عذاب سے ہمکو بچا
اور جو حدیث مین دعا آئی ہے یعنی جو دعائین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
حج مین اون مقامونپر پڑہی ہین (اور وہ اکثر حصن حصین وغیرہ کتب حدیث
مین مذکور ہین) اونکا پڑہنا اور دعاؤن سے بہت بہتر و افضل ہے
اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے وقت یہ پڑہے اللّٰھم اجعلہ حجًا الخ
یعنے اے اللّٰہ ہمارے حج کو پاک کر اور ہمارے گناہونکو معاف کر اور ہمارے اس کام کو
پسند کر ـ اور مستحب ہے کہ صفا اور مروہ پر بقدر بلندی قد آدم کے
چڑہے اور یہ دعا پڑہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر علی ما ھدانا الخ
اللّٰہ بڑا ہے اللّٰہ بڑا ہے ہم اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو ہدایت کی اوسنے ہمکو اپنا دوست بنایا اسپر ہم
اوسکی تعریف کرتے ہین ـ اوسکے سوا عبادت کے لائق
کوئی نہین اوسکا شریک کوئی نہین اوسکا سب ملک ہے
اوسیکی تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اوسیکے ہاتھ مین
خیر ہے اور

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

شرطه الايجاب والقبول والايجاب من البائع
قوله بعتك او ملكتك والقبول من المشتري
وهو قوله اشتريت او تملكت او قبلت ولا يضر
تقدم لفظ المشتري فلو قال المشتري بعني
فقال البائع بعتك ويشترط ان لا يطول
الفصل بين لفظيهما وان يكون القبول موافقا
في المعنى فلو قال بعتك بمائة صحيحة فقال بمائة
منكسرة لم يصح وشرط العاقد الرشد
ويشترط الاسلام لمن يشتري له المصحف
والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح
من الحربي وللمبيع شروط احدها ان يكون

وہ سب چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہین وہی اکیلا خدا ہے
اوسنے نصرت اسلام کے بارہ مین اپنے وعدے پورے کیے
اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشون پر غالب کیا۔
کافرون کے سب لشکرونکو جو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
قتل کرنے پر جمع ہوئے تھے بھگا دیا اوسکے سوا عبادت کے لائق
کوئی نہین ہم خالص اسیکی عبادت کرتے ہین اوسکے سوا کسی
دوسرے کی پرستش ہم نہین کرتے اگرچہ کافر لوگ برا مانین

کتاب البیوع

بیع کی شرط ایجاب اور قبول ہے اور ایجاب بیچنے والیکی طرف سے ہوتا ہے وہ یہ ہے
کہ بیچنے والا کہے کہ تجھکو یہ چیز مین نے بیچی یا ایسا کہے کہ یہ چیز تیری ملک مین
مین نے کر دی ہے اور خریدنے والیسے قبول ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ لینے والا کہے
یہ چیز مینے خرید لی مین اسکا مالک ہو گیا۔ یا کہے مینے اسکو قبول کیا
اور خریدنے والیکا لفظ اگر پہلے بھی ہو تو مضر نہین پس اگر خریدنے والا کہے
کہ فلان چیز میرے ہاتھ بیچدی اور بیچنے والا بھی کہے کہ مین نے بیچی
تو بیع صحیح ہوئی ہے اور شرط ہے قبول و ایجاب کی لفظونمین زیادہ دیر
نگذری (بہت فاصلہ نہوے) دوسری یہ بھی شرط ہے کہ قبول کی لفظ معنی
مین موافق ہووے۔ مثلاً بایع نے کہا کہ دس روپیہ پر یہ چیز مینے بیچی
خریدنیوالے نے کہا کہ دس روپیہ پر مینے قبول کی۔ اور اگر بایع نے کہا
کہ سو صحیح پر یہ چیز مینے فروخت کی اور خریدنیوالے نے کہا کہ سو کسر والے
ساتھہ مینے اسکو قبول کیا تو بیع صحیح نہوگی۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ خریدنے
اور بیچنے والا ہشیار ہو۔ اور شرط ہے مسلمان ہونا اس شخص کا جسکے
لئے قرآن یا حدیث یا مسلمان غلام خریدا جاوے۔ اور دار حرب
مین ہتیار فروخت کرنے درست نہین (کہ وہ لوگ قوت پاکر مسلمانونپر
حملہ کرینگے) اور مبیع یعنے جو چیز فروخت کی جاتی ہے
اوس کے لئے کئی شرائط ہین۔

طهارة العين فلا يصح بيع الكلب ومتنجس لايمكن
تطهيره ولو دهنا واما ما يمكن تطهيره كالثوب
النجس يصح بيعه الثاني المنفعة فلا يصح بيع
الحشرات وكل سبع لا ينتفع به ويصح بيع
الماء والتراب وان كثر الثالث امكان
التسليم فلا يصح بيع الضال والمغصوب و
الآبق الرابع ولاية العاقد فيلغو بيع
الفضولي وهو شراء بغير اذن مالك وشراء
بعين مال غيره الخامس العلم بالمبيع فبيع
احد الثوبين باطل۔

فصل السلم هو بيع موصوف في الذمة
يشترط فيه مع شروط البيع امور احدها تسليم راس
المال في مجلس لا عن حوالة الثاني كون المسلم فيه دينا
الثالث بيان موضع التسليم ويشترط كون الاجل
معلوما فلا يصح التأجيل بالحصاد او قدوم
الحاج ويصح بالاشهر الرومية ويصح بالعيد
والجمادى ومطلق الاشهر يحمل على الهلال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز عین طاہر ہو یعنی اصل اوسکی پاک ہو
پس کتے کی بیع جائز نہیں کہ اوسکی ذات پلید ہے اور اوس چیز کی
بیع بھی جائز نہیں کہ جسکی پلیدی دور نہو سکے مانند پلید تیل کے
اور جسکی پاکی ہو سکتی ہے مانند پلید کپڑے کے تو اوسکی بیع درست ہے
دوسری شرط بیع کی یہ ہے کہ اوسمین منفعت بھی ہو۔ حشرات الارض
(یعنی سانپ وغیرہا) کی بیع جائز نہیں۔ اور ایسے ہی ہر اوس درندگی
جس سے نفع نہو۔ اور درست ہے بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ
انکی کثرت بھی ہو۔ تیسری شرط بیع کی یہ بھی ہے کہ تسلیم کا
امکان بھی ہو پس گم شدہ چیز کی اور بھاگے ہوئے غلام کی اور
مغصوب مال کی بیع درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ
عاقد ولایت بھی رکھتا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع فضولی
لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خریدے
اور دوسرے کے عین مال سے خریدے۔ پانچوین یہ بھی شرط ہے
کہ مبیع کا علم بھی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ دو کپڑون سے
ایک کی بیع باطل ہے (یعنے بلا تعیین)

فصل (بیع سلم کے بیان مین) یہ بیع ہے کہ موصوف ہو
ذمہ مین شروط بیع کے علاوہ اسمین کئی اور شروط بھی ہین ایک یہ ہے
کہ راس المال کو مجلس مین بغیر حوالہ کے سونپ دیوے۔ دوسری شرط
یہ ہے کہ مسلم فیہ دَین ہووے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تسلیم کی جگہ بیان کیے
اور وقت کا معلوم ہونا بھی شرط ہے پس نہین درست فصل کاٹنے کا
وقت۔ یا حاجیون کے آنیکا وقت کیونکہ اگر وقت معلوم نہین کہ کس روز کھیتی
فصل کاٹی جائیگی یا کس روز حاجی واپس آئین گے۔ اور رومی مہینوں کا
وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور عید کے ساتھ اور ماہ جمادی کے
ساتھ بھی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق مہینے
ٹہرائے تو ہلال پر محمول ہونگے۔

فصل في الذبح يحصل كمال الزكوة باربعة اشياء احدها قطع الحلقوم والثاني قطع المرى والثالث قطع الودجين ويجزى منها الشيئان وهو قطع الحلقوم والمرى وشرط الذابح ان يكون مسلمًا وتحل ذبيحة المرأة والرّقيق والفاسق والحائض والجنب والصبى ولو غير مميز ويكره زكوة الاعمىٰ والبصير فى الظلمة ويستحب تحديد الشفرة وتوجه الذابح والمذبوح الى القبلة وان يقول بسم الله الله اكبر والصلوة على رسول الله صلعم۔

فصل زكوة كل حيوان مقدور عليه بقطع تمام الحلقوم والمرى ولا يجزئ باقيه ويستحب قطع الودجين وهما عرقان فے صفحتي العنق وان يكون البعير قائمًا علےٰ ثلثة اقدام معقول الركبة وان يضجع البقرة والشاة لجنبها الايسر ويجوز العكس

فصل یہ ذبح کے بیان میں ہے۔ چار چیزون کے ساتھ کمال زکوۃ جانورونکی حاصل ہوتی ہے ایک اونمیں حلقوم۔ دوسری۔ مری۔ تیسری اور چوتھی دو شاہ رگون کا کاٹنا ہے اور اگر حلقوم اور مری کٹ جاوین جب بھی جانور حلال ہوجاتا ہے اور ذبح کرنیوالے کو یہ شرط بھی ہے کہ وہ مسلمان ہووے۔ اور عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور جنبی اور لڑکے کی ذبح بھی درست ہے اگرچہ وہ غیر ممیز بھی ہو۔ لیکن اندھے کی ذبح اور اندھیرے مین دیکھنے والے کی مکروہ ہے اور مستحب ہے چھری کا تیز کرنا۔ اور ذابح و مذبوح کا قبلہ کیطرف مُنہ کرنا اور ذبح بسم اللہ اللہ اکبر والصلوۃ علی رسولہ کہہ کر ذبح کرے۔

فصل

جو جانور قابو مین آتا ہے اوسکی ذبح سب حلقوم اور سب مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور اگر کچھ رگون مین سے باقی رہجاے۔ تو ذبح درست نہین اور مستحب ہے قطع کرنا ودجین کا۔ اور وہ دو رگین ہین گردن کی دونون طرف۔

اور چاہیے کہ اونٹ کا ایک قدم باندھکر تین قدمون پر اوسکو کھڑا کرکے ذبح کرین اور گائے بکری کو بائین پہلو پر لٹاکر ذبح کرین۔ اور اوس کا عکس یعنی

و يترك رجلها اليمنى و يشد باقي القوائم و
يستحب في الابل النحر و هو قطع اللبة اسفل العنق
و في البقرة و الغنم الذبح في اعلى العنق و لو ذبح
من قفاه عصى فلو قطع غيرهما من المقدور فاكله
حرام و لو نزك منهما او من احدهما شيئا و ان
قل و مات الحيوان او انتهى الى حركة المذبوح
ثم قطع الباقي حرم ۔

فصل ۔ و شرط الذبح ان يكون في قطع
واحد فلو قطع البعض و رفع يده فميتة لم
تؤكل و لو مرض شاة او بهيمة اخرى فصارت
الى ادنى الرمق و لم يبق فيها حيوة مستقرة
فذبحت حلت و لو اكلت الشاة نباة مضرة
فصارت الى ادنى الرمق فذبحت حرمت في
اصح الوجهين و عند بعضهم تحل و لو هرب
الصيد من كلب المسلم فعارضه مجوسي و رده
عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم
شاة امسكها مجوسي و يحل ذبيحة المرأة و

بائین طرف پر بھی لٹاکر ذبح کرنا جائز ہے انکا دایان
پانون کشادہ چھوڑین ۔ اور باقی تین قدمون کو
باندھکر رکھین ۔ اور اونٹ مین نحر مستحب ہے اور
نحر کا معنے یہ ہین کہ اونٹ کے ٹینٹوا کے نیچے جو
گوشت ہے اوسکو عربی مین لبہ کہتے ہین اوسکو
قطع کرے ۔ اور گائے بکری کو ٹینٹوا کے اوپر سے
ذبح کرے ۔ اور اگر گدی سے ذبح کیا تو وہ
گنہگار ہے ۔ اور اگر مقدور جانور کی حلقوم اور مری کے
سوا کوئی دوسری رگ کاٹی ۔ یا اون رگون سے
کچھ چھوڑ دیا ۔ اگرچہ تھوڑا ہی چھوڑا اور حیوان مرگیا یا مرنیکی
حالت کو پہنچا تو پھر اوسنے ان رگونکو کاٹا ان سب
صورتونمین کھانا اوس جانور کا حرام ہے ۔

فصل ذبح کرنیکی یہ شرطین ہین کہ ایک ہی دفعہ مین
رگونکو کاٹے ۔ اگر کچھ رگونکو کاٹکر ہاتھ اوٹھالیا تو وہ جانور مردار ہے
نہ کھایا جاے ۔ اور اگر بکری یا دوسرا کوئی جانور بیمار ہوکر ادنی
رمق تک پہنچ گیا ۔ اور اوسمین مستقرہ حیات نہ رہی ۔ پس وہ ذبح
کیا گیا تو حلال ہے ۔ اور اگر بکری نے کوئی زہریلی بوٹی کھائی
اور اس سبب ادنی رمق تک پہنچگئی اور اوسی حالت مین ذبح کیگئی
پس وہ اصح الوجہین مین حرام ہے ۔ اور بعضون کے نزدیک
نزدیک حلال ہے ۔ اور اگر شکار مسلمان کے کتے سے بھاگا تو آگے کر
مجوسی نے پھیر کر کتے کے آگے کر دیا اور مسلمان کے کتے نے مارا تو وہ حلال ہے
اسکی مثال ایسی ہے جسطرح مجوسی ایک بکری کو پکڑے اور مسلمان ذبح کرے

الرقيق والفاسق والحائض والجنب والمكره
وان آكره المجوسى او الاخرس الذى لہٗ
اشارة مفهمة وقيل ذبيحته مطلقًا ولو ترك
من الحلقوم او المرى شيئًا يسيرا او مات
الحيوان فهو ميت وكذا لو انتهى الى حركة
المذبوح فقطع المتروك ولو ذبح رجل بقرة
او شاة او دجاجة او غيرها فهو على اربعة
اوجه تحرك بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح
او تحرك ولم يخرج بعد الذبح منه دم مسفوح
او خرج منه دم مسفوح ولم يتحرك فهو هذه
الوجوه الثلثة يحل لانه وجد علامة الحيوة
اما دم مسفوح او حركة وفى الوجه الرابع
فهو اذا لم يتحرك ولم يخرج منه مسفوح
لا تحل لانه لا يوجد فيه علامة الحيوة
ولو ذبح شاة فاضطربت او عدت ومات
حلت ولو اكلت البهيمة نباتا مضرة فصارت
الى ادنى الرمق فذبحت حرمت والجنين

غلام - فاسق - حیض والی جنبی - اور مکرہ کی (مکرہ وہ
مسلمان ہی جو کہ کسی جانور کو کسی مانع شرعی کیوجہ سے ذبح
نہین کرنا چاہتا - اور کوئی دوسرا آدمی زبردستی سے ذبح
کرنے پر اوسکو مجبور کرتا ہی - اور وہ مجبور کرنیوالا خواہ مسلمان ہو
یا مجوسی - اور اوس گونگے کی ذبح بھی درست ہی جسکا اشارہ
سمجھہ مین آئے - اور بعضون نے کہا ہی مطلق گونگی کی ذبح درست ہے
اوسکے اشارہ سمجھہ مین آوین یا نہ آوین - اور ذبح کرنیوالے نے
حلقوم سے یا مری سے کچھہ تھوڑا ساحصہ بھی چھوڑ دیا اور اوسی حالت مین
حیوان مرگیا - یا مذبوح کی حرکت کو پہنچا تو اوس باقیماندہ رگ کو
کاٹا تو وہ جانور مردار ہے - اور کوئی شخص گائے یا بکری یا مرغی
یا غیر کو ذبح کرے تو اوسکی چار صورتین ہین - یا وہ حیوان ذبح کے
بعد حرکت کریگا اور ذبح کا خون اوس سے جاری ہوگا - یا حرکت
کریگا - اور ذبح کا خون اوس سے نہ نکلیگا - یا ذبح کا خون اوس سے
نکلیگا - اور حرکت نہ کریگا - پس ان تین صورتون مین حیوان
حلال ہے اسلئے کہ پائی گئی ہی علامت حیات کی اون دونون امرون
مین کہ وہ خون ذبح - اور حرکت ہی - اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ وہ
حیوان حرکت نکرے اور نہ اوس سے خون مسفوح نکلے حلال نہین اسلئے
حیات کی علامت اوسمین پائی نہین گئی -
اگر بکری ذبح کی اور وہ لپٹے پاؤن مارنے لگے یا اوچھلکر
دوڑ گئی اور مرگئی تو وہ حلال ہے -
اور اگر حیوان نے نبات مضرہ کہائی اور ادنے
رمق تک پہنچ گیا - اور اس حالت مین اوسکو ذبح کیا
تو وہ مردار ہے -
اور جو جنین -

الذی یوجد میتا فی بطن المذکاۃ حلال۔
فصل یحل میتۃ السمک والجراد فلا حاجۃ
الی ذبحہما وان صادھما المجوسی وکذا
الدود المتولد من الطعام کالخل والفاکھۃ
اذا اکل معہ ولا ینبغی ان تقطع بعض السمکۃ
وھی حیۃ فان فعل وابتلعہا حیۃ حل۔
فصل وان ارسل المسلم والمجوسی
کلبین او سہمین الی صید فان سبق کلب
المسلم او سہمہ فقتلہ او انہاہ الی حرکۃ
المذبوح حل وان وجد العکس او جرحاہ
معًا او مرتبا ولم یذفف احدھما او لم یعلم
ایہما قتلہ حرم ویجوز الاصطیاد بجوارح
السباع والطیر والکلب والفہد والباز
والشاہین فیحل ما جرحہ او ادرکہ صاحبہ
میتا او فی حرکۃ المذبوح ویشترط کونہا
معلمۃ والمعلمۃ ھو الذی یزجر بزجرہ ویرسل
بارسالہ ولا تاکل منہ وفی جوارح الطیور

کہ مذکات کے پیٹ مین مرا ہوا پایا جاے وہ حلال ہے
(یعنی مان کو ذبح کرنے سے وہ بچہ اوسکے پیٹ کا بہی حلال ہو جاتا ہے)
فصل مچہلی اور ٹڈی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ مجوسی نے
انکو شکار کیا ہو انکے ذبح کی حاجت نہین اور اسیطرح جو کیڑے
طعام سے پیدا ہوتے ہین مانند سرکہ اور میوہ کے جب سیو کیے
ساتہ کہائے جائین تو حلال ہین۔ اور یہ لائق نہین کہ
کہ زندہ مچہلی سے کچہ ٹکڑا اکاٹکر کہا لیوے بلکہ اول اوسکو
مارنا چاہیے پہر کہائی جاے سا اور اگر زندہ سے کچہ توڑکر کہایا
تو بہی حرام نہین حلال ہے۔
فصل اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چہوڑے
یا تیر مارے پس مسلمان کا کتا یا تیر پہلے پہنچ گیا اور شکار کو
مار لیا یا مذبوح کی حرکت تک پہنچا دیا تو وہ جانور حلال ہے
اور اوسکے عکس اگر ہوا یا دونون تیر برابر لگے یا ایک کے بعد جلد ہی
دوسرا تیر لگا۔ یا اونمین سے کوئی اپنے منہ مین اوس جانور کو
لیکر بہاگ گیا۔ یا معلوم نہو کہ کس کتے نے ان دونون مین سے
شکار کو قتل کیا ہے۔ تو یہ جانور حرام ہے جائز ہے شکار کرنا پہاڑنے والے
جانوروں کے ساتہ۔ اور پہاڑنیوالے پرندوں کے ساتہ اور کتے اور چیتے
اور باز اور شاہین کے ساتہ پس حلال ہے وہ جانور کہ اوسکو یہ
مجروح کرین یا پاے اوسکا مالک شکار کو مرا ہوا یا مذبوح کی حرکت مین
لیکن اسمین یہ شرط ہے کہ یہ پہاڑنیوالے جانور تعلیم یافتہ ہون
اور تعلیم یافتہ وہ ہے کہ منع کرنیسے منع ہو جاے اور چہوڑنے سے چہوٹے اور اپنا
شکار کیا ہوا نہ کہاے اور پرندہ جانوروں مین بہی یہی شرط ہے

كذلك ويحل ذبيحة المقدور عليه بكل
محدد وقد يجرح من حديد او نحاس وذهب
وخشب وقصب وحجر وزجاج دون سن
وظفر۔

فصل مسئلة التفريق بين البهيمة وولدها
بعد استغنائه عن اللبن جائز على الصحيح وبه
قطع الجمهور قلت هذا الوجه شاذ في منع
التفريق بين البهيمة وولدها هو في التفريق
بغير الذبح واما ذبح احدهما فجائز بلا خلاف
والله اعلم۔

فصل۔ لا يجوز للمسلم ان يهدي للكافر
يوم النيروز والمهرجان وسائر ايام عيدهم
وليس له ان يقبل منهم هدية في هذه الايام
ولا يجوز ان يبيع ويشتري ولا يعمل شيئا
من اعمالهم لانه تشبه بهم قال عليه السلام
من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافرا
بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطيها

اور جس حیوان پر ذبح کی قدرت پائی جاے اوسکو تیز
چھری سے لوہیکی ہو یا تانبے کی یا سونیکی یا کوئی تیز
لکڑی یا تیز نئے یا تیز پتھر یا تیز کانچ سے
ذبح کیا جاے۔ دانت اور ناخن سے ذبح جائز نہین
چاہیے تیز ہی ہون۔

فصل چار پائے کے بچے کو اوسکی ماں سے
جدا کر دینا جائز ہے جبکہ اسکو اوسکے دودہ کی حاجت
نرہے یہ صحیح اور جمہور نے فیصلہ کر دیا ہے۔ مین کہتا ہون
یہ حکم عام نہین کہ ہر جانور بچے شیر خوار کو جدا نکیا جاے
اون دونون کی زندگی کی حالت مین ذبح سے تفریق
کرنا بلاخلاف جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

فصل

مسلمان کو جائز نہین کہ کافر کو نیروز اور مہرجان
اور اونکی عیدون کے دنون مین ہدیہ بہیجے۔ اور ان
دنون مین اونسے اسکو ہدیہ لینا بھی جائز نہین۔
اور خرید او فروخت یا اور کوئی چیز جو اونکے
اعمال سے مشابہ ہے ان دنون مین نہ کرے
اسلئے کہ اس سے اونکے ساتھ مشابہت پیدا کرتی ہے اور نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی قوم سے مشابہت
پیدا کرے وہ اونہین مین سے ہے۔ پس مشابہت کرنیوالا کافر
ہوجاے گا۔ اور اوسکی عورت کو طلاق ہو جائیگی
بنا نکاح کرنے بغیر اوس کے ساتھ جماع نہین کرسکتا

وبعد النكاح وبعيد الحج ان كان حاجا وهكذا ان فعلت امرأته وانما يقبل الهدية قبل هذه الايام او بعده ولا يجوز اجرة تعليم الفاتحة والنكاح ويصير النكاح باطلا لانه اباح الشئ الذي لم يحل له في طلب العقد ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ الاجرة في ايجاب النكاح لمن يعقد النكاح و ان انعقد فسخ وحكى ابن الصباغ ان الشيخ اباحامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح فاسد والماخوذ حرام والآخذ والدافع آثم وقال ابوداؤد رحمة الله عليه ان تعيين اجرة العقد حالة العقد حرام كذا حكى الشافعي رحمة الله عليه في الام وبه قال ابوحنيفة واصحابه رحمهم الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في باب الاحتساب وقال الشيخ ابو اسحق والمسعودي وابو حامد والخراسانيون ان الماخوذ فيه حرام بالاطلاق تعين او لم يتعين ورضي

اور اگر پہلے حج کر چکا ہے تو پھر از سر نو حج کرے اور اسیطرح اگر اسکی عورت نے یہ کام کیا تو اوسکا یہی حال ہے اور کافرون سے ان دنون کے کم گے پیچھے ہدیہ لینا جائز ہے اور انہین سخت منع ہے۔
نکاح باندہنے اور سورۂ فاتحہ پڑہانیکی اجرت جائز نہین۔ اور جس نکاح مین اجرت لیجاے وہ نکاح باطل ہو جاتا ہے اسلیے کہ اوسنے ایسی چیز کو مباح کیا۔ جو کہ عقد کی طلب مین اوسکو حلال نہتی۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نکاح دین کے کامون سے ہے۔ اور حرام ہے اجرت لینا نکاح کے ایجاب مین اوس شخص کو کہ جو نکاح باندہتا ہے اُجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہو جائیگا۔ ابن صباغ نے نقل کیا ہے ابو حامد اور قاضی ابو الطیب سے کہ اونہونے کہا ہے کہ یہ نکاح فاسد ہے اور اجرت حرام ہے۔ اور اجرت دینے اور لینے والے دونون گنہگار ہین۔
ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے عقد کی حالتین نکاح کی اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے۔ اسیطرح حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب ام مین نقل کیا ہے اور اسیطرح کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے اور انکے اصحاب نے اور اسیطرح حنفیونکی ہدایہ باب الاحتساب مین مذکور ہے۔ اور کہا شیخ ابو اسحق اور مسعودی اور ابو حامد اور خراسانیون نے کہ نکاح مین جو اجرت لیجاے وہ مطلق حرام ہے معین یا غیر معین ہو اور چاہے راضی ہی ہووے۔

و دفع اليه لانه مضطر وما دفع عند الاضطرار فحكمه كحكم المغصوب -

فصل خص النبي صلى الله عليه وسلم من الواجبات بصلوة الضحى والاضحية والوتر والتهجد والسواك وتخيير نسائه بين مفارقته واختياره واذا رغب في نكاح امرأة وهي خلية وجب عليها الاجابة وحرم على غيره خطبتها وذات زوج وجب عليه طلاقها واذا دعى من في الصلوة وجب عليه اجابته ولا يبطل الصلوة وبوجوب المشاورة وازالة المنكر ومصابرة العدو وان كثر ويجب قضاء دين من مات من المسلمين معسرا ومن المحرمات بحرمة الصدقتين والزكوة على قربية بني هاشم وبني عبد المطلب ومواليهم بحرمة رفع الصوت عليه وندائه وراء الحجرات وباسمه وخائنة الاعين بان يومي الى مباح على خلاف

اور اوسکو دیدی ویسے اسلیئے کہ یہ اس حالت مین مضطر ہے اور جو اضطرار کی حالت مین چیز دیجاوے وہ مغصوب کا حکم رکھتی ہے -

فصل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چند احکام مین مخصوص ہین آپ پر نماز چاشت اور قربانی اور نماز تہجد اور وتر فرض تہی اور مسواک کرنا ہی ضرور رہتا - اور متعدد عورتون مین جو باری ملحوظ رکہنا عوام پر واجب ہے آپ پر نہ تہا (کیلئے کہ آپکی سرشت مین خود بخود عدالت تہی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ بہی تہا کہ جس غیر منکوحہ عورت سے آپ نکاح کرنا چاہین تو اوس عورت کو حکم ماننا واجب ہے اور جو خاوند والی عورت ہو تو اوسکو خاوند کو طلاق دینا ہے - اور دوسرے کو آپکی مزعوبہ سے پیغام بہیجنا ممنوع ہے - اور جسکو نماز مین بلائین تو آ کر اور نماز اوسکی باطل نہین ہوتی - اور آپ پر مشورہ لینا واجب تہا اور بری بات کا مٹانا اور دشمن کی سختی پر صبر کرنا بہی واجب تہا گو وہ زیادہ ہی ہوا اور کسی مسلمان پر جو قرضدار مرے تو اوسکا قرضہ ادا کرنا بہی واجب تہا - اور آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم پر یہ باتین حرام تہین صدقہ اور زکوٰۃ کا مال صرف آپ پر بلکہ آپکے اقارب بنی ہاشم و بنی عبد المطلب پر بہی بلکہ اونکے غلامون پر بہی اور آپکو چلا کر پکارنا اور آپکو مکان کے باہر سے بلند آواز کے ساتہ پکارنا اور آپکا نام لیکر پکارنا حرام تہا - اور چوری کی نگاہ سے اشارہ کرنا مباح -

مابظهر ويشعر به الحال وآلمن يستكثر بان
يعطى شيئا لياخذ اكثر وامساك كارهته
ونكاح الكتابية والامة المسلمة والتسري
بالكتابية وتحريم زوجاته اللاتي توفي عنهن
او دخل بهن على غيره ومن المباحات
بالوصال بين الصومين واخذ صفي المغنم
من جارية وغيرها لنفسه ويأخذ طعام
المحتاج وشرابه وعليه البذل وان يفدي
الشخص بمهجته اوغيرها واخذ خمس الخمس
من الفئ والغنيمة وجعل ارثه صدقة وان
يشهد ويقبل ويحكم لنفسه وولده ولا
ينقص وضوئه بالنوم۔

فصل اذا عزم على نكاح امراة يستحب
ان ينظر الى وجهها وكفيها ظهراً وبطناً
وان لم تاذن وله تكرير النظر ويحرم
نظر الفحل الى الاجنبية الكبيرة ويحل خطبة
الخلية عن النكاح والعدة ويحرم الخطبة

کیطرف خلاف ظاہر حال کے اور احسان جتانا اسطرح پر
کہ کچھ دیکر اوسکا بدلا بہت لیویں۔ اور مکروہ چیزون کا روک
رکہنا۔ اور نکاح کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزین آپکو ممنوع
تہین۔ اور حرام ہونا لوگون پر نکاح آپکی ازواج مطہرات کا جو آپکے
بعد زندہ رہی ہین۔ یا جنکے ساتہہ آپنے صحبت کی ہے۔ اور مباحات
سے آپکا خاصہ یہ ہے۔ دو روزون کے درمیان وصال
کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز لونڈی وغیرہ کا اپنے
لیئے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام پانی لیکر اپنے طور سے
اوسپر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قربان کرے آدمی آپ پر اپنی جان
مال وغیرہ پیاری چیزین اور غنیمت کے خمس سے خمس لینا آپکو
اور جو مال آپکا وفات کے بعد رہجاے اوسکا صدقہ ہونا۔ اور
اپنے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے گواہی دینے اور حکم کرنا۔
اور انکو قبول بہی کرنا۔ اور نیند کے ساتہہ آپکی وضو کا نہ ٹوٹنا

فصل

جب کوئی نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کے منہ و ہاتہون کو اندر باہر سے دیکہ لیے۔ اگرچہ
عورت دیکہنے کا اذن نہ بہی دیوے تو بہی دیکہے اور اچہی طرح مکرر
نظرون سے اپنی تسلی کر لیوے۔ اور سوا نکاح کی غرض کے یون ہی
دیکہنا جوان مرد کا جوان عورت کو حرام ہے (اسیطرح ہاتہہ
لگانا اسکو بہی سوا ضرورت یعنی فصد وغیرہ کے بہی بطریق اولے
ممنوع ہے) اور جو عورت عدت پوری کر چکی ہو۔ یا باکرہ
یا رانڈ ہو اوسکو منگنی کا پیغام بہیجنا درست ہے اور حرام ہے منگنی کرنی

على خطبة الغير بغير اذنه ان علم صريح اجابة المخبر ويجب تقديم الخطبة على الخطبة والعقد مثاله ولو قال الولى اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ تَائِبٌ اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ ذنب اذنبته عمدًا او خطأً سرًّا او علانية واتوب اليك اَللّٰهُمَّ تقبل توبتى واغفر خطيئتى وَخَطِيْئَتِهٖ والذى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكته وكتبه ورسله واليوم الاخر والقدر خيره وشره من الله تعالى والبعث بعد الموت ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ على رسوله انه خير خلق الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال الزوج مثله ثم يقول صيغة العقود وهو اذا كان آبا يقول يا محمد زوجتك وانكحتك بنتى عائشة بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصرى بوزن مها ثم لها مهرًا

دوسرونکی منگنی پر بغیر اذن اوسکے جبکہ صریح صاف طور پر معلوم ہوجائے تسلیم کرنا عورت کا پہلے پیغام کو۔
اور واجب ہے تقدیم خطبہ کی منگنی اور نکاح پر مثال اوس خطبہ کے اور اگر ولی کہے اشهد سے آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے میں گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا لائق عبادت کے اور کوئی نہین وہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اوسکا ساجھی کوئی نہین اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور رسول ہین یا اللہ مین رجوع کرتا ہون تیری طرف ہر اوس گناہ سے جو کہ مین نے جان بوجھکر کیا ہے یا بھول سے پوشیدہ یا ظاہر اور متوجہ ہوتا ہون مین تیری طرف یا اللہ قبول کر میری توبہ اور معاف کر میرے گناہ میرے اور میرے ماں باپ کے بھی اور مین ایمان لایا ہون ساتھ اللہ کے اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون اور دن آخرت کے ساتھ اور تقدیر کی بھلائی برائی پر اللہ کی طرف سے۔ اور ایمان لاتا ہون مُردون کے جی اوٹھنے پر بعد مرنے کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الله کے نام سے شروع ہے اسکلام کا اور سب طرحکی تعریف واسطے اللہ کے ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر کہ وہ خدا کی سب مخلوق سے بہتر ہین اور خاوند بھی ایسا ہی کہے بعد اوسکے عقد کے الفاظ بولے مثلًا ولی باپ ہے تو کہے اے محمد مین نے نکاح کر دی تمکو اپنی بیٹی عائشہ ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوسکا خالص شہری سونے کے سو مثقال ہے ساتھ وزن مہر کے پھر خاوند کہے قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجھسے اس مذکور مہر کے ساتھ اور مین راضی ہوا ہون اوس مہر کے ساتھ ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان الولي جدا فيقول زوجتك وانكحتك عايشة بنت قاسم بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان ولي الزوجة اخا فيقول زوجتك وانكحتك اختي عايشة بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها لي منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان ولي الزوج ابا وولي الزوجة ايضا ابا فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت وانكحت بنتي فلانة لابنك فلان بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن هاشمي لها مهرا فيقول ابو الزوج

اور ولی اگر دادا ہے تو کہے کہ نکاح میں کر دی مین نے تمکو عائشہ قاسم کی بیٹی پوتی اپنی ساتھ مہر کے کہ مبلغ اوسکا خالص شہری سو مثقال سونا ہے ساتھ وزن مکہ کے پھر زوج کہے قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجسے اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں مین ساتھ اوسکے۔

اور اگر زوجہ کا ولی بھائی ہو تو کہے نکاح مین کر دی مین نے تمکو بہن اپنی عائشہ ساتھ مہر سو مثقال سونے شہری کے مکہ کے وزن کے ساتھ۔ اور خاوند کہے قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہو مین ساتھ اسکے۔

اور اگر خاوند کا ولی باپ ہو۔ اور عورت کا ولی بھی باپ ہی ہو۔ عورت کا ولی خاوند کے باپ کو کہے کہ نکاح مین کر دی مین نے بیٹی اپنی فلان تیرے بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوس کا خالص شہری سو مثقال سونا ہے ہاشم کے وزن کے ساتھ۔ پس خاوند کا باپ کہے۔

قبلت نكاحها وتزويجها منك لابني فلان
بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان الزوج
صغيرا وكان ولي الزوج اخًا وولي الزوجة
اباها فيقول ابو الزوجة لاخ الزوج زوجت
وانكحت بنتي عائشة لاخيك فلان بمهر
مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري
بوزن مهائم لها مهرًا فيقول اخ الزوج
قبلت نكاحها وتزويجها منك لاخي فلان
بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان
ولي الزوج جدًا وولي الزوجة ابًا فيقول
ابو الزوجة زوجت وانكحت بنتي فلانة
من ابنك فلان بمهر مبلغه كذا وكذا
الى آخره فيقول جد الزوج قبلت نكاحها
وتزويجها منك لابن ابني فلان بمهر المذكور
ورضيت به وان كان ولي الزوجة جدًا
وولي الزوج ابًا فيقول جد الزوجة زوجت
وانكحت فلانة بنت ابني فلان من ابنك

کہ قبول کیا مینے نکاح اوسکا واسطے بیٹے اپنے فلان
کے ساتہ اس مہر مذکور کے اور راضی ہون مین ساتہ
اسکے اور اگر زوج نابالغ ہو۔ اور اوسکا ولی بہائی ہو اور
زوجہ کا ولی باپ ہو تو کہے وہ زوج کے بہائی کو۔
نکاح مین کر دی مین نے بیٹی اپنی عایشہ تیرے
بہائی فلان کو ساتہ مہر سو مثقال سونے خالص شہر مصر کے
ساتہ وزن مہائم کے اور کہے زوج کا بہائی قبول کیا
مین نے نکاح اوسکا اپنے بہائی فلان کے واسطے ساتہ
اس مہر مذکور کے اور راضی ہون مین ساتہ اسکے۔
اور اگر زوج کا ولی دادا ہووے اور زوجہ کا
ولی باپ تو زوجہ کا باپ کہے نکاح مین کر دی مین نے
اپنی فلان بیٹی تیرے فلان بیٹے کو ساتہ اتنے اتنے
مہر کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا دادا قبول کیا مین نے
نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان کے ساتہ مہر
مذکور کے اور راضی ہون مین ساتہ اسکے۔
اور اگر ~~ہووے~~ ولی زوجہ کا دادا اور زوج کا
ولی باپ تو کہے زوجہ کا دادا نکاح مین کر دی
مین نے اپنے فلان بیٹے کی بیٹی تیرے بیٹے فلانکو

فلان بمهر مبلغه كذا وكذا الى آخره فيقول
ابو الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
لابني فلان بهذا المهر المذكور ورضيت به
وان كانا جدين فيقول جد الزوجة زوجت
وانكحت فلانة بنت ابني فلان لابن ابنك
فلان بمهر مبلغه كذا وكذا فيقول جد الزوج
قبلت نكاحها وتزويجها منك لابن ابني فلان
بمهر المذكور ورضيت به وان كان الولي غيرهم
من الاولياء من العصبة فيقول زوجتك
وانكحتك موليتي فلانة بنت فلان بكذا
وكذا الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها
وتزويجها منك لي بمهر كذا وكذا وان كان
ولي الزوجة وكيلا فيقول زوجتك و
انكحتك فلانة موكلتي بمهر مبلغه كذا وكذا
الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها
منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به
وان كان وكيل ابو الزوجة فيقول للزوج

مہر اتنے اتنے کے ساتھ اور کہے خاوند کا باپ قبول کیا
مین نے تجھسے نکاح اوسکا اپنے فلان بیٹے کے واسطے ساتھ
اس مذکور مہر کے اور راضی ہون مین اسپر۔
اور اگر والی مرد و عورت دونون کے دادے ہوین
تو کہے عورت کا دادا نکاح مین کر دی مین نے پوتی اپنی فلان
بیٹے کی لڑکی تیرے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ اتنے اتنے مہر کے۔
اور کہے خاوند کا دادا کہ قبول کیا مین نے
تجھسے نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان بن فلان
کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئین اسپر۔
اور اگر ولی اکنے اور ہوین عصبہ سے تو کہے وہ ولی
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی بنت فلان جسکا ولی ہون مین
اتنے اتنے مہر کے ساتھ۔
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجھسے
اپنے لئے ساتھ مہر اتنے اتنے کے۔ اور زوجہ کا ولی اگر وکیل ہے تو کہے
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی جسکا وکیل ہوئین ساتھ مہر اتنے اتنے کے
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے تجھسے نکاح اوسکا ساتھ
مہر مذکور کے اور اسپر راضی ہوئین۔ اور عورت کے باپ کا وکیل

زوجتك وانكحتك فلانۃ بنت موکلی فلان بمہر مبلغہ کذا وکذا الی اخرہ فیقول الزوج قبلت نکاحہا وتزویجہا منك لی بہذا المہر المذکور ورضیت بہ ووکیل جد الزوجۃ یقول للزوج زوجتك وانکحتك فلانۃ بنت ابن موکلی فلان بمہر کذا وکذا فیقول الزوج قبلت نکاحہا وتزویجہا منك لی بہذا المہر المذکور ورضیت بہ۔

فصل انما یصح النکاح بلفظ التزویج اوالانکاح کقول الولی زوجتك وانکحتك ویقول الزوج قبلت نکاحہا وتزویجہا ولا یصح تعلیق الایجاب والقبول ولا یصح النکاح الا بحضور الشاہدین بصفۃ الاسلام والحریۃ والذکورۃ والعدالۃ والسمع والبصر ولا تزوج المرأۃ نفسہا بحال وان اذن لہا ولیہا ولا غیرہا ولا یقبل النکاح لاحد وللاب والجد تزویج البکر صغیرۃ اوکبیرۃ

اور کہے زوج کہ قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا ساتہ مہر مذکور کے اور مین اسپر راضی ہون۔ اور زوجہ کے دادے کا وکیل اسطرح کہے کہ نکاح مین کردی مین نے تمکو فلان جو کہ بیٹی ہے اس شخص کے بیٹے کی جسکا مین وکیل ہون ساتہ مہر اتنے اتنے کے۔
اور خاوند کہے قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا اپنے لئے ساتہ اس مہر مذکور کے اور راضی ہو مین اسپر۔

فصل درست ہوتاہے نکاح ساتہ لفظ تزویج اور نکاح کے مثال اسکی یہ ہے کہ ولی کہے کہ تزویج کردی مین نے تمکو۔ یا یہ کہے کہ نکاح مین دی مین نے تمکو فلان۔ اور خاوند کہے کہ قبول کیا مین نے نکاح اوسکا یا تزویج اوسکی۔ اور جائز نہین معلق کرنا ایجاب اور قبول کا۔
اور صحیح نہین ہوتا نکاح مگر وقت حاضر ہونے دو گواہون کے کہ وہ اسلام اور آزادی اور ذکورۃ اور عدالت اور سمع اور بصر کے ساتہ موصوف ہووین۔
اور عورت خود نجود اپنے نفس کو کسی حال مین نکاح نہین کرسکتی۔ اگرچہ ولی اذن بہی اوسکو دیدیوے۔ اور کسی دوسری عورت کا نکاح بہی نہین کراسکتی۔
اور وہ نکاح جو ولی کے بغیر ہووے شرعاً قبول نہوگا۔ (لیکن بسبب دخول کے مہر مثل اداکرنا لازم ہوگا) اور باپ دادی کو اختیار ہے کہ باکرہ صغیرہ اور کبیرہ کا نکاح کرادیوین۔

بغیر اذنہا لکن یستحب اذن البالغۃ ویسن لہما تزویج الموطوئۃ تغیر اذنہا وان کانت الموطوءۃ صغیرۃ انتظر بلوغہا ولیس لغیر الاب والجد تزویج الصغیرۃ بحال ولہم تزویج البالغۃ بغیر صریح الاذن فی الثیبۃ وسکوت البکر۔

فصل یقدم من الاولیاء الاب ثم ابوہ وان علا ثم الاخ لابوین ثم الاب ثم ابنہما کذا ثم العم ثم ابنہ کذا ثم سائر العصبات بترتیب الارث ولا ولایۃ للفرع الا ان یکون ابن ابن عم او قاضیا او معتقا فان لم یجد المعتق وعصباتہ زوج السلطان او نائبہ کالقاضی وکذالک عند عزل الولی وانما یحصل العزل اذا دعتہ البالغۃ العاقلۃ الی کفو فامتنع ولو عینت کفوأ واراد الاب والجد غیرہ اُجیب دونہا ولا ولایۃ لرقیق وصبی ومجنون بسغر فان کان بالاقرب بعض ہذہ الصفات فالولایۃ للابعد والاغماء ان لم یدم غالبًا

اور بغیر دریافت کرنے اذن اونکے کے نکاح کردیوین لیکن بالغہ سے اذن مانگنا مستحب ہے۔ اور مسنون ہے واسطے اونکے یعنی باپ داداکے نکاح کرادینا موطوئہ کا بغیر پایا کرنے اذن اوسکے۔ اور اگر موطوئہ چھوٹی ہو تو اوسکے بلوغت کی انتظاری کیجاے۔ اور باقی اولیا ونکا سوا باپ دادا کے نکاح کرادینا چھوٹی چھوکری کا کسی صورت مین درست نہین۔ ہان البتہ اونکو نکاح کرادینا بالغہ کا درست ہے۔ اگر بالغہ رانڈ یعنی بیوہ ہے تو صریح اذن اوسکا ہونا چاہیے۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اوسکا اذن ہے

فصل مقدم کیا جاوے اولیا مین سے باپ پہر دادا پہر پردادا۔ اسیطرح اوپر تک اگر یہ نہوین تو سگا بہائی جو ماں باپ سے ہو۔ اور اگر یہ بہی نہو تو وہ بہائی جو کہ باپ سے ہووے۔ اور اگر یہ بہی نہووین تو اونکے بیٹے۔ اور اگر یہ بہی نہووین تو چچا پہر چچا کا بیٹا پہر باقی عصبی ساتہ ترتیب ارث کے۔ اور فرع کے لیے ولایت نہین مگر چچا کے بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہوسکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد کرنے والا۔ اگر آزاد کرنے والا اور اوسکے عصبے نملین تو سلطان یا نائب اوسکا مانند قاضی وغیرہ کے نکاح کرادوے اور اسیطرح سلطان یا نائب اوسکا نکاح کرادے وقت معزول ہونے ولی کے۔ اور ولی اوسوقت معزول ہوتا ہے کہ بلاوے اوسکو عورت بالغہ طرف کفو اپنے کے واسطے انعقاد نکاح کے اور ولی انکار کرے اور عورت نے اگر ایک مرد اپنے کفو کا معین کیا۔ اور باپ دادا نے کوئی غیر آدمی جو عورت کے کفو کا نہین تجویز کیا تو مسترد ہوگا۔ اور غلام اور صبی اور مجنون کو ولایت نہین پس اگر باپ مین صفات مذکورہ مین سے کچہ ہو تو ولایت واسطے ابعد یعنی دادا پردادا کے اوپر تک ہے۔ اور بیہوشی اگر غالبًا دائم نہو۔

انتظر والعمى لا يقدح بخلاف الفسق وان نكح
بغير اذن الولي لم يصح واذا احرم الولي زوج
السلطان وكذا ان غاب الاقرب مسافة القصر
وفي دونها يراجع واذا اجتمع اولياء في درجة
استحب ان تزوجها افقههم واسنهم برضاء
الباقين فان تشاحوا اقرع بينهم ۔

فصل خصال الكفاءة منها السلامة من
العيوب المثبتة للخيار فمن فيه بعضها ليس
كفوا للسليمة ومنها النسب فالعجمي ليس كفو
العربية ومنها الحرية فالرقيق ليس كفوا الحرة
والعتيق ليس كفوا للحرة الاصلية ومنها العفة
فالفاسق ليس كفوا للعفيفة ومنها الحرفة
فاصحاب الحرفة الدنية كالكناس والحجام
وقيم الحمام والحارس والراعي ليس كفوا لابنة
الخياط وابن الخياط لا يكافي لابنة التاجر و
البزاز ولا هما لابنة العالم والقاضي ۔

فصل نكاح العبد بغير اذن سيده باطل

انتظار کیجائیگی ۔ اور نابینائی ولایت مین قدح نہین کرتی
بخلاف فسق کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا۔ تو صحیح
نہوگا۔ اور ولی جب محروم ہو جاے تو سلطان نکاح کرا دیوے
اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی قصر کی مسافت پر غائب ہو
تو ابعد اولیا نکاح کرا دیوین اور قصر کی مسافت سے کم مسافت
اگر ولی غائب ہے تو اوسکے آنیکی انتظار ہی کی جائے اور
جب جمع ہو جائین اولیا ایکدرجہ مین تو مستحب ہے کہ زیادہ
عالم اور زیادہ عمر والا اور سبکی رضا لیکر نکاح کرا دیوے
اگر جھگڑا کرین تو اوسمین قرعہ ڈالکر فیصلہ کر لیوین ۔

فصل کفو کے خصائل مین سے ایک یہ ہے کہ سلامت ہو
اون عیبون سے جو کہ خیار کو ثابت کرنے والے ہین پیر
جسمین بعض عیوب مذکورہ ہون وہ مرد اوس عورت کی
جو کہ ان عیبون سے پاک ہے کفو نہین ہوسکتا۔ کفو کے
خصائل سے دوسری خصلت نسب ہے پس عجمی عربیہ عورت کی
کفو نہین ہوسکتا ۔ اور تیسری خصلت آزادی ہے پس غلام
آزاد عورت کا کفو نہین ہوسکتا ۔ اور آزاد کیا ہوا غلام
(اگرچہ بالفعل آزاد ہے لیکن) اس عورتکا جو کہ اصل آزاد ہے
کفو نہین ہوسکتا ۔ اور چوتھی خصلت عفت اور پاکدامنی ہے پس
فاسق مرد پاکدامن عورت کا کفو نہین ہوسکتا ۔ اور پانچوین
خصلت حرفہ ہے پس ذلیل پیشہ والے شریف پیشہ والیکا کفو
نہین ہوسکتے جیسا کہ جاروبکش اور حجام اور حمامی اور چوکیدار اور بکریان
چرانیوالا درزیکی بیٹی کا کفو نہین ۔ اور درزی کا بیٹا سوداگر کی بیٹی کا
کفو نہین ۔ اور تاجر اور بزاز کا بیٹا عالم و قاضی کی بیٹی کا کفو نہین

فصل غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے

وباذنه صحيح وليس للسيد اجباره على النكاح
وله اجبارها على اى صفة وللاب والجد تزويج
الامة الصغيرة بالمصلحة وامة الكبيرة حيث
يجوز له تزويجها۔

فصل ويحرم من النسب والرضاع التى ذكرهن
نص القرآن ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ
وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ
وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ
وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا
مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾
ولا يحرم ام الاخ من الرضاع وجدة الولد
واخته من الرضاع ويحرم ولد الزنا على الام
دون الاب ولا يجوز نكاح امة الغير وتحته

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر
نکاح کے واسطے جبر کرنیکا حق نہین۔ اور لونڈیکو نکاح کرادینے پر
مالک کو جبر کرنیکا حق ہے۔ اور چھوٹی لونڈی کے باپ دادے کو
واسطے مصلحت کے نکاح کرا دینے کا استحقاق ہے۔ اور اسیطرح
بڑی لونڈی کو جہان تجویز کرے نکاح کرا سکتا ہے۔

فصل اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نکاح مین لانا
ان عورتون کا جنکا خدا تعالے نے اس نص قرآن مین ذکر فرمایا ہے
کہ حرام ہوئی ہین تمپر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان اور
بہنین۔ اور پھوپیان۔ اور خالائین۔ اور بہائی کی بیٹیان
اور بہن کی بیٹیان اور جن ماؤن نے تمکو دودہ پلایا اور
دودہ شریک بہنین۔ اور تمہاری عورتون کی مائین۔ اور
اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین۔ جن عورتون سے
تمنے صحبت کی۔ پھر اگر تمنے صحبت نہین کی تو تمپر گناہ نہین
اور تمہارے بیٹون کی عورتین۔ وہ بیٹے جو کہ تمہاری
پشت سے ہین۔ اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بہنین مگر جو آگے ہو چکا
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
رضاعی بہائی کی حقیقی مان اور بیٹے کی رضاعی دادی
اور اوسکی رضاعی بہن حرام نہین۔
اور حرام ہے زنا کے بیٹے کو نکاح کرنا اپنی مان کے ساتھ
اور زنا کی بیٹی باپ کو نکاح کر لینی جائز ہے۔
اور جائز نہین نکاح کرنا غیر کی لونڈی سے اوس
حالت مین کہ اوسکے نکاح مین آزاد عورت موجود ہو۔

حرة واذا اسلم الزوجان معًا استمر النكاح

فصل يصح الطلاق من كل زوج مكلف مختار ولو سكران ويصح الطلاق بلفظ الصريح بغير نية وبالكناية مع النية وصريحه طلقتك وانتِ طالقٌ ومطلقة بالكناية نحو اطلقتكِ وانتِ مطلقة واذهبي وابعدي وبترجمتها بسائر اللغات وان اشتهر لفظ بالطلاق مثل حلال الله علي حرام او حرام الله علي حلال الحق بالصريح ولو قال انتِ علي حرام او حرمتك ونوى الطلاق او الظهار انت علي كظهر امي حصل ما نواه وان قال القائل لامته انت علي حرام او حرمتك ونوى العتق عتقت والا فعليه كفارة اليمين وقوله هذه العبد والطعام او الثوب علي حرام لغو ولشترط اقتران النية باول الكناية مسندًا امرًا الى آخرها واشارة الناطق بالطلاق لغو ومن الاخرس معتبرة في كل عقد وحل ولو قال

اور جب خاوند جورو دونوں ساتھ ہی اسلام لائیں تو نکاح پہلا ہی ثابت رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔

فصل صحیح ہوجاتی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے اگرچہ بیہوشی میں دیوے۔ اور صحیح ہوتی ہے طلاق صریح اور صاف لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے۔ اور نیت کے ساتھ کنایتًا لفظ بولنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے۔ اور صریح الفاظ طلاق کے یہ ہیں طَلَّقْتُكِ وَاَنْتِ طَالِقٌ وَمُطَلَّقَة یعنے طلاق کیا میں نے تجکو اور تو طلاقن اور مطلقہ ہے اور کنائیہ الفاظ یہ ہیں اَطْلَقْتُكِ وَاَنْتِ مُطْلَقَة وَاذْهَبِي وَابْعَدِي یعنے طلاق کرتا ہوں میں تجکو اور تو طلاقن ہے اور چلی جا اور دور ہوجا۔ یہ عربی الفاظ بولے یا انکا ترجمہ دوسری زبانوں میں ادا کرے اور اگر کوئی لفظ مشہور ہوجائے طلاق کے ساتھ جیسے کہے کہ اللہ کا حلال مجھپر حرام ہے یا حرام اللہ کا مجھپر حلال ہے تو یہ لفظ صریح طلاق کے ساتھ ملحق ہوگا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھپر حرام ہے یا کہے حرمتک میں نے تجکو اپنے نفس پر حرام کیا اور اوسمیں طلاق کی نیت کری یا ظہار کی نیت سے عورت کو کہے انت علی کظہر امی۔ یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ ماں کے ہے تو اوسکی نیت کے موافق واقع ہوجاویگا۔ اور اگر کسی نے لونڈی کو کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا ایسا کہے میں نے تجکو حرام کردیا اور اس کہنے میں آزاد کرنیکی نیت رکھتا ہو تو وہ لونڈی آزاد ہوجائیگی۔ اور اگر آزاد کرنیکی نیت نہ تھی تو کفارہ یمین کا دیوے۔ اور اگر ایسا کہدیا کہ یہ غلام یا طعام یا کپڑا مجھپر حرام ہے تو یہ لغو ہے اور شرط ہے ملانا نیت کا اول کنایت کے ساتھ کہ اپنے مقصد کو ملاتا ہوا آخر کلام تک۔ اور اشارہ ناطق کا طلاق کے ساتھ لغو ہے (یعنی جو بات کرسکتا ہو وہ اشارے سے طلاق دیوے تو واقع نہوگی) اور گونگے کا اشارہ

جزءك او بعضك او يدك او شعرك او ظفرك
او دمك طالق وقع الطلاق لا ان اشار الى
ريق وعرق ومني ولا يقع طلاق الاكراه
وشروط الاكراه عدم قدرة المكره
عن الدفع بهرب او غيره فظن ايقاع ما هدد به
لو امتنع فيحصل الاكراه بضرب شديد و
تخويف وحبس واتلاف مال ونحوها
ولو تلفظ بالطلاق وادعى الاكراه لم يقبل
في الظاهر الا بقرينة كالحبس والموكل ونحوهما

فصل اذا علق الطلاق باكل رمانة
او رغيف فاكلت وابقت شيئا وان قل لم
تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما
يقع في صحته وان كتب الناطق الطلاق
وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا
بلغك كتابي فانت طالق طلقت بوصوله
اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعديا
نفذ طلاقه ويملك الحر ثلثا والعبد اثنين

اور اگر ایسا کہے کہ تیرے جزو یا بعض تیرا یا ہاتھ تیرا یا بال تیرے یا ناخن تیرے یا خون تیرا طالق ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف تھوک یا پسینے یا منی کے کرے تو طلاق واقع نہوگی۔ اور اکراہ (زبردستی) کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور اکراہ کے شروط سے عدم قدرت مکرہ کے دفع کرنے سے بھاگ کر یا غیر کسی اور طرح سے پس گمان کرے مکرہ واقع ہونا اوس ضرر کا کہ جس سے ڈرایا جاتا ہے نہ ماننے سے اور حاصل ہوتا ہے اکراہ ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور اتلاف مال کے یا مثل اونکے۔ اور اگر کسینے تلفظ طلاق کا کیا اور بعد اوسکے اکراہ کا دعوی کیا تو ظاہر مذہب میں اوسکا قول سوائے کسی قرینے مثل قید ہونے اور موکل ہونے کے قبول نہ کیا جائیگا۔

فصل

جب طلاق کو معلق کرے ساتھ کھانے انار یا روٹی کے پس عورت نے کچھ کھایا اور کچھ چھوڑ دیا۔ اگرچہ وہ چھوڑا ہوا تھوڑا بھی ہو تو طلاق واقع نہوگی۔ اور واقع ہو جاتی ہے طلاق مرض موت میں جسطرح کہ صحت میں واقع ہوتی ہے۔
اور اگر ناطق نے لکھی طلاق تو واقع ہو جائیگی۔ اور اگر ناطق اور گونگے نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جسوقت تجھکو میرا خط پہنچے تو طلاق ہے۔ پس اوس خط کے وصول ہونیکے ساتھ ہی طلاق ہو جائیگی۔ اور جسنے سرکشی سے عقل زائل کرنیوالی چیز پی لی ہو جاری ہو جائیگی طلاق اوسکی۔
اور مالک ہے آزاد تین طلاقوں کا اور غلام دو طلاقوں کا

فصل تجب شهادة الحسبة فیما تمحض حق
الله تعالی او له فیه موکد کالطلاق و
العتاق والعفو عن القصاص وبقاء العدة
وانقضائها والنسب ومتی حکم الحاکم بشهادة
اثنین ثم بانا کافرین او عبدین او صبیین
او فاسقین نقض حکمه۔

فصل انما تجب العدة بالوطی ولو
من صبی خصی وبادخال المنی وان تیقن
براءة الرحم فتعتد الحرة بثلثة اقراء ای اطهار
فتعتد الامة وام الولد والمکاتبة ومن
فیها جزء رق بقرئین فان طلقت فی
الطهر قبل الجماع او بعده انقضت العدة
بالشروع فی الحیض الرابعة وتعتد الحرة
الآئسة التی لم تحض اصلا فعدتها ثلثة
اشهر والامة الآئسة التی لم تحض فعدتها
بشهر ونصف وشهرها ثلثون یوما وتعتد
الحامل حرة وغیرها بوضع تمام حمل ولو میتا

فصل

واجب ہے شہادت ان معاملات مین کہ جسمین خاص
حقوق اللہ کے ہین اور انمین بہی کہ جہان بندہ کا حق ہے
جیساکہ طلاق اور آزادی غلام کی اور قصاص سے
معافی اور عدت کا باقی رہنا اور اوسکا تمام ہوجانا اور نسب
اور جب فیصلہ کرے حاکم دو مردون کی
گواہی پر بعد اوسکے معلوم ہووے کہ وہ کافر یا غلام
یا نابالغ یا فاسق تہے تو باطل ہوگا حکم اوسکا۔

فصل

م ۱
واجب ہوتی ہے عدت وطی کے ساتہ اگرچہ نابالغ یا خصی سے ہو
اور ساتہ داخل کرنے منی کے اور ساتہ متیقن ہونے برأت رحم کے
پس آزاد عورت تین قرا یعنی تین پاکیان اور لونڈی اور
ام ولد اور مکاتبہ اور جسمین کوئی جزو غلامی کے ہو دو پاکیان
عدت گذارے۔

م ۲
اور اگر طہر مین قبل جماع یا بعد اوسکے طلاق کیجائے تو چوتہے
حیض مین مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے۔ اور آزاد عورت
جو حیض آنیسے بالکل ناامید ہو اوسکی عدت تین مہینے ہین۔ اور لونڈی
جو کہ حیض آنیسے ناامید ہے اوسکی عدت ڈیڑہ مہینا ہے۔
اور یہ مہینا تیس ۳۰ دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور حاملہ آزاد
عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک عدت گذارے۔ اگرچہ
وہ بچہ میت ہی ہو۔

[illegible]

وبوضع التوأمين دون احدهما متى
تخلل بينهما دون ستة اشهر فهما توأمان و
تنقضي بوضع مضغة فيها صورة اولم تكن
الصورة او قالت القوابل انها اصل آدمي
دون علقة۔

فصل تجب على المرأة الاحداد وهو ترك
التزيين في عدة الوفاة دون الرجعية
ويستحب في البائن فيحرم التزيين بلبس
المصبوغ وان كان خشنا ويحرم التحلي بالذهب
والفضة واللآلي والتطيب ودهن الراس
والاكتحال بالاثمد وبالسواد لا للرمد ليلا
ويمسح نهارا ويجوز لها التجمل بالفراش
والاثاث والتنظيف بغسل الراس وقلم
الاظفار وازالة الاوساخ والامشاط واذا
انقضت العدة جاز لها التزويج ولها
الاحداد على غير الزوج بثلثة ايام
ويحرم الزيادة ويجب السكنى

اور ساتھ پیدا ہونے دو بچون کے جبکے حمل مین دو بچے
ہون تو ایک کے پیدا ہونے سے اوسکی عدت پوری نہین
ہوتی۔ اور جب ان دو بچون مین کم چھ مہینون کے تخلل
ہوجائے تو وہ توامان ہی سمجے جائینگے۔
اور مضغہ مصورہ یا غیر مصورہ کے وضع سے بھی عدت
پوری ہوجاتی ہے۔ اور دائی کے اس کہنے پر کہ اوس
گرے ہوئے کا اصل آدمی تہا۔ عدت پوری ہوجاتی ہے
اور علقہ کے گرنے پر عدت پوری نہین ہوتی۔

فصل

واجب ہے عورت پر عدت وفات مین سوگ کرنا اور وہ زینت کا
ترک کرنا ہے۔ اور طلاق رجعیہ مین سوگ کرنا نہین لیکن
طلاق بائن مین مستحب ہے۔ پس حرام ہے زینت کرنی
ساتھ رنگدار لباس کے۔ اگرچہ وہ لباس موٹا ہی ہو اور
حرام ہے سونے چاندی موتیون کا زیور پہننا اور خوشبو لگانی
اور سر مین تیل لگانا اور سرمہ اور کاجل لگانا بھی ممنوع ہے لیکن
اگر آنکھون کے دکھنے کے سبب رات کو لگا کر دن کو پونچھ ڈالے
تو جائز ہے۔ اور عورت کو سنگھار کرنا ساتھ فراش اور
اثاث بیت کے اور ساتھ دہونے سر اور ناخن کاٹنے اور میل دور
کرنے اور کنگھی کرنا بالون کے جائز ہے۔
اور جب پوری ہوجاے عدت تو جائز ہے عورت کو
نکاح کرنا۔ اور خاوند کے سوا اقارب پر عورت کو فقط تین
دن سوگ کرنا جائز ہے تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

للمعتدة عن طلاق ولو بائنا وعن
فسخ ووفاة اولعان ولو اعتق منولدته فله
ان يزوجها من غير استبراء
تم الكتاب بحمد الله
الوهاب

اور عدت والی عورت کو اگرچہ طلاق بائنہ مین ہی ہو۔
یا فسخ نکاح یا وفات کی عدت مین ہو۔ یا لعان کی
عدت مین ہو۔ عدت تمام کرنے تک مکان رہنے کا
دینا واجب ہے۔ اور اگر منولدہ کو آزاد
کیا تو بغیر پوری کرنے عدت کے
اوس سے نکاح کرسکتا ہے
تمام ہی کتاب بحمد اللہ
الوہاب

خاتمة الطبع